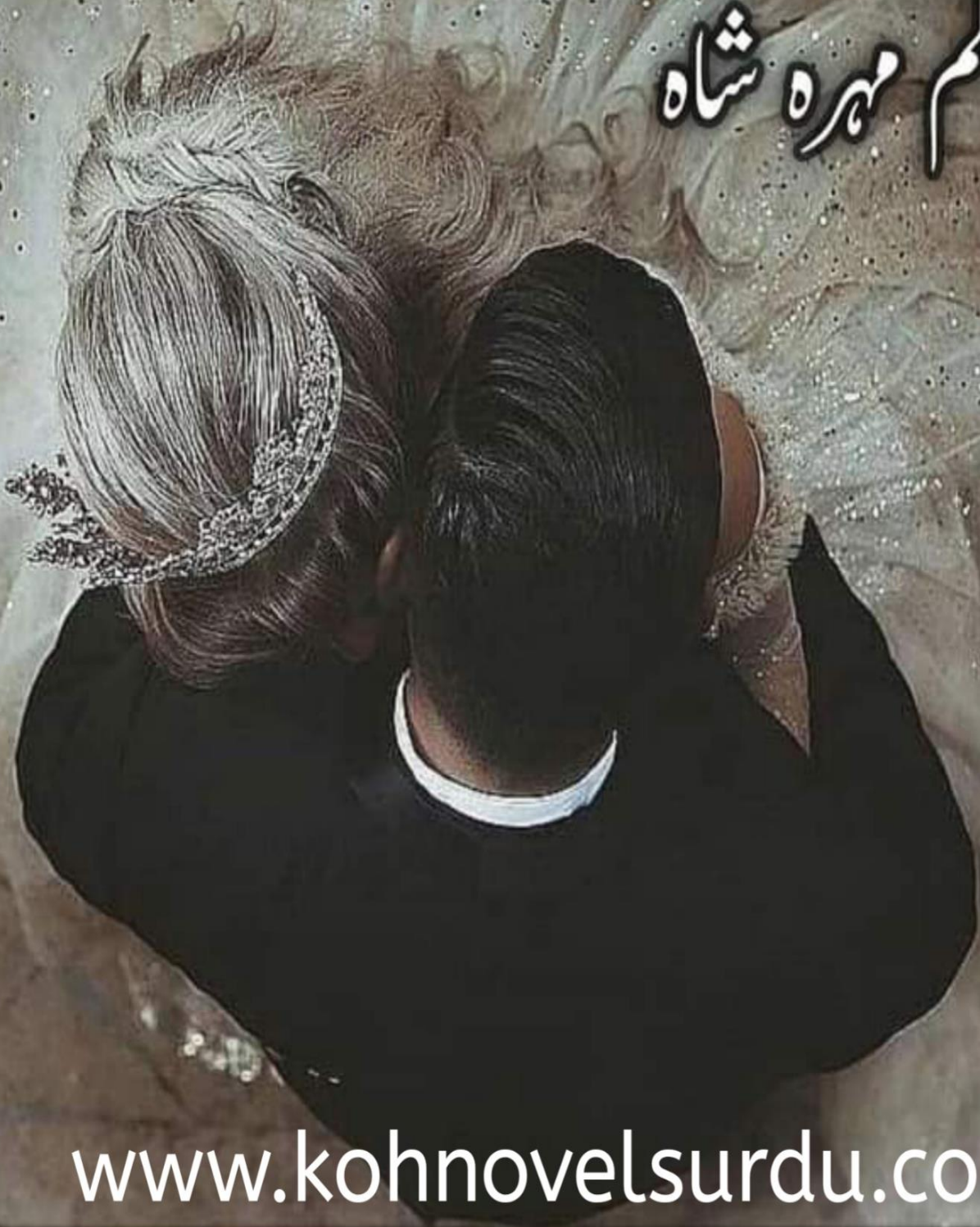


نفرت عشق کی داستان

نفرت عشق

از قلم مہرہ شاہ



www.kohnovelsurdu.com

نفرت عشق

از قلم۔ مہرہ شاہ

اسلام علیکم!

اگر آپ میں بھی ہے لکھنے کا ہنر اور اپنا لکھا دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

kohnovelsurdu.com

مہیا کر رہا ہے آپ کے لیے ایک موقع۔۔۔ ابھی اپنا لکھا ناول، ناولٹ، کہانی افسانہ، سینیڈ کریں یا جی۔ میل کریں۔

kohentertainment786@gmail.com

یاءم سے رابطہ کریں۔

Facebook – KoH Novels Urdu

[WhatsApp – 03256435529](https://www.whatsapp.com/channel/00256435529)

"السلام علیکم بی جان"۔۔ اس نے نیچے آتے ہوئے بی جان کو گلے لگا کر سلام کیا۔۔

"وعلیکم السلام میرا بچہ اٹھ گیا ناشتہ لگا دوں"۔۔ بی جان اسے پیار کرتی ہوئی بولیں۔۔۔

"بابا کہاں ہیں اور ہم بابا کے ہاتھ سے ناشتہ کریں گے"۔۔ وہ اپنے بابا کے روم کی طرف گئی۔۔

"بابا ناشتہ کروائیں بہت بھوک لگی ہے"۔۔ وہ اندر آتی معصومیت سے بولی۔۔ حیات صاحب کو اپنے بیٹی پر بہت پیار آیا۔۔ ایک ہی تو بیٹی تھی انکی جواب انکی پوری دنیا تھی۔۔

"اس لئے کہتے ہیں ہم آپ کھانا کھانے میں خرے نہ کریں اتنی سی میری جان دیکھے خود کو کتنی کمزور ہو گئی ہیں میری بیٹی"۔۔ وہ خفگی سے بولے کیوں کہ وہ کھانے میں بہت خرے کرتی تھی اور کھاتی بھی نہیں تھی اتنا وہ کبھی کبھی بہت پریشان ہو جاتے تھے اپنی بیٹی کی اس عادت سے بہت ناز و خروں سے پالا تھا انہوں نے وہ بدلے ہوئے موسم سے بھی کبھی بیمار پڑھ جاتی تھی کبھی تو بی جان بھی کہتی تھی اتنے لاڈ مت کرو کہ کبھی اسکے لئے مشکل ہو جائے۔۔۔ اب یہ تو وقت بتائے گا اسکے نصیب میں کیا لکھا ہے۔۔۔

"اف بابا ہم سے نہیں کھایا جاتا اتنا اور بس ایک دن نہیں کھاتے پر دوسرے دن کھاتے ہیں نہ"۔۔۔ وہ باپ کے گلے لگ کر لاڈ سے کہہ رہی تھی۔۔۔

"ایسے نہیں کرتے نہ میری جان پھر آپکی طبیعت بھی خراب ہو جاتی ہے نہ"۔۔۔ وہ اسے اپنے ساتھ لیکے نیچے آگئے۔۔

"ا نعل بیٹا آپ اب خود کھانا بھی سیکھ لیں آپ بڑی ہو گئی ہیں اب"۔۔۔ بی جان نے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

"بابا بی جان ابھی تو میری جان بہت چھوٹی ہے سیکھ لے گی"۔۔ حیات صاحب ہنس کر بولے۔۔

ہیں نہیں آتا اور نہ ہی سیکھنا ہیں آپ بابا ہیں نہ میرے لئے بس ہیں آپ لوگوں کے ہاتھ سے کھانا ہے۔۔۔ اعلٰی منہ بنا کر بولی۔۔۔ اسے کھانا نہیں آتا تھا بچپن سے حیات صاحب یا بی جان نے ہی ہمیشہ اسے کھلایا تھا انے کبھی اپنے ہاتھ سے نہیں کھایا اور اب تو اسے بالکل بھی کھانا نہیں آتا تھا اپنے ہاتھ سے اسکول کالج میں بھی وہ نہیں کھاتی تھی یا کبھی اسکی دوست اسے کھلا دیتی تھی۔۔۔ بی جان کو اسکی اس عادت سے ڈر لگتا تھا کل کو وہ دوسرے گھر جا کے کیا کرے گی۔

"یہ تھی اعلٰی حیات۔۔۔ ایک ہی لاڈلی بیٹی حیات صاحب کی اعلٰی کے پیدا ہوتے ہی حیات صاحب لنڈن چلے گئے تھے انہوں نے بی جان کو تب سے رکھ لیا تھا ان دونوں کی جان تھی اعلٰی میں۔ اعلٰی اٹھارہ سال کی تھی معصوم سی لڑکی تھی۔

کمر سے تھوڑے اوپر گھنے سکلی بال گلابی ہونٹ دودھیارنگت چھوٹی سی ناک کالی آنکھی لمبی گھنی پلکیں وہ ایک خوبصورت حسین لڑکی تھی۔

"یار تم ایسے کپڑے کیوں پہن کر آئی ہو۔۔۔" دیا اسکے کپڑے دیکھ کے ناگواری سے بولی۔۔۔
 "کیوں اس میں کیا برائی ہے اور یہ میرا کپڑا ہے تو میں ہی کپڑے پہنوں گی۔۔۔" اعلٰی نے فاضلہ سے کہا۔
 شارٹ فریک وائٹ کلر کا کیپری پاجامہ ریڈ دوپٹہ دونوں ہاتھ میں لال چوڑیاں کھلے سکلی بال کمر تک وہ آج بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔

وہ اور اسکی کچھ دوست ریستورانٹ میں کھانا کھا رہی تھی اسکی دوستوں کو پسند نہیں ہوتے تھے اسکے کپڑے کیوں کے وہ یہاں لنڈن میں رہ کر بھی وہ ایسے کپڑے پہنتی تھی جو اسکی دوستوں کو نہیں پسند تھے اور وہ سب جینس شرٹ پہنتے تھے ایسا نہیں تھا کہ اعلٰی جینس شرٹ نہیں پہنتی تھی اگر وہ پہنتی تھی تو وہ لمبا کوٹ پہن کر نکلتی تھی پر اسے یہ کپڑے بہت پسند تھے شارٹ شرٹ کیپری پہننا اور اپنے ہاتھوں میں بھر بھر کے رنگوں والی چوڑیاں وہ ہمیشہ پاکستان سے اپنے بابا سے بول کر یہی منگواتی تھی۔۔۔

آنکھوں سے اس خوبصورت نازک حسینہ کو دیکھ رہا تھا نعل کا دل اب زور سے دھڑک رہا تھا اسے اب سامنے کھڑے شخص سے ڈر لگ رہا تھا وہ لوگ خالی سڑک پر تھے جہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔
 "ہم۔۔ ہم یہاں نہیں آئے وو۔۔ وہ کتنا لیکے آیا تھا سچی ہم ہم جھوٹ نہیں بولتے۔۔۔ نعل ڈر کو چھپاتے ہوئے بولی۔۔۔"

وہ ایک قدم آگے آیا نعل نے زور سے آنکھیں بند کر لی اور وہ اس کے سائیڈ سے نکل کے آگے بڑھ گیا نعل نے جب محسوس کیا یہاں کوئی نہیں تو ایک آنکھ کھول کے دیکھ پھر پوری طرح کھل کے دیکھا تو آگے پیچھو کوئی نہیں تھا اسکی اب ڈر سے جان نکل رہی تھی۔۔۔

"تت۔۔ تو۔۔ کک۔۔ کیا وو۔۔ وہ۔۔ بب۔۔ بھوت۔۔ تھا۔۔ یا۔۔ اللہ۔۔ نہیں بھاگو۔۔۔ نعل خود سے بول کے بھاگی کتنے تو کب کا جاچکا تھا اور وہ دور کھڑا اسکو بھاگتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔"

⇒

"تمہے لگتا ہے یہ سب کرنے سے وہ تمہارے قریب آجائے گی۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔۔
 "اتنی جلدی نہیں ابھی تو شروعات ہے بہت جلدی وہ میرے پاس ہوگی پھر اسے پتا چلے گا درد کیا ہوتا ہے۔۔ وہ نفرت سے بولا۔۔۔"

"ایسی بھی نفرت نہ کرو کہ عشق ہو جائے یا پھر بہت کچھ برباد ہو جائے۔۔ وہ اسکی آنکھوں میں نفرت دیکھ کر بولا۔۔ ارکا جنون اسکی نفرت کبھی اسے بھی ڈرا دیتی تھی اب یہ تو وقت ہی بتائے گا کہ نفرت عشق ہو گیا یا ایک ایسی نفرت جو سب برباد کر دے گی۔۔"

#Just Believe In Success

"کیا ہو امیرے بچے کو نیند نہیں آرہی۔۔۔" بی جان نے اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔
 "بی جان آپکو پتا ہے کل ایک کتا میرے پیچھو پڑ گیا تھا اور۔۔۔۔۔ یا اللہ میری جان آپ ٹھیک ہے نہ۔۔ اسکی بات سچ میں کاٹے بی جان پریشانی سے اس کے ہاتھ پاؤں دیکھ رہی تھی نعل کو ان پر بہت پیار آیا وہ ان دونوں کی جان تھی۔۔۔"

"افف بی جان پہلے پوری بات سن لیا کریں نہ اور ہم بالکل ٹھیک ہے دیکھ لیں۔۔۔" نعل نے کھڑی ہو کر انہیں ٹھیک ہونے کا یقین دلایا۔

"آپ نے میری جان نکال دی۔۔۔" بی جان نے اسے گلے لگایا۔۔

"اچھا اب آگے سنیں کیا ہوا۔۔۔" پھر پورا قصہ بی جان کو سنایا۔۔

"میری جان ایسے کسی کے پاس نہیں جاتے اللہ نہ کرے اگر وہ کوئی برا آدمی ہوتا آپ سمجھ رہی ہیں نہ۔۔۔" بی جان نے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

"اف بی جان وہ برے نہیں تھے پتا ہے انکی آنکھیں بہت خوبصورت تھی پر وہ سرخ بہت تھی شاید سوئے نہیں ہونگے۔۔۔" نعل اپنے ہی اندازے لگا رہی تھی۔۔

بی جان اسکی باتیں سن کر بہت ڈر گئی تھی انکو نعل کے نصیب سے بہت ڈر لگا رہتا تھا وہ جانتی تھی وہ بہت معصوم ہے اسکو دنیا کی اتنی خبر نہیں ہے۔۔۔

"تم نے آج پھر چوری کی کتنی بار سمجھایا ہے یہ کام چھوڑ کیوں نہیں دیتی کیوں مجھے بدنام کرنا چاہتی ہو۔۔۔" ماں غصے میں بول رہی تھی اپنی ڈھیٹ بیٹی کو۔۔

"اماں بدنام نہ ہونگے تو کیا کوئی نام نہ ہوگا۔۔۔ اماں! ابھی وہ کچھ اور کہتی اسکی ماں کی چیل سیدھا آ کے اسے لگی۔۔۔

"نکل جا یہاں سے کاش تو پیدا ہی نہ ہوتی پتا نہیں کن لو فر لوگوں کے ساتھ گھومتی ہے۔۔۔" اسکی ماں سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔

"دیکھ اماں غصہ چھوڑ اور یے پیسے لے کچھ اچھا بنا بہت بھوک لگی ہے۔۔۔" اس نے وہ پیسے آگے بڑھ کر دینے چاہے۔۔۔

"دیکھ اماں میں چوری کوئی شک سے نہیں کرتی مجبوری میں کرتی ہوں یہ سب کام تو جانتی ہے ہمارے پاس کوئی نہیں ہے کمانے والا نہ ابانہ بھائی پھر ایک تو اور میں کیا کریں گیں اور نہ میں جوئی پڑھی لکھی ہوں جو کوئی بھی نوکری دیگا۔۔۔" اس نے ماں کے پاس بیٹھ کر دکھ سے کہا۔۔

دیکھ زافا میں کوئی کام دیکھ رہی ہوں نہ مل جائے گا پر اس طرح تو چوری کرتی رہے گئی تو کیا ہم امیر بن جائیں گے یاد رکھ ایک دن چور کا بھی آتا ہے سزا کا۔۔۔ اماں بول کر اندر چلی گئی۔۔۔ یہ ایک چھوٹا سا ایک کمرے کا مکان تھا جس میں صرف دو لوگ رہتے تھے ماں بیٹی۔۔۔

اتنی سزا کافی نہیں ہے کیا جو کھانے کو بھی کچھ نہیں ایک دن بھوکا سونا پڑتا ہے یہ میں تھوڑی بہت چوری کر کے آتی ہوں نہ اسی سے گھر چلتا ہے ہمارا اور تو روز کسی نہ کسی گھر جاتی ہے کام مانگنے اور کیا ملتا ہے جواب انکے پاس پہلے ہی بہت ملازم ہے اور کی ضرورت نہیں۔۔۔ زافا غصے میں بول کر گھر سے نکل گئی۔۔۔

زافا بیس سال کی خوبصورت نین کش والی لڑکی تھی بال کمرے اوپر تھے قد میں وہ لمبی تھی جسے وہ اپنی عمر سے بڑی لگتی تھی۔۔۔

"خان پاکستان کی ٹکٹ بک کرواؤ ہم کل جا رہے ہیں۔۔۔" وہ لیپ ٹپ پر تیزی سے انگلیاں چلا رہا تھا۔۔۔

"پاکستان میں نے غلط تو نہیں سنا"۔۔۔ خان نے حیرت سے کہا پھر اسکی سرخ آنکھوں میں دیکھا اور چپ ہو گیا۔۔۔

"وہ لوگ بھی پاکستان جا رہے ہیں کل۔۔۔" خان کہہ کر نکل گیا روم سے۔۔۔

"ا نعل حیات بہت رہ لیا سکون سے اب تمہاری زندگی کا فیصلہ میں کرونگا۔۔۔" وہ گھمبیر بھاری آواز میں بولا

اسکے ہاتھ میں فون تھا جس پر ا نعل کی مسکراتی ہوئی تصویر تھی اور اسکی لال ہوتی آنکھوں اس پر۔۔۔

⇒

"بابا ہم پاکستان کب جائیں گے۔۔۔" دونوں صوفہ پر بیٹھے ہوئے تھے ا نعل کا سر انکے سینے پر تھا وہ لاڈ میں کہہ رہی تھی۔۔۔

"میرا بچا اداس رہتا ہے اس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے اب ہم پاکستان میں رہیں گیں میں نے اپنا سارا بزنس وہی سیٹ کر دیا ہے"۔۔۔ کیا سچ میں بابا آپ نے کب کیا یہ سب اور ہمیں بتایا نہیں کیوں۔۔۔ ا نعل خوشی سے چلا اٹھی۔۔۔

"میری جان یہاں بہت اداس تھی اس لئے بابا نے سوچا اپنی جان کی خوشی کے لئے ہم پاکستان جائیں گیں جہاں میرا بچا خوش وہاں بابا خوش۔۔" حیات صاحب نے پیار سے اسے واپس اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔

"بابائیں پاکستان بہت اچھا لگتا ہے یہاں مزہ نہیں آتا اور ہم یہاں اپنے کلچر کے کپڑے پہنتے ہیں اس پر بھی ہنستے ہیں ہمیں اچھا نہیں لگتا ہمیں پاکستان میں دوست بنانی چاہیے اب۔۔" انعل معصوم بچوں کی طرح بول رہی تھی اسکے پھولے ہوئے گال اسے اور بھی پیارے بنا رہے تھے حیات صاحب نے دل ہی دل میں اسکی نظر اتاری۔۔۔

⇒

حمدان صاحب نے انعل کو پیار سے گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔

"بڑے پاپا ہم نے آپکو بہت مس کیا یونواٹ ہم یہاں آپکے لئے ہی آئیں ہیں۔۔ انعل خوشی سے اپنے آنے کا بتا رہی تھی۔۔

ہم جانتے ہیں ہمارا بچا صرف اپنے بڑے پاپا کے لئے آئیں ہیں اب گھر چلے اور بی جان آپ کیسی ہے۔۔ سب لوگ ایئر پورٹ پر تھے اب گھر کے لئے نکل رہے تھے حمدانی صاحب حیات صاحب کے بڑے بھائی تھے۔۔

"بیراج بھائی نہیں آئے ہیں لینے۔۔ انعل نے ناراضگی سے کہا۔۔

انکی آپ گھر چل کر خبر لینا ہم بھی ساتھ ہیں آپکے اوکے۔۔ بڑے پاپا نے اسکی ناراضگی ختم کرنی چاہی۔

Wellcome to Pakistan D.A

اسکے پارٹنر اسے لینے آئے تھے وہ ایک نظر خان کو گھورتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔

"تم لوگ کیوں آئے ہو اور کس نے بتایا ڈی اے پاکستان آرہا ہے۔۔" خان نے غصے میں کہا۔۔

"ڈی اے پاکستان آئے اور کسی کو پتا بھی نہ چلے ایسا ہو سکتا ہے۔۔" ظفر طنزیہ بولا۔۔

"گھر چل کر بریانی کھانی ہے کیا اب دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ D.A تیری بریانی بنادے گا۔۔" خان طنز کرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔

"ہے رک واٹ داہیل"۔۔۔ خان فون پر نمبر ملا کر آگے جا رہا تھا کہ کسی نے اسکے ہاتھ سے فون چھینا اور آگے بڑھ گیا خان بھی چلاتا ہوا اسکے پیچھو بھاگا۔

اسکی بیک سے لگ رہا تھا وہ کوئی لڑکی ہے لیکن کپڑے اسنے لڑکوں والے پہنے ہوئے تھے سر پر ہڈی تھی۔۔۔ "پاکستان آتے ہی یے ویلکم ہوا ہے میرا اس چور کو تو میں نہیں چھوڑوں نگاہ نام کر رکھا ہے ملک کو"۔۔۔ خان غصہ سے سرخ ہوتا اسکی طرح بھاگا دونوں ہی آگے پیچھو تھے وہ ایک گلی میں چلی گئی خان بھی اسکے پیچھو ہی بھاگا خان نے اسکے قریب پہنچ کر ایک سیکنڈ میں اسکا بازو پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔۔۔ "آہہ۔۔۔ وہ چیختی ہوئی سیدھا اسکے چوڑے سینے سے لگی۔۔۔

"کمینے چور میرا فون ہی ملا تجھے ایک تو پہلے سے تھکا ہوا ہوں اوپر سے تم نے بھگا کر تھکا دیا"۔۔۔ خان اسکے ہاتھ سے اپنا فون لیتے ہوئے کہا پھر اسکے چہرے پر نظر گئی تو وہ ایک پل کے لئے دیکھتا ساکت رہ گیا وہ تو لڑکی تھی اسکا سرخ چہرہ وہ گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔

"کمینے کس کو بولا ہے اپن تیرا منہ توڑ دیگا کمینہ ہو گا تو تیرا پورا خاندان تیری۔۔۔"

"ہیلو مس چورنی میرے خاندان کو کیوں گالیاں دے رہی ہو اور شرم نہیں آتی عورت ہو کر چوری کرتی ہو"۔۔۔ خان کو تو اسکی باتیں سن کر ہی دماغ گھوم گیا اسکے منہ سے گالیاں اپنے اور خاندان والوں کے لئے سن کر اسے بیچ میں بولا غصے سے اسکے دونوں بازو پکڑ کر دیوار کے ساتھ پین کیا۔۔۔

زافا کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا اسنے غلط آدمی پر ہاتھ صاف کیا ہے وہ لمبا چوڑا اسکے سامنے کھڑا سرخ آنکھوں سے اسکو گھور رہا تھا اسکے مردانہ ہاتھ اسکے بازو پر سخت گرفت مضبوط بنائے ہوئے تھے۔۔۔ پر وہ بھی زافا تھی کسی سے نہ ڈرنے والی ڈر تو اسے لگا پر خود کو سنبھالتی ہوئی اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

"عورت کس کو بولا رہے اور اپن چور ضرور ہے پر میں صرف پیسے چوری کرتی ہوں یہ فون اپن چوری نہیں کرتی وہ تیرے کو سائیڈ پر کرنا تھا یہ جو تو اپنی محبوبہ سے چپکا ہوا تھا منہ سے ایک بوڑھی عورت گاڑی چلا کے آرہی تھی اور اگر تو اڑ جاتا تو بیچاری اس عورت کو جیل جانا پڑتا جس نے کل ہی گاڑی چلائی سیکھی ہے ایک تو ان انگریزوں نے اپنا بونج یہاں بھیج دیا ہے"۔۔۔ زافا نے غصے سے چلا کر کہا۔۔۔

"تم نے مجھے سائیڈ پر کرنا ہوتا تو آواز دیتی یا پھر میرا ہاتھ پکڑ کر پیچھو کرتی فون کیوں چھینا۔" حنان نے اپنی سرخ آنکھوں سے اسکو گھورا۔

"اپن کو یہ سزا اچھی لگی تو اپن نے دے دی اب چھوڑ میرے کو۔" زافا نے غصے میں کہا اور اپنا بازو چھڑوایا۔

"تم واقع ایک چور ہو۔" حنان کو یقین نہیں آیا۔۔

"نہیں اپن پر ائم منسٹر ہے بول کیا کرے گا پاگل کمینہ۔" زافا غصے میں بول کر آگے بڑھ گئی۔

حنان حیران سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا کیا تھی یہ لڑکی اتنی بد تمیز اور بات کرنے کی تمیز تک نہیں تھی اس میں وہ کھڑا سے سوچ رہا تھا جب اسکا فون بجا تو وہ ہوش میں آتا مگر سانس لیکے آگے بڑھ گیا۔

⇌

سفید ثلوار قمیض پر جیل سے سیٹ بال شہد رنگ آنکھیں، سفید رنگت وہ خوبصورت نوجوان مرد اسکے سامنے کھڑا اسے منارہا تھا۔

"اچھا ناب سوری بول رہے ہیں نہ ہم۔ وہ معصومیت سے بولا۔

"ہیں نہیں کرنی بات آپ ہم سے ملنے لندن بھی نہیں آئے اور آج ایئر پورٹ پر بھی نہیں آئے لینے ہم ناراض ہیں۔" النعل ناراضگی سے منہ دوسری طرف کر لیا۔

"اچھا پھر اسکی کیا سزا ملے گی بیراج شیرازی کو بتا دیجیئے۔"

"آپ مجھے آئس کریم کھلانے لیکے جائیں گے اور پاکستان گھوما آئیں گے اوکے پھر معافی ملے گی۔" النعل نے سوچ کر کہا۔

"اوکے یہ ویک میری پر نیس النعل حیات کے نام اب خوش۔" بیراج اسکی ناراضگی ختم کرتے ہوئے کہا وہ خوشی سے ثابت میں سر ہلایا۔

"ایک ضروری کال ہے اٹھاؤں۔" اوکے۔ بیراج النعل سے پوچھتا ہوا سائیڈ پر آگیا۔

"ہاں شان میں ون ویک بعد آؤ گا چاچو والے آئے ہیں تو یہ ویک النعل کو دیا ہے اس لئے تم انٹرویو لیلو مجھے تم پر یقین ہے۔" بیراج فون پر شان کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"بیراج بھائی آپ کے نہ بابا سے آپ سب صرف آفس کی باتیں کرتے ہیں اب یہ ون ویک کوئی کام کی باتیں نہیں ہوگی اوکے"۔۔۔ النعل ناراضگی سے سب کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

"اوکے میڈم اب کوئی آفس کی بات نہیں کرے گا چلو کھانا لگ گیا ہو گا ویسے النعل کیا آپ کو ابھی تک کھانا خود کھانا نہیں آتا"۔۔ بیراج اسے بی جان کے ہاتھوں سے کھانا کھاتے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔۔

"نہیں ہوتا ہم سے اور بی جان ہے نہ ہمیں کھلانے کے لئے"۔۔ النعل لاڈ سے بی جان کے گلے لگا کر کہا

سب اسکے بات پر ہنس دیے۔۔۔

⇒

"اف وہ لڑکی کیوں میرے خیالوں میں آرہی ہے کیا وہ چور ہے"۔۔ حنان کل سے زافکا سوچ رہا تھا اسے وہ پہلی نظر میں پسند آئی تھی پر وہ چور تھی یا کچھ اور اسکے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔

"حنان سرڈی اسے بلارہے ہیں۔۔ گارڈ ڈی اسے کا حکم دے کر چلا گیا۔۔

شٹ میں اس لڑکی کے چکر میں ڈی اسے کے پاس جانا بھول گیا اب تو نہیں بچے گا حنان سلطان"۔۔۔ حنان خود سے بڑبڑایا۔۔

"یس ڈی اسے تم۔۔ حنان کے منہ پر پیچ پڑھنے سے اسکی بات منہ میں ہر رہ گئی۔۔

کہا دھیاں ہے تمہارا بولو جانتے ہو ہم پاکستان کس لئے آئے تھے اور تم یہ سارے کام چھوڑ کر اپنی دنیا میں گم ہو۔۔ وہ غصے میں دھاڑا۔۔

حنان ایک نظر افسوس ڈال تا اپنے ہونٹوں سے خون صاف کرنے لگا۔۔

"کل پارٹی ہے فرحان چودھری کے بیٹے عفتان چودھری کے بزنس میں کامیابی کی اور وہاں سب ہونگے اور سب سے مطلب تو تم سمجھ گئے ہو گئے"۔۔ حنان لیپ ٹاپ پر ایمیلز چیک کرتا ہوا اسے بتانے لگا۔۔

"حان کل کی تیاری کرلو"۔۔ وہ ایک نظر اسے دیکھ کر روم سے نکل گیا حنان نے اپنی رکی ہوئی سانس لی۔۔

ایک تو یہ منہ سے کم ہاتھوں سے زیادہ بات کرتا ہے کمینہ کہیں کا۔۔ حنان نے غصے میں کہا۔۔

⇒

"دادو دادو مجھے جاب مل گئی ہے۔۔۔ وہ خوشی سے دادا کے گلے لگ گئی۔۔۔"

"کس کمپنی کی قسمت خراب ہے۔۔۔ دادا نے شرارت سے کہا۔۔۔"

"بس دادو آپ انکی کمپنی کے لئے دعا ہے کر سکتے ہیں۔۔۔ اسنے بھی شرارت سے کہا۔۔۔"

"دافی بیٹا جاب کرنا ضروری تو نہیں نہ ہم اچھا کھا پی رہے ہیں اچھا گھر چل رہا ہے پھر کیا ضرورت ہے جاب کی۔۔۔"

"دادا نے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔"

"اففف میرے پیارے دادو میں صرف اپنے ٹوک کے لئے کر رہی ہوں نہ اور گھر میں بیٹھ کر بور ہو گئی ہوں۔۔۔"

اب وہ کیا بتاتی وہ کس لئے جاب کر رہی ہے۔۔۔"

"مجھے اچھا نہیں لگتا میرا بچا روز روز باہر کے دھکے کھائے۔۔۔ دادا نے دکھ سے کہا۔۔۔"

پلیز دادو کچھ نہیں ہوتا آپکی دافیہ شہباز کمزور نہیں ہے۔۔۔ دافیہ نے فخر سے کہا۔۔۔"

چلے اپنی دوائی کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔"

⇒

"ماشاء اللہ ہماری بیٹی تو بہت پیاری ہو گئی ہے۔۔۔ فرحان صاحب نے پیار سے کہا۔۔۔"

"فرحان انکل ہم بچپن سے پیارے تھے۔۔۔ النعل نے شرارت سے کہا۔۔۔"

"فرحان اپنے شہزادے کو تو بلاؤ جس کے لئے پارٹی دی ہے وہ کہا ہے۔۔۔ حیات صاحب نے کہا۔۔۔"

"کسی نے مجھے یاد کیا۔۔۔ وہ نوجوان خوبصورت مرد انکے سامنے آتے ہوئے کہا۔۔۔"

"بابا بابا یاد کیا عفان چوہدری حاضر۔۔۔ فرحان صاحب نے بیٹے کو دیکھ کر کہا۔۔۔"

"السلام علیکم انکل کیسے ہے آپ اور یہ حسین لیڈی النعل حیات ہے۔۔۔ ریان حیات صاحب سے ملتے

ہوئے النعل کو دیکھ کر کہا۔۔۔"

"بابا بالکل سہی پچانا یہ ہماری پیاری پری ہے۔۔۔ فرحان صاحب نے کہا۔۔۔"

"کیسی ہو خوبصورت لیڈی لگتا ہے کم بات کرتی ہے آپ"۔۔۔ عفتان نعل کو گہری نظروں سے دیکھ کر کہا۔۔۔
 "ہم ٹھیک ہے آپ کو مبارک آپکی کامیابی کی اور ہم بہت باتیں کرتے ہیں بس پہلے اگلا بولتا ہے پھر ہم شروع ہو جاتے ہیں"۔۔۔ نعل مسکرا کر کہا۔۔۔
 ایک منٹ میں آتا ہوں آپ پارٹی انجمن کریں۔۔۔ عفتان سامنے اسے آتا دیکھ کر نعل کو بول کر آگے بڑھ گیا۔۔۔

⇒

یہاں تمہارے ماما کی شادی ہو رہی ہے جو اتنا تیار ہو کر آئی ہوں۔۔۔ صدف اسکے خوبصورت چہرے کو دیکھ کر جل کر بولی۔۔۔
 "نہیں نہ ہمارے تو ماما ہی نہیں ہے اس لئے دوسروں کی شادی میں تیار ہو کے جاتے ہے"۔۔۔ نعل پہلے اداسی پھر خوشی میں بولی۔۔۔
 are you crazy look it "یہاں پارٹی ہو رہی ہے شادی۔۔۔ نہیں"۔۔۔ صدف ناگواری سے بولی
 "اچھا یہاں دیکھ کے لگتا ہے جیسے شادی ایونٹ ہوں پر بابا نے کہا تھا جیسا دل کریں ویسے تیار ہو کے چلو"۔۔۔ نعل نے معصومیت سے کہا۔۔۔
 "یہ تو نہیں کہنا خود دل سن بن کر جاؤ۔۔۔ صدف اسکا مذاق اڑاتی ہوئی ہنسی نعل کو اسکی ہنسی زہر لگی اسکے آنکھوں میں نمی آگئی تھی وہ وہاں سے اٹھ کے ایک کونے والی ٹیبل پر آکر بیٹھ گئی اسکی آنکھوں سے ایک آنسو گر اسنے جلدی سے صاف کر لیا آج تک کسی نے اس سے اس طرح سے بات نہیں کی تھی۔۔۔
 "ہم کیوں روئے اس چڑیل کی باتوں سے بابا نے بھی نہیں بتایا تھا نہ یہاں پر منحوس پارٹی ہے یا اللہ ایسی جگاؤ پہ آگ لگ جائے جہاں پر بھی پارٹی ہوں وہاں سب جگہ پر آگ لگوا دے آپ کاش یہاں بھی آگ لگ جائے آمین"۔۔۔ نعل اپنا روم نہ بھول کر اب ہاتھ اٹھا کر بد دعا دے رہی تھی اسکا بہت دل دکھتا تھا۔۔۔

"یا اللہ ہم اچھے ہیں نہ آپ ہماری دعا قبول کریں اور اور وہ صدف کسی گٹر میں گر جائے آمین"۔۔۔ اسنے دعا مانگ کر دونوں ہاتھ اپنے منہ پر پھیر لیے۔۔۔ وہ ہمیشہ سے ایسا کرتی تھی اپنے ہر بات ہر دکھ اللہ سے کرتی تھی وہ اللہ سے باتیں کر کے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرتی تھی۔۔۔۔۔

وہ سامنے بیٹھا کب سے اسکی باتیں سن رہا تھا جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔ وہ اپنے خوبصورتی سے کسی کو بھی اپنا دیوانہ بنا سکتی تھی پر سامنے بیٹھے اس شخص کو شاید ہی دیوانہ کر پاتی۔۔۔ اور اس شخص کو اسکی خوبصورتی اسکی مصومیت اسے اور بھی غصہ دلا رہی تھی جو دنیا جہاں سے بے خبر اپنے خوبصورتی سے لوگوں کی توجہ اپنے طرح کھینچتی تھی۔۔۔۔۔

"یہاں آگ لگوادو۔۔۔ کان میں لگے بلوٹو تھ میں کسی کو بولا۔۔۔۔۔ قریب سے کسی مرد کی روب دار آواز آئی انعل نے جلدی سے سر اٹھا کے سامنے دیکھا۔۔۔۔۔

یہ تو وہی آنکھیں تھی انعل سن ہو کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ اپنے سرخ آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا جو بینا پلک جھپک کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ارکا دل بہت تیز رفتار سے چل رہا تھا سامنے بیٹھا وہ حسین مرد اسے اپنا دیوانہ بنا رہا تھا اسکی سرخ خالی آنکھیں میں وہ خود کو ڈوپتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔۔

وہ اسکے دیکھنے سے چڑ گیا تھا اور اٹھ کر آگے بڑھ گیا۔۔۔ اسکے اٹھنے پر وہ ہوش میں آتی اسکے پیچھو بھاگی وہ تیزی سے اسکے سامنے آکھڑی ہوئی وہ اسکے تیزی سے سامنے آنے سے رک گیا ورنہ دونوں کی ٹکڑ ہو جاتی۔۔۔

"آپ کون ہے مسٹر کہاں سے آئے۔۔۔ انعل اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا آج بھی اسکے چہرے پر ماسک تھا۔۔۔۔۔

"زہر لگتی ہے مجھے وہ لڑکیاں جو بلا وجہ ہر جگہ قہقہے لگاتی ہیں"۔۔۔ وہ اسے دیکھ کے غصے میں بولا جو تھوڑی دیر پہلے زور سے قہقہے لگا رہی تھی۔۔۔۔۔

"ہیں بھی زہر لگتے ہیں وہ مرد جو ہر جگہ کھڑوس بنتے پھرتے ہیں"۔۔۔ وہ بھی اسکی آنکھوں میں دیکھ کے بولی۔۔۔۔۔

"وہ غصے سے آگے بڑھ کے اسکا چہنمہ اتر کے لے گیا نعل کا تو صد مے سے منہ کھل گیا ہوش میں آتے ہی وہ اس کے پیچھو بھاگی۔۔

"رو کو مسٹر کھڑوس ہمارا چہنمہ تو واپس کریں میں کچھ نہیں دکھ رہا ہے یا اللہ۔۔" نعل چلاتی ہوئی بھاگ رہی تھی وہ آگے جا رہی تھی کے گارڈ نے اسکا راستہ روک دیا۔۔

"میڈم آپ آگے نہیں جاسکتی۔۔۔ گارڈ راستہ رک تے ہوئے بولا۔۔

"کیوں نہیں جاسکتے ہم اور وہ ہمارا چہنمہ لے گئے ہیں۔۔" نعل گارڈ کو اسکی شکایات لگاتے ہوئے بولی۔۔

"سوری میم پر آپ آگے نہیں جاسکتی۔۔۔ گارڈ اس بار سکتی سے بولا۔۔

"کیوں یہ تمہارا روڈ ہے تم نے بنایا ہے۔۔۔" نعل اسکو گھورتے ہوئے کہا۔۔

"جی بالکل یہ میرا روڈ ہے اب آپ جائے یہاں سے۔۔۔ گارڈ مزے سے بولا نعل کا تو صد مے سے منہ کھل گیا اور اپنے بڑی بڑی آنکھوں کو اور بھی بڑی کر کے گارڈ کو اوپر سے لیکے نیچے تک دیکھا۔۔

"اگر اتنے امیر ہو تو گارڈ کیوں بنے۔۔۔" نعل حیرانی سے پوچھا۔۔

"ثوق تھا پورا کر رہا ہوں آپ کو کوئی مسئلہ ہے۔۔۔ گارڈ بھی کہا پیچھو رہتا ہر سوال کا جواب تیار تھا۔۔۔

"ہیں لیں یہ کیسا ثوق ہیں اور اگر گارڈ ہو تو ہم جیسے لوگوں کی باتیں مان نہ تمہارا فرض ہے نہ اب ہٹو۔۔۔" نعل کو اب غصہ آگیا تھا۔۔۔

"نہیں ہٹونگا آپ میرے سر کو تنگ کریں گی۔۔۔ گارڈ نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

"یا اللہ یہ کیسا منحوس گارڈ ہے منہ پے بول رہا ہے میں ہے۔۔۔" نعل منہ کھولے حیرت سے بولی۔۔

"آپ مجھے منحوس نہیں کہہ سکتی ہاں ہینڈ سم ضرور بول سکتی ہے۔۔۔ گارڈ شرارت سے بولا۔۔

"یا اللہ کیسا منہ پھٹ گارڈ ہے ہم سے فرٹ کر رہا ہے رکوا بھی بلاتی ہوں اپنے گارڈ کو یہی رکنا۔۔۔ وہ اس کو

گھورتی ہوئی بول کے چلی گئی۔۔۔ پیچھو وہ گارڈ قہقہہ لگاتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔۔

⇒

"السلام علیکم سر میں دافیہ شہباز اپکی سیکورٹی"۔۔ دافیہ نے مسکرا کر کہا بلیک جینس ریڈ شارٹ شرٹ گلے میں اسٹول سیاہ بال ٹیل پونی۔۔

بیراج ایک پل کو اسے دیکھتا رہ گیا پر جلدی ہی خود کو سنجیدہ کر لیا۔۔

"وعلیکم السلام تمہیں سارا کام شان نے سمجھا دیا ہوگا"۔۔ بیراج کام کی بات پر آیا۔۔

"جی بی سر اور آج اپکی ایک میٹنگ ہے میں نے ساری تیاری کر لی ہے"۔۔ دافیہ نے جلدی سے اپنی پوری بات کہہ دی۔۔

"بی سر۔۔ جی وہ شان سر نے بولا آپکو اسی نام سے بلاؤں اگر آپکو برا لگا تو سوری"۔۔ دافیہ نے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔۔

"اُس اوکے شان کو بھیجو اور یہ فائل لے جاؤ"۔۔ بیراج نے مسکرا کر اوکے جھکے سر کو دیکھا جو اتنی سی بات پر نظریں جھکا گئی تھی اسکی یہ ادب بیراج کو بہت پیاری لگی۔۔

"اففف بچ گئی دیکھنے میں کتنے غصے سنجیدہ لگتے ہیں شکربات نرمی سے کی ورنہ مجھے تو لگا بہت ہی کوئی کھڑوس سر ہونگے"۔۔ دافیہ خود سے بڑبڑا آئی۔۔

"شان سر آپکو بی سر بلارہے ہے۔۔

"سنو غصہ وغیرہ تو نہیں کیا نہ جیسا سمجھایا تھا ویسے ہے بات کی نہ"۔۔ شان جلدی سے پوچھا۔۔

"اف سر ٹینشن نہ لے سب اچھا ہوا اور بی سر تو اتنے بھی برے نہیں انہوں نے بہت اچھے سے بات کی"۔۔ دافیہ خوشی سے بتانے لگی۔۔

"اوکے گود بیٹ آف لاک"۔۔ شان بولتا آگے بڑھ گیا۔۔

لیس پارٹنر۔۔

شان رمشا کہاں ہے دس منٹ بعد میٹنگ ہے اور اس میڈم کا کچھ پتا نہیں۔۔ بیراج نے غصے میں کہا۔۔

بیراج شان رمشا تینوی بیٹ پارٹنر شپ تھے انہوں نے مل کر ایک ساتھ ایک پروجیکٹ سٹارٹ کیا تھا۔۔

کیا اور تو اب بتا رہا ہے میں کال کرتا ہوں اسے۔۔ شان بولتا ہوا باہر چلا گیا۔۔

بابا ہم گھر چلے جائیں یہاں مزہ نہیں آرہا ہیں۔۔۔ النعل نے اپنے بابا کے پاس آکر کہا۔۔۔
 "کیا ہو امیرے بچے کو کسی نے کچھ کہا ہے کیا بتاؤ میری جان طبیعت تو ٹھیک ہے آپکی آپکے کلاس کماں
 ہیں۔۔۔ حیات صاحب نے فکر مندی سے کہا۔۔۔
 "پتا نہیں وہ کون تھے انہوں نے میرے چشمہ لے لیا ہیں بھوک لگی ہے۔۔۔ النعل نے منہ بنایا۔۔۔
 "بابا اچھا امیرے بچے کو بھوک لگی ہے چلو آؤ میں اپنی جان کو خود کھلاتا ہوں۔۔۔ حیات صاحب ہنستے ہوئے
 اسے لیکے آگے بڑھ گئے۔۔۔"

" ladies & Gentelmen have A Attention please

I have a announcement"

"جیسا کہ سب کو پتا ہے آج میری کامیابی حاصل کرنے کے لئے پارٹی رکھی گئی ہے تو میں آپ سب کو
 ایک بہت ہی خاص شخص کے بارے میں بتاؤنگا جس کی وجہ سے میں آج یہاں پہنچا ہوں جس کے ساتھ مل کر
 میں نے بزنس سٹارٹ کیا اور آج یہاں آپ سب کے سامنے ایک کامیاب بزنس مین کھڑا ہوں اور وہ شخص
 ایک بزنس ٹائیون ہے جسے کون نہیں جانتا ہو گا تو چلے میں آپکا انتظار ختم کرواتا ہوں اور جلدی سے اپنے بزنس
 پارٹنر کو بلاتا ہوں۔۔۔"

KOH NOVELS - URDU

"ویلم ٹوڈا بزنس ٹائیون داریان حیدر خان۔۔۔ عفاں مسکراتا ہوا اپنے پارٹنر کا ویلم کرنے لگا اور سب نے
 اسٹیج کی طرف توجہ دی۔۔۔"

"جہاں وہ اپنی پوری شان سے چلتا ہوا آ رہا تھا

سیاہ فورپیس ڈریس میں ملبوس لمبا چوڑا اشکاف سفید رنگ سیاہ گھنے بال ماتھے پر جیل سے سیٹ ہلکی داڑھی گھنی موچیں عنابی لب پیوست کیے مغرور ناک نیلی آنکھیں جو سرخ تھی جس میں ایک جنون تھا اپنی کامیابی حاصل کرنے کا وہ اپنی مغرور چال چلتا ہوا اسٹیج پر آیا۔۔۔"

"فرحان یہ سب کیا ہے۔۔۔ حیات صاحب فرحان صاحب کے قریب آتے غصہ میں کہا۔۔۔
"مجھے کچھ نہیں پتا لیکن یہ وہ نہیں ہے جو ہم سمجھ رہے ہیں کچھ سالوں سے ہم اس کا نام سنتے آئے ہیں تو آج کیسا شک۔۔۔ فرحان صاحب پہلے گھبرا گئے پھر بات سنبھالتے ہوئے کہا۔۔۔
"سنتے تو آئے ہیں پر اسکی آنکھیں اسکا چہرہ بہت کچھ یاد دلاتا ہے فرحان۔۔۔ حیات صاحب نے ماضی کی باتیں یاد کرتے ہوئے دکھ سے کہا۔۔۔"

"ڈیڈ انکل ان سے ملے یہ داریان حیدر خان میرا بزنس پارٹنر۔۔۔ عفتان داریان کو ان سے ملوانے لے آیا۔۔۔
"السلام علیکم حیات صاحب کافی سنا ہے آپکے بارے میں۔۔۔ داریان اپنی خوبصورت گمبھیر آواز میں بولا۔۔۔
"وعلیکم السلام شکریہ بیٹا آپ جیسے بڑے بزنس ٹانگیوں کو کون نہیں جانتا آپ نیو جنریشن ماشاء اللہ سے کافی اچھے سے کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔۔۔ حیات صاحب کافی خوش ہوئے داریان سے۔۔۔
"بابا ہم بورہور ہے ہیں۔۔۔ انکل نے انکے پاس آتے پھر سے کہا اسے یہاں اب مزہ نہیں آ رہا تھا۔۔۔
"انکل حیات یہاں عفتان چوہدری کی پارٹی میں بورہو ایسا ہو نہیں سکتا چلے آئیں۔۔۔ عفتان نے شرارت سے کہا۔۔۔"

"یہ کون ہے۔۔۔ انکل ریان کی آواز سن کر مڑی تو سامنے اس خوبصورت شخص کو دیکھ کر پوچھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔"

"یہ میرا دوست اور بزنس پارٹنر داریان حیدر خان اور یہ میری پیاری سی دوست انکل حیات انکل حیات کی بیٹی۔۔۔ ریان مسکراتا ہوا تعارف کروانے لگا۔۔۔
"مل کر خوشی ہوئی۔۔۔ انکل مسکراتی اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔"

"می ٹو۔۔ داریان نے نیلی آنکھوں سے پہلے اسکے چھوٹے سفید گلابی ہاتھ کو دیکھا پھر اسے جو سفید گھیر دار گاؤن میں تھی اسکے سیاہ لمبے بال کرل کیے ہوئے تھے جو آگے پیچھو سٹائل سے رکھے تھے لائٹ سامیکپ میں سیاہ گھنی پلکیں بری بری کالی آنکھیں وہ بہت خوبصورت دلکش لگ رہی تھی اور اپنا ہاتھ اسکے چھوٹے سے ہاتھ سے ملایا جس سے اسکا معصوم ہاتھ اسکے چوڑے ہاتھ میں چھپ گیا۔۔ النعل اس خوبصورت مرد کو دیکھتے ہی اسکی دل کی بیٹ مس ہوئی اور اسکا لمس اسکا دل دھڑکا گیا۔۔

"چلو آؤ ڈانس کرتے ہیں"۔۔ عفان کی آواز پر وہ ہوش میں آئی۔۔

"م۔۔ میں۔۔ آ۔۔ آپ کے ساتھ ڈانس کروں م۔۔ مطلب آپ ہمارے ساتھ ڈانس کریں گے۔۔ النعل سے گھبراہٹ میں بولا نہیں گیا پتا نہیں کیوں اسکا دل اسکے ساتھ ڈانس کرنے کو نہیں کیا۔۔

"او کے داریان میری دوست کا دل مت توڑنا پھر میرے ساتھ"۔۔ عفان کو اسکا انور کرنا اچھا نہیں لگا۔۔ وہ اسے لیکے اسٹیج پر آیا جہاں اور بھی کچھ کپلس ڈانس کر رہے تھے اسنے اسکا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا دوسرا اپنے گندھے پر رکھا اور اپنا ایک ہاتھ اسکی کمر پر دوسرا اسکے ہاتھ میں اس دوران دونوں کی دل کی دھڑکن تیز رفتار سے دھڑکا۔۔

داریان نے اسے تھوڑا قریب کیا النعل کا دل اوچھل کر حلق میں آیا اسکے ہاتھ نم ہو گئے تھے وہ پہلی بار کسی مرد کے اتنے قریب کھڑی تھی اسکی دھڑکن مزید تیز تب ہوئی جب لائٹ بند ہو گئی پورے گراؤنڈ کی اور صرف انکے اسٹیج کی جانب مہم سے روشنی ہوئی ڈی جے نے میوزک اون کیا۔۔

I found a love, Darling just dive in

#Just Believe In Success

Follow my lead

وہ اس کی کمر پر ہاتھ رکھے اب آہستہ آہستہ سٹیپس لینے لگا تھا۔۔

I found a girl, beautiful and sweet

I never knew you were the someone waiting for me

"آ۔۔ آپ کیا کرتے ہیں۔۔" نعل کو ایک عجیب سی خوشی ہو رہی تھی اسکے ساتھ ڈانس کرتے ہوئے اسکا دل دھک دھک کر رہا تھا۔

Cause we were just kids when we fell in love

Not knowing what it was

I will not give you up this time

"لگتا ہے آپ کی یاداشت کمزور ہے ڈیئر ابھی آپکے سامنے میرا تعارف ہوا آئی ایم بزنس مین۔۔" داریان اس معصوم دلکش کودلچسپی سے دیکھتا ہوا سٹپس لے رہا تھا نعل اپنے سوال پر شرمندہ ہو گئی۔

Darling just kiss me slow

Your heart is all I own

And in your eyes your holding mine...

"ہیں لگتا ہے شاید ہم نے آپ کو دیکھا ہے پر یاد نہیں آرہا۔" نعل کو وہ دنیا کا خوبصورت مرد لگ رہا تھا لمبا چوڑا اسکی نیلی سرخ آنکھوں میں کچھ تھا جو اسکی دھڑکن تیز کرنے لگا وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ نہیں پا رہی تھی اسنے اسے گول گھا کر پھر سے قریب کیا نعل نے نظریں جھکا دی ایک پل کو اسے لگا اسنے کئی دیکھا ہے اسے پر اسکی قریب ہوتے اسکی خوشبو اسکی ناتھنوں سے ٹکرائی وہ جیسے اسکے سحر میں کھو رہی تھی۔

"ہو سکتا ہے پر میں نے آپ کو پہلی بار دیکھا ہے"۔۔ وہ اپنی گمبھیر آواز میں بولا۔

Baby' I am dancing in the dark

#Just Believe In Success

You between my arms, bare foot on the grass

Listening to our favourite song

When you said you looked a mess

I whispered underneath my breath,

But you heard it, darling you look

Perfect tonight....

" you look beautiful lady I want to Meet again "

اس نے جھک کر اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔ اسکے ہونٹوں پر ایک پل کو مسکراہٹ آئی۔۔
 اسکی سرگوشی میں انعل کی دل کی بیٹ مس ہوئی مسکراتی ہوئی اسکی آنکھوں میں دیکھ کر اثبات میں سر ہلایا انعل
 اپنی کیفیت سمجھ نہیں پارہی تھی اسکا خود دل کر رہا تھا اسے دوبارہ ملنے کا وہ اسے لیکے نیچے اتر۔۔
 "مجھے دیر ہو رہی ہے اب انشاء اللہ پھر ملیں گیں"۔۔ وہ اس سب سے کتنا ایک نظر انعل پر ڈالتا آگے بڑھ گیا
 اس کا ہر وقت قیمتی تھا جسے وہ ویسٹ کرنا پسند نہیں کرتا تھا۔۔
 "بابا ہم بھی چلتے ہیں ہم تھک گئے ہیں"۔۔ اچھا پ اپنا ننگ لیکے آئیں اندر سے ہم ہی آپکا انتظار کرتے ہیں
 ۔۔ حیات صاحب اسکے تھکے ہوئے چہرے کو دیکھ کر کہا۔۔
 "اوکے ہم آتے ہے ابھی"۔۔ انعل اندر کی طرف چلی گئی۔۔

"حیات کچھ سوچا ہے انعل کے بارے میں"۔۔ فرحان صاحب انعل کے جاتے ہی اپنی بات کہی۔۔
 "کیا مطلب کیا سوچنا چاہیے"۔۔ حیات صاحب نہ سمجھی سے کہا۔۔
 "بابا حیات تم بھی نہ میں انعل بیٹی کی شادی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں"۔۔ فرحان صاحب ہنس پڑے انکی نہ
 سمجھی پر۔۔

"بابا نہیں ایسا کچھ نہیں سوچا ابھی وہ بہت چھوٹی ہے اسے ان سب چیزوں کی سمجھ نہیں یار کبھی کبھی میں خود
 اپنی بیٹی کی معصومیت سے ڈر جاتا ہوں یہ دنیا ایسی نہیں جہاں ایسے معصومیت کو سمجھا جائے یار"۔۔ حیات
 صاحب انعل کی معصومیت کا سوچتے ہی ڈر جاتے تھے دنیا سے وہ جانتے تھے وہ کب تک اسے اپنے سینے میں
 چھپا کر رکھیں گے۔۔

"میں جانتا ہوں یار وہ تمہاری زندگی ہے اور مجھے بھی بہت پیاری ہے اس لئے آرام سے سوچ کر جواب دینا
 "۔۔ فرحان صاحب عفان کی آنکھوں کی چمک سمجھ گئے تھے۔۔

"اندر آگ لگ گئی ہے سب باہر نکل جاؤ آگ بہت تیزی سے پھیل رہی ہے۔"۔۔ گار ڈچلاتے ہوئے کہہ رہا تھا اور سب کو باہر نکل رہا تھا جو لوگ اندر تھے باقی کچھ باہر لان میں تھے۔۔

"العل۔۔ فرحان العل اندر ہے۔۔ حیات صاحب کو العل کا خیال آیا وہ تیزی سے اندر بھاگے فرحان صاحب بھی انکی بات سن کر پریشانی سے انکے پیچھو گئے عفان ان دونوں کو اندر جاتا دیکھ کر پیچھو گیا۔۔

⇒

"بس یہی روک دیں۔۔ دافیہ رکشہ سے نکل کرینگ سے پیسے نکالے۔۔

"کیا آپکے پاس کھلے ہیں میرے پاس فلاں یہی ہے ہزار روپے کھلے نہیں۔۔ نہیں میڈم میرے پاس کھلے نہیں آپ دیکھیں شاید ہو۔۔" دافیہ ہزار روپے دیکھ کر پھر سے ینگ کھولا تھا کہ کسی نے اسکے ہاتھ سے پیسے چھین کر آگے بھاگ گیا۔۔

"یا اللہ میرے پیسے رک چور ورنہ میرے ہاتھوں سے نہیں بچو گے۔۔۔ دافیہ صدمہ سے اس چور کو بھاگتی ہوئی دیکھ رہی تھی پھر اچانک رکشہ والے کو دیکھا اور کچھ سوچتے ہوئے اس چور کے پیچھو بھاگی وہ جانتی تھی وہ اس چور کو نہیں پکڑ پائے گی اور اسکے پاس اور پیسے بھی نہیں تھے رکشہ والے کو کیا دیتی دل میں اس چور کو بہت گالیوں سے نوازتی ہوئی بہت آگے نکل آئی اس رکشہ والے سے۔۔

"یا اللہ اب آفس کیسے جاؤں نئی جاب ہے ابھی کچھ ہی دن ہوئے ہیں کیا سوچے گے دیر سے آئی ہے وہ چڑیل مس رہا تھا تو موقع چائیے مجھے نکلنے کے لیے اور اس چور کو کیڑے پڑیں۔۔ دافیہ خود پر افسوس کرنے لگی اسکی جاب کو کچھ ویک ہوئے تھے اور اس میں اسے رہنا بلکل پسند نہیں تھی وہ ہمیشہ بیراج کے آگے پیچھو گھومتی پھرتی تھی دافیہ نے نوٹ کیا تھا وہ بیراج کو پسند کرتی ہے وہ اس کے ساتھ کسی لڑکی کو بھی برداشت نہیں کر پاتی لیکن وہ تو اسکی پرسنل سیکرٹری تھی دافیہ کو اتنے دنوں میں بیراج کے ساتھ کام کرتے ہوئے اچھا لگ رہا تھا شاید اسے بیراج پسند تھا وہ اپنی سوچوں کو جھٹک کر آگے بڑھی وہ تھوڑا ہی چلی تھی کی اسکے سامنے بلیک کارر کی دافیہ بھی رک گئی۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہے۔۔۔" بیراج گاڑی سے نکلتا ہوا اسکے سامنے آیا اسنے سامنے دیکھا تھا دافیہ کو خود سے بڑبڑاتی پیدل جا رہی تھی۔۔۔

دافیہ نے حیرت سے اسے دیکھا اسکا سامنے آنا سنجیدگی سے پوچھنا اسکا دل دھڑکا گیا وہ سیاہ سوٹ میں شہد رنگ آنکھیں پر گالز لگائے ہوئے بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔

"م۔۔۔ میں یہاں سے آفس جا رہی تھی پر میرے پیسے چوری ہو گئے اور کوئی گاڑی نہیں لے سکتی تھی۔۔۔" دافیہ شرمندہ ہوئی وہ کیا سوچتا ہو گا اتنی غریب لڑکی ہے جو ایک گاڑی تک نہیں کر داسکتی تھی۔۔۔

"چلے آہ جائیں میں بھی آفس جا رہا تھا آگے سے خیال رکھنا چائیے آپکو مجھے لیٹ ور کپسڈ نہیں۔۔۔" بیراج وارنگ دیتا گاڑی میں بیٹھ گا دافیہ شرمندہ سی سر ہلا گئی۔۔۔

⇒

"اپن کتنی بار بولے تجھے تھوڑا بڑا ہاتھ مارا کر اب یہ چھوٹے موٹے کام سے کچھ نہیں بنتا ہے دیکھا نہیں سرکار نے کتنی مہنگائی کر دی ہے۔۔۔" زافانے سامنے کھڑے سترہ سال لڑکے سے کہا جو آج پھر کم پیسے چوری کر کے آیا تھا۔۔۔

"اوے تو بھول گئی جب بڑا ہاتھ مارا تھا کیا ہوا اتحاد و دن جیل میں رہا اپن۔۔۔" بشر نے غصے میں کہا۔۔۔
 "ہاں یاد آیا کمینہ پولیس والا میرے کو بھی ڈال نے والا تھا اپن صرف بات کرنے گیا تھا اور اس کمینے کی نیت ہی خراب تھی خیر اب کچھ سوچنا چاہیے کوئی بڑا ہاتھ صاف کرنا چاہئے لیکن اس بار سنبھل کر۔۔۔" زافانے سوچتے ہوئی کہا۔۔۔

#Just Believe In Success

"میرے لئے چوری کرو گی۔۔۔ اسکے پیچھو بھاری مردانہ آواز آئی زافانے گردن موڑ کر دیکھا تو۔۔۔

⇒

زافانے گردن موڑ کر دیکھا تو سامنے وہی ایئر پورٹ والا وہ لڑکا کھڑا تھا لمبا چوڑا اور وہ ہمیشہ کی طرح لڑکوں والے کپڑوں میں تھی۔۔۔

"اپن تیرے لئے کام کرے گی کیا سوچ کے تو اپن کے پاس آیا"۔۔ زافانے تیجھے تیور لئے کہا۔۔
 "یہی کہ ایک چور کو بہت بڑی چوری کی ضرورت تھی ویسے میرا کام زیادہ مشکل نہیں ہے"۔۔ خان نے
 مسکراتے ہوئے کہا پیٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے سکون سے اس کے غصے سے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔

"تو نہ اپن کو جانتا نہیں اپن کیا چیز ہے"۔۔ زافانے فخر سے کہا۔۔۔
 "چلوں پھر جان لیتے ہیں ایک دوسرے کو لیکن میں تم سے بھی بڑا ڈون ہوں"۔۔ خان ایک آنکھ دبا تا بولا۔۔
 "نہیں کرتا اپن تیرا کوئی کام چل دفع ہو یہاں سے اس دن والی بیعتی اپن بھولا نہیں ہے اور ہاں اپن جیسی
 بھی چوری کرتی ہے اس میں خوش ہے تیرے ساتھ کوئی کام نہیں کرنا مجھے چل اب نکل پتی گلی سے"۔۔ زافا
 نے چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔۔ خان ایک نظر اسے دیکھتا آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ پکڑ لیا زافا اسکی ہمت پر دنگ رہ گئی۔۔

"چھوڑ اپن کو میں تیری جان لے لوں گی کمینے انسان چھوڑ"۔۔ زافا چلاتی ہوئی کہہ رہی تھی وہ اسکو اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوا
 لے جا رہا تھا۔۔

"تم لوگ بچاؤ اپن کو میں تم لوگوں کی بوس ہوں"۔۔ زافانے غصے سے گھورتے ہوئے کہا اپنی چھوٹی سی گینگ
 کو دو چھوٹے لڑکے اور ایک لڑکی تھی وہ بھی اسکی طرح چور تھے اسی کے محلے کے۔۔

"نہیں بچوں ایسی کوئی غلطی مت کرنا ورنہ تمہاری بوس شہید ہو جائے گی"۔۔ خان نے اپنی جیب سے گن
 نکالتے ہوئے کہا وہ سب گن دیکھ کر بھاگ گئے زافا غصے سے ان نمک کھوروں کو دیکھتی رہی پھر ایک نظر خان
 کو دیکھتے ہوئے راضی ہوئی اسکی بات سننے کے لئے خان مسکراتا ہوا اسے اپنی گاڑی میں لیکے گیا یہاں وہ بات
 نہیں کر سکتا تھا۔۔

⇒

ہر طرف آگ لگی ہوئی تھی آگ کے دکھتے ہوئے شعلے ہر ایک چیز کو اپنی لپیٹ میں لے رہے تھے سب لوگ
 باہر نکل گئے تھے اندر صرف وہ ایک تھی۔۔

"گارڈز کہا مر گئے سارے جا کے سب دیکھو میری بیٹی کہاں ہے۔۔۔ حیات صاحب غصے میں چلا رہے تھے۔۔۔
 "میں اندر جاؤنگا ہم اپنی بیٹی کو اکیلے نہیں چھوڑ سکتے۔۔۔ حیات صاحب بیٹی کو بچانے کیلئے مچل رہے تھے انکی
 ایک ہی بیٹی تھی انکی زندگی وہ کیسے نہ تڑپتے ایک باپ اپنی بیٹی کو کیسے اس حال میں دیکھ سکتا ہے۔۔۔
 "انکل آپ خود کو سنبھالے میں دیکھتا ہوں کچھ نہیں ہو گا انی کو ڈیڈ آپ انکل کو سنبھالے۔۔۔ عفتان نے انکو
 سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

آگ بہت تیزی سے پھیل رہی تھی ایسا لگ رہا تھا کسی نے ہر جگہ اچھی طرح پیٹرول ڈالا تھا۔۔۔ عفتان بہت
 کوشش کر رہا تھا اندر جانے کی پر بہت مشکل تھا اندر جانا۔۔۔

⇒

انکل اپنے بابا کو انتظار میں بیٹھا کر اندر آئی ننگ لینے کیلئے جسے ہی وہ رک کر سوچنے لگی۔۔۔
 "اف اللہ ہم تو بھول گئے ہم نے کس روم میں رکھا تھا ننگ۔۔۔ انکل سر پر ہاتھ مار کر خود سے بڑبڑائی اسکے
 سامنے دو روم تھے وہ کچھ سوچتی ہوئی ایک روم میں گئی۔۔۔
 "کک۔۔۔ کون ہے۔۔۔ وہ جیسے ہی روم میں آئی کسی کو کھڑکی سے بھاگتے ہوئے دیکھ کر کہا پر وہ شاید اپنا کام کر
 کے بھاگ گیا اسنے کچھ آواز پر گردن موڑ کر دیکھا تو وہ جیسے اپنی جگہ ساکت رہ گئی پورے روم میں آگ پھیل گئی تھی
 تیزی سے وہ ہر چیز کو اپنی لپٹ میں لے رہی تھی۔۔۔

"آ آہہ۔۔۔ انکل کراہ کر پیچھو ہوئی کیوں کے وہ کھڑکی کے پاس کھڑی تھی اور جیسے ہی پردے کو آگ نے
 لپٹ میں لیا جلن سے کراہ کے پیچھو ہوئی پورے روم میں دھواں پھیل گیا تھا انکل کا سانس اکھڑنے لگا تھا۔۔۔
 "بچاؤ بابا۔۔۔ وہ لمبی لمبی سانسیں لیتی ہوئی مشکل سے بول پائی تھی۔۔۔

آ آہہ۔۔۔ بابا۔۔۔ بابا۔۔۔ وہ روتی چلاتی ہوئے اپنے بابا کو بلا رہی تھی جیسے وہ ہمیشہ اپنی ہر تکلیف میں انھیں
 ہی بلاتی تھی اب اسے تکلیف کی وجہ سے اس پر غشی طاری ہو رہی تھی وہ ہمت ہارتے ہوئے وہی پر گر گئی

"آ آ اہہ۔۔" اس کو اپنا پورا بدن جلتا ہوا محسوس ہوا بال پورے چہرے پر بکھرے ہوئے دھوے کی وجہ سے وہ سانس تک نہیں لے پا رہی تھی اسکی آنکھیں کے سامنے وہ منظر لہرایا جب وہ باہر ٹیبل پر بیٹھی بددعائیں دے رہی تھی تب کسی نے کہا تھا یہاں آگ لگوادو وہ انہی سوچوں میں تھی جب کوئی دروازہ توڑ کر اندر آیا اسنے دھندلاتی ہوئی نظروں سے سامنے کھڑے وجود کو دیکھا جو ہڈی میں تھا اسکی آنکھیں فکھ رہی تھی ان لعل ان آنکھوں کو پہچان گئی تھی اسکی آنکھیں بند ہوئی اسنے جھک کر اسے اٹھایا اسنے محسوس کیا تھا وہ کسی کی مضبوط ہاتھوں میں ہے اسنے ایک نظر اسکے بے ہوش وجود پر ڈالی اور اسے لیکے باہر نکلا۔۔

"حان گاڑی سٹارٹ کروں جلدی۔۔ ڈی اے اے کیا ہوا اوکے جلدی کرو۔۔" حان ڈی اے کی ہاتھوں میں ان لعل کو دیکھتا حیرت سے کہا انکے پلین میں تو یہ شامل نہیں تھا پر ڈی اے کی سرخ لال آنکھوں سے خود کو گھورتا پایا تو جلدی سے گاڑی سٹارٹ کی۔۔

"اس بیوقوف لڑکی نے پورا پلین خراب کر دیا شٹ۔۔" ڈی اے نے ایک نظر اسکے بے ہوش وجود پر ڈالتے ہوئے کہا۔۔

"ایسا مت کہو وہ بہت معصوم کیوٹ ہے۔۔" حان نے اسکی اور اپنی تھوڑی دیر پہلے والی بحث یاد کرتے ہوئے کہا جب وہ گارڈ بنا ہوا تھا اور وہ اس سے لڑائی کر رہی تھی۔۔

⇒

"بس بہت ہوا فرحان میں یہاں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھ سکتا میری بیٹی اندر ہے اور کوئی کچھ بتا نہیں رہا۔۔" حیات صاحب غصے میں اندر کی طرف بڑھے۔۔

"سر آپ اندر نہیں جاسکتے۔۔" پولیس والے نے انکو روکتے ہوئے کہا۔۔

"کیا بکو اس ہے اندر میری بیٹی ہے کب سے آپ لوگوں کی بکو اس سن رہا ہوں کوئی بھی نہیں بتا رہا میری بیٹی کہاں ہے اگر اسے کچھ بھی ہو میں یہاں کسی کو بھی زندہ نہیں چھوڑوگا۔۔" حیات صاحب غصے میں دھاڑے

"سر ہم نے ہر جگہ دیکھ لیا ہے اندر کوئی نہیں ہے۔۔" حیات کے گارڈ نے آکر کہا۔۔

"ایسے کیسے ہو سکتا ہے میری بیٹی اندر گئی تھی وہ کہاں جاسکتی ہے۔۔۔ حیات صاحب غصے میں پاگل ہو رہے تھے کوئی بھی انکو سہی سے کچھ نہیں بتا رہا تھا۔۔۔"

"انکل ریکس ہم ڈھونڈ رہے ہیں نہ۔۔۔" عفان انکے سامنے آتے ہوئے کہا وہ خود انکل کے لئے پریشان ہو گیا تھا۔۔۔

"سریہ کوئی آپ کے لئے دے گیا ہے۔۔۔" گارڈ نے حیات صاحب کے سامنے کاغذ پیش کیا عفان نے جلدی سے لیا اور کھول کر دیکھا بڑے حرف میں لکھا تھا

" you're daughter saved with Me D.A "

حیات صاحب کو یہ جان کر سکون ہوا انکی بیٹی ٹھیک ہے پر دوسری بات پر وہ پریشان ہو گئے وہ کس کے ساتھ کون لیکے گیا ہے اسے اس بات نے ان سب کو پریشان کر دیا تھا حیات صاحب گھر کے لئے نکل آئے انہ کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا ہو رہا ہے انکے ساتھ انکی بیٹی کے ساتھ بہت ڈر گئے تھے وہ انکل کے لئے اب۔۔۔

⇒

"چاچو یہ کیا کہہ رہے ہیں انی کہاں ہے۔۔۔" بیراج نے پریشانی سے کہا گھر میں سب پریشان ہو گئے تھے حیات صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی تھی بی بی جان رو کر رب سے دعا کر رہی تھی۔۔۔

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے کون ہے وہ لوگ کیوں میری بیٹی کو لیکے گئے ہیں وہ بہت معصوم ہے بیراج کچھ کرو ڈھونڈو اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے وہ تو کبھی میرے بغیر کہیں نہیں گئی وہ پتا نہیں میری بیٹی کے ساتھ کیا کریں گیں۔۔۔" حیات صاحب نے روتے ہوئے کہا انکا بی بی لو ہو رہا تھا۔۔۔

"حیات خود کو سنبھالو حوصلہ رکھو کچھ نہیں ہو گا ہماری بیٹی کو ہم ڈھونڈ لیں گے اسے وہ جو بھی ہے اسے ہم سے ٹکڑے لیکے اچھا نہیں کیا۔۔۔" حمد ان صاحب نے انہ سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

"کیسے حوصلہ کروں حمد ان صبح ہو گئی ہے اسے کم ہوئے دن کے دو بج رہے ہیں رات سے غائب ہے میری بیٹی۔۔۔" حیات صاحب جب بھی انکل کا سوچتے انکا دل ڈوب جاتا تھا اور جاتا بھی کیسے نہ ایک ہی تو بیٹی تھی انکی پوری دنیا جسے دیکھتے ہوئے وہ اپنی زندگی گزارتے ہوئے آئے ہیں۔۔۔

"بیٹا جلدی کچھ کرو میری معصوم بچی کے ساتھ نہ جانے کیا کریں گے وہ لوگ اسے تو خود کھانا بھی نہیں کھایا جاتا پتا نہیں کس حال میں رکھا ہو گا اسے"۔۔۔ بی جان روتی ہوئی دعا کر رہی تھی اپنی معصوم بچی کے لئے جیسے دنیا کا ٹھیک سے پتا ہی نہیں تھا کیسے ظالم لوگوں سے بھری ہوئی ہے۔۔۔

"میں نے پولیس میں رپورٹ لکھ وادی ہے لیکن ہم ایسے خالی ہاتھ نہیں بیٹھ سکتے کون ہے کیا دشمنی ہے اسکی ہمارے ساتھ کچھ سمجھ نہیں آ رہا ایسا کون سا دشمن ہے"۔۔۔ بیراج سوچ میں پڑ گیا کون سا دشمن ہے جو ایسی حرکت کر سکتا ہے۔۔۔

⇒

"کیا ہو اپریشان لگ رہے ہو"۔۔۔ داریان عفان کو گہری سوچ میں کب سے دیکھ رہا تھا تو پوچھ بیٹھا۔۔۔

"یار کچھ سمجھ نہیں آ رہا چانک کیا ہو گیا"۔۔۔ عفان نے گہری سانس لی۔۔۔

"کیا مطلب ایسا کیا ہو گیا"۔۔۔ داریان نے نہ سمجھی سے کہا۔۔۔

"یار تمہے نعل یاد ہے کل رات پارٹی میں ملایا تھا نہ"۔۔۔ عفان نے یاد دلایا۔۔۔

"نعل حیات"۔۔۔ داریان نے یاد کرتے ہوئے نام لیا۔۔۔

"ہاں وہی یار کل رات تم پارٹی سے چلے گئے کچھ دیر بعد وہاں آگ لگ گئی کیسے کچھ نہیں پتا لیکن مجھے لگتا ہے کسی نے جان بوجھ کر کیا ہے یہ سب پر کسی نے نعل کو کڈ نیپ کر لیا ہے"۔۔۔ عفان کو اب لگ رہا تھا آگ کسی نے تو لگوائی ہے اتنی سخت سیکریٹری میں یہ سب کیسے ہوا۔۔۔

"واٹ آر یو سیریس مطلب ایسی کس کی دشمنی ہو گی جو انکی بیٹی کو کڈ نیپ کر لیا"۔۔۔ داریان نے حیرت سے پریشانی میں کہا اسے نعل کے ساتھ اپنا ڈانس یاد آیا اور اسکا خوبصورت چہرہ اس کے سامنے لہرایا سوچتے ہی اسکا دل دھڑک اٹھا۔۔۔

"پتا نہیں یار کچھ سمجھ نہیں آ رہا انکل کی طبیعت ہی خراب ہو گئی ہے اپنی بیٹی کا سوچتے ڈیڈ انکے پاس گئے ہے میں بھی وہاں جا رہا ہوں کچھ دوستوں کو کال کی ہے ہر جگہ اچھی طرح چیک کریں"۔۔۔ عفان جانے کے لئے اٹھا

--

"رکو میں بھی چلتا ہوں انکی طبیعت پوچھنے اور تم پریشان مت ہو میں بھی کچھ کرتا ہوں"۔۔۔ داریان بھی اسکے ساتھ چلا گیا۔۔۔

⇒

"آپ اتنا روتی کیوں ہے"۔۔۔ وہ معصوم بچہ اس عورت کو کب سے روتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔
 "یہ رونا میری قسمت میں لکھا ہے جیسے شاید ساری زندگی گزارنی پڑے لیکن ان دونوں کو نہیں بھول پاتی نہیں رہ سکتی میں انکے بغیر"۔۔۔ وہ عورت پھر سے تڑپ کر رونے لگی اور وہ معصوم بچہ کتنے دن سے اسکا یہ حال دیکھ رہا تھا اور اسے اب آہستہ آہستہ سمجھ رہا تھا اسکے ساتھ کیا ہوا ہے وہ دس سال کا بچہ تھا اتنا بھی نہ سمجھ نہیں کے سامنے اس عورت کے دکھ کونہ سمجھ پائے۔۔۔

"کیا میں اپکی مدد کر سکتا ہوں آنی"۔۔۔ وہ انتہائی سنجیدگی سے بولا۔۔۔
 "تم کیا کر سکتے ہو تم خود ابھی بچے ہو اور میری جان ہو میں تمہیں خود سے دور نہیں کر سکتی"۔۔۔ وہ عورت اسکے معصوم سوال پر پیار سے اسکو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

"اسے ہوش آگیا ہے ڈی اے"۔۔۔ حنان کی آواز پر وہ اپنے خیالوں سے واپس آیا وہ غصے سے سرخ ہوتا اپنی لال آنکھ سے حنان پر ایک نظر ڈالے اسڈی روم سے نکلا۔۔۔

#Just Believe In Success

"ہم کہاں ہیں بابا"۔۔۔ انکل نے ہوش میں آتے ہی ایک انجان جگہ پر خود کو پایا وہ جہاز سائز بیڈ پر بیٹھی پورے روم کا جائزہ لے رہی تھی جو بہت بڑا اور ہر چیز اچھے سے سیٹ تھی پر اس روم میں ہر چیز بلیک تھی فرنیچر سے لے کر پردے دروازے تک روم میں ہر چیز بہت قیمتی تھی۔۔۔

انعل گھبراتی ہوئی بیڈ سے اٹھتی ہوئی دروازے تک آئی اسکا نخاسا دل بہت تیز رفتار سے چل رہا تھا وہ ہمت کرتی دروازہ کھولنے لگی پر دروازے کو لاک دیکھ کر بہت زیادہ گھبرا گئی پتا نہیں وہ کس جگہ تھی کیسے آئی کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اسے۔۔

"دروازہ کھولیں کوئی ہے پیز کھولیں ہم ہے بابا کے پاس جانا ہے پیز دروازہ کھولیں"۔۔ انعل روتے ہوئے دروازہ بجانے لگی اسے اپنے بابا کی یاد آرہی تھی وہ کبھی ان سے الگ نہیں رہی اور خود کو نئی جگہ پا کر بہت ڈر گئی تھی بھاری قدموں کی آواز قریب آتی سنائی دی وہ ڈر سے جلدی سے پیچھو ہوئی۔۔

"کک۔۔ کون ہے۔۔ ہیں۔۔ ب۔۔ بابا۔۔ کے پاس جانا ہے۔۔" انعل نے روتے ہوئی کہا کوئی دروازہ کھول کر اندر آیا اسے دیکھ کے تو انعل اپنی جگہ ساکت رہ گئی وہی گرے آنکھیں ہمیشہ کی طرح چہرے پر ماسک جو لندن میں اور کل رات پارٹی میں بھی اسنے دیکھی تھی آک لگوانے کا بھی اسی نے کہا تھا کسی کو انعل کو ساری باتیں یاد آرہی تھی۔۔ وہ مضبوط بھاری قدم چلتا ہوا اسکے سامنے آیا اسکے قریب آنے سے انعل پیچھو ہوتی ہوئی دیوار سے لگی وہ تھوڑے فاصلے پر رک گیا۔۔

"آ۔۔ آپ۔۔ کک۔۔ کون۔۔ ہے ہم کہاں ہے۔۔ انعل نے ڈرتے ہوئے کہا وہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اسنے اس گرے لال آنکھوں میں دیکھا جیسے اسکی دہشت نے کانپنے پر مجبور کر دیا۔۔

"شش لٹل گرل روتے نہیں ابھی تو کچھ کیا ہی نہیں تمہارے ساتھ"۔۔ وہ اپنی بھاری گمبھیر آواز میں کہا

"نن۔۔ نہیں۔۔ ہم۔۔ ہم۔۔ ہے۔۔ ب۔۔ بابا۔۔ کک۔۔ کے۔۔ پ۔۔ پاس۔۔ ج۔۔ جانا ہے

"۔۔ انعل نے روتے گھبراتے ہوئے کہا اسکو سامنے کھڑے شخص سے بہت خوف محسوس ہو رہا تھا اسکا نخاسا دل بہت تیز دھڑک رہا تھا۔۔

"جانتی ہو جب بھی تمہے دیکھتا ہوں میری نفرت بڑھ جاتی ہے اور دل کرتا ہے تمہارا قتل کر دوں پر سوچتا ہوں اتنی آسانی سے موت کیسے دے دوں"۔۔ وہ نفرت سے بولتا اسکے قریب جھکا دو طرف اپنے ہاتھ رکھ دیے انکل سانس روکے اسکی قید میں کھڑی تھی خوف سے اسکا دل کانپ رہا تھا۔۔

بب۔۔ بابا۔۔ کے۔۔ پپ۔۔ پاس۔۔ جج۔۔ جانا ہے۔۔ پپ۔۔ پلیر جانے دیں"۔۔ انکل نے اس بار ہچکیوں سے روتے ہوئے کہا۔۔

"انکل حیات اتنی کمزور بہت افوس ہوا۔۔ ڈی اے نے جھک کر اسکے کان میں کہا وہ آرام سے اسکے خوف سے دھڑکتے دل کی آواز سن سکتا تھا۔۔

ہم نے کیا بگاڑا ہے آپکا ہیں کیوں نہیں جانے دے رہے۔۔ انکل نے ہمت کرتے ہوئے کہا۔۔
تمہارے باپ نے بہت کچھ چھینا ہے میرا اب میں اس سے اسکی زندگی چھینوں گا۔۔ ڈی اے غصے سے دھاڑا۔۔

ہمارے بابا نے کچھ نہیں کیا آ۔۔ آپ برے ہیں۔۔ انکل اپنے باپ کے بارے میں سن نہیں پائی اسکے منہ سے غصے میں وہ بھی چلائی۔۔

"چٹاخ"۔۔ آہہ۔۔ ایک زوردار تھپڑ سے وہ کراہتی نیچے گری۔۔

"دوبارہ مجھ پر چلایا تو بہت برا ہو گا یاد رکھنا"۔۔ اسکا غصے میں چلنا ڈی اے کو مزید غصہ دلا گیا اسنے اسے بازو سے پکڑ کر سامنے کھڑا کیا۔۔ اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا آج تک اسے کسی نے ڈانٹا تک نہیں تھا تھپڑ تو اسے یاد نہیں کبھی زندگی میں پڑا ہوا اسکا بھاری ہاتھ اس نازک حسینہ کا دماغ سن کر گیا وہ لہراتی اسکے بازو میں جھول گئی۔۔ ڈی اے سرخ آنکھیں سے اسکی بند آنکھوں کو دیکھتا اسے اٹھا کر بیڈ پر ڈالا۔۔

⇒

"شان سربنی سر نہیں آئے آج"۔۔ دافیہ کب سے بیراج کے انتظار میں تھی۔۔

"ہاں وہ آج نہیں آئے گا اسکے گھر میں کچھ پر ابلز چل رہی ہے تم مجھے بتاؤ کچھ کام تھا"۔۔۔ شان نے بیراج کا بتایا۔۔۔

"ہاں اس فائل پر بی بی سر کے سگنچر چاہیے تھے پر وہ تو آج آئے نہیں"۔۔۔ دافیہ بیراج کی گھر میں پر و بلم کا سن کر پریشان ہوئی خود سے سوچنے لگی جاؤں یا نہیں انکے گھر اور اگر گئی تو کیا سوچیں گے وہ۔۔۔

"یہ فائل مجھے دو میں ویسے بھی بیراج سے ملنے جا رہی ہوں تمہارا کام بھی کر دوں گی"۔۔۔ دافیہ اپنی سوچوں میں تھی کہ ر مشانے اس سے فائل لی تو وہ ہوش میں آئی۔۔۔

"نن۔۔۔ نہیں میں خود چلی جاؤں گی ویسے بھی سر سے اور کام پوچھنے ہیں"۔۔۔ دافیہ غصے میں اپنی فائل لیتے ہوئے کہا اسکو ر مشا بیراج کے پاس جانا اچھا نہیں لگا وہ ایک نظر اسے دیکھتی آگے بڑھ گی۔۔۔

میم آپکو نہیں لگتا یہ کچھ زیادہ ہی بی بی سر کے پیچھو ہے مجھے تو کچھ اور ہی لگتا ہے۔۔۔ شٹ اپ۔۔۔ ر مشا کی سیکرٹری کے بولنے پر ر مشانے غصے میں اسے چپ کر دیا وہ خود کافی دنوں سے دیکھ رہی تھی بیراج کافی خوش نظر آتا تھا دافیہ کے کام سے اسے ہر جگہ اپنے ساتھ لے جانا اسے بالکل برداشت نہیں ہو رہا تھا اب وہ بیراج کو پسند کرتی تھی بیراج بھی جانتا تھا پر اسے اپنے لئے ایسی لڑکی نہیں چاہئے تھی اسنے ر مشا کو بس دوستی کی حد تک ہی رکھا۔۔۔

"دافیہ شہباز بہت جلد تمہے تمہاری اوقات پتا چلے گی"۔۔۔ ر مشا نفرت سے کچھ سوچتی ہوئی مسکرائی۔۔۔

⇒

"سر آپ پریشان نہ ہو میں نے اپنے دوست سے بات کی ہے وہ تھوڑا جانتا ہے ڈی اے کون ہے"۔۔۔

داریان خان حیات صاحب کی طبیعت پوچھنے ہسپتال آئے تھے حیات صاحب کی زیادہ طبیعت خراب ہونے سے ہسپتال میں ایڈمٹ کر دیا تھا۔۔۔

"آپ کو کسی پر شک ہے مطلب کوئی ایسا دشمن"۔۔۔ داریان خان اپنی پوری خوبصورت وجاہت سے انکے سامنے کھڑا بھاری آواز میں بولا۔۔۔

"نہیں بیٹا ہم تو ابھی لندن سے آئے ہیں ہم تو آتے رہتے ہیں میری بچی تو پہلی بار آئی پتا نہیں ایسا کون سا دشمن آگیا ہے جو میری معصوم بیٹی سے بدلہ لے رہے ہیں"۔۔۔ حیات صاحب نے نمی صاف کرتے ہوئے کہا پورا ایک دن ہونے کو تھا انکی بیٹی کا کسی کو بھی کچھ پتا نہیں چل رہا تھا ان سے کچھ کھایا پیا بھی نہیں گیا اور کیسے کھاتے بیٹی پتا نہیں کس حال میں ہوگی اسنے کچھ کھایا بھی ہو گا یا نہیں سوچ سوچ کر انکی آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں وہاں بی جان کا بھی یہی حال تھا۔۔

"دوست کی کال ہے آپ دعا کریں نعل مل جائے گی إنشاء اللہ میں چلتا ہوں پھر آؤنگا"۔۔۔ دریاں اللہ حافظ کہتا ہوا ہا سے چلا گیا۔۔

⇒

"سر آپکے آفس سے کوئی لیڈی آئی ہے"۔۔ ملازم روم میں آکر بیراج سے کہا وہ ابھی ہسپتال سے آیا تھا فریش ہونے پھر واپس جانا تھا۔۔

"آفس سے اس وقت" صبح کے دس بج رہے تھے بیراج حیران ہوا پھر رمشا کا سوچتے سمجھا شاید وہی ہوگی اسنے کہا تھا وہ آرہی ہے وہ تیار ہو کر نیچے آیا سامنے لاؤنج میں دافیا کو دیکھتا وہ حیرت پریشانی میں آگے بڑھا۔۔ "تم یہاں کیا کر رہی ہوں" بیراج سنجیدگی سے پوچھتا صوفہ پر بیٹھا۔۔ رعب دار آواز پر دافیا نے جھٹکے سے سر اٹھایا سامنے وہ تیار سا ڈارک میروں پینٹ کوٹ میں وہ فریش سا کھڑا تھا دافیا نے اپنی دھڑکنوں کو سنبھالتی ہوئے بات شروع کی۔۔

وو۔۔ وہ۔۔ بی سر آ۔ آپ آفس نہیں آئے مطلب آ۔ آج اپکی میٹنگ تھی اور میں نے سب تیاری کر لی ہے اور اس فائل پر آپکے سائن چاہیے تھی۔۔ دافیا نے ایک سانس میں بات کہہ دی۔۔

"اسکے لئے گھر آنے کی کیا ضرورت تھی کال کر کے نہیں پوچھ سکتی تھی اور شان سے کہہ دیا ہے میں نے وہ دیکھ لے گا میں آرہی ہوں اور تم آفس کا کام لیکے میرے سر پر پہنچ گئی"۔۔ پتا نہیں کس کا غصہ اسنے دافیا پر نکال دیا وہ کل سے نعل کے لئے بہت پریشان تھے اور اپنے چاچا کی حالت پر وہ کل کا تھکے ہوا

پریشان تھا اور پولیس والوں پر الگ ہی غصہ تھا جو نعل کو نہیں ڈھونڈ پارہے تھے اور ان سب میں دافیا کا آنا اسے اور غصہ دلا گیا۔۔۔

"سس۔۔ سوری سر"۔۔ دافیہ نے سر جھکا کر اپنے آپ کو رونے سے روکا وہ ہمیشہ اس کا دل توڑتا تھا وہ سنجیدہ کھڑوس انسان نے پتا نہیں کیسے اسکے دل میں جگہ بنالی تھی وہ ہینگ فائل اٹھاتی ہوئی باہر نکلی۔۔

"واٹ دا ہیل"۔۔ بیراج کو اس کا سوری کر کے اس طرح جانا غصہ دلا گیا وہ بھی پیچھو گیا پر وہ جاچکی تھی پھر وہ سوچتا آفس میں دیکھ لو نگا۔۔

⇒

"کیا ہو اور کیوں رہی ہوں یار"۔۔ حنان پریشان ہوا اسکے اچانک رونے سے۔۔

"ہیں بابا اور بی جان کھلاتے ہیں خود نہیں آتا کھانا"۔۔ نعل کو اس وقت اپنے بابا بی جان شدت سے یاد آئے اسے بی جان کی بات یاد آئی وہ ہمیشہ کہتی تھی خود کھانا سیکھ لو کاش وہ سیکھ لیتی اس وقت تو آج یوں بے بس نہیں ہونا پڑتا اسے اپنی بے بسی پر بہت رونا آیا۔۔

"دیکھو معصوم لڑکی تم اتنی بڑی ہو گئی ہو تو کھانا اپنے ہاتھ سے کھانا چاہیے نہ اور جلدی کرو ورنہ ڈی اے کو غصہ آگیا نہ پھر تمہاری خیر نہیں جانتی ہونہ"۔۔ حنان نے اسے ڈی اے کا نام لیکے ڈرایا اسکے چہرے پر ڈر کا سایہ لہرایا ڈی اے کا نام سن کر اس کا تھپڑ بھی یاد آیا ابی تک اسکے گلہ بی گال لال تھا اسکے انگلیوں کے نشان تھے۔۔ حنان نے افسوس سے دیکھا اس معصوم کو اسے وہ معصوم پیاری لڑکی پر بہت ترس آیا پر ڈی اے کے راستے میں کون آئے۔۔ اسے ہوش آیا تو وہ اس بار خاموشی سے پڑی چھت کو گھور رہی تھی جب حنان کھانا لایا نعل اسکے ہاتھ میں کھانا دیکھا تو اسے اپنی بھوک کا شدید احساس ہوا پر افسوس اسے کھانا ٹھیک سے نہیں آتا تھا۔۔

"آ۔ آپ ہیں بب۔۔ بابا کے پاس چھوڑ آئے پلینز ہیں یہاں نہیں رہنا بابا کے پاس جانا ہے اللہ کے لئے چھوڑ دیں"۔۔ نعل نے شدت سے رونا شروع کر دیا تھا۔۔

"دیکھو اگر تم کھانا نہیں کھاؤ گی تو ڈی اے تمہے واپس نہیں چھوڑ آئے گا پلینز آؤ کھاؤ تم ہے بھوک نہیں لگی کیا"۔۔ حنان نے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

"بب۔۔ بہت لگی ہے پر بابا نے بھی نہیں کھایا ہو گا نہ وہ بھی نہیں یاد کرتے ہوئے رو رہے ہونگے وہ جب تک ہیں نہیں دیکھتے کھانا بھی نہیں کھاتے"۔۔ النعل نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا پر اسکے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔۔

او کے تم کھانا کھاؤ پھر میں کچھ کرتا ہوں تم ہے یہاں سے نکالنے کے لیے پر پہلے کھانا کھا لو پھر سوچتے ہیں۔۔۔ پپ۔۔ پرویس بابا کے پاس لیکے جائیں گے۔۔ خان نے اثبات میں سر ہلایا النعل بیڈ سے اٹھتے صوفے پر بیٹھ گئی اور سوچنے لگی کیسے شروع کریں کھانا اسکے سامنے بریانی ایک پانی کا گلاس رکھا تھا النعل چمچ اٹھاتی بریانی میں ڈال کر جیسے اوپر کیا پر وہ چاول اسکے گود میں گر گئے اسے چمچ سہی سے پکڑا نہیں جا رہا تھا اسنے پھر سے کیا پروہی حال النعل نے غصہ میں چمچ چھوڑ کر دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اسکو اپنے لاڈلے ہونے پر غصہ آ رہا تھا خان نے افوس کرتے ہوئے چمچ اٹھایا اور چاول ڈال کر اسکے قریب کیا۔۔

اچھا رو نانبند کروں میں کھلاتا ہوں پر اگلی بار خود سیکھ لینا اوکے۔۔ خان کے نرم رویہ سے وہ چپ ہوئی اور ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اسکی بات مان لی خان نے اسکے کیوٹ سے چہرے کو دیکھا چھوٹی سی ناک رونے سے سرخ ہو گئی تھی آنکھیں بھی سرخ بال بکھرے ہوئے تھے وہ اس حال میں بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی خان نے مسکراتے ہوئے سوچا۔۔۔

"کیوں آئے ہو"۔۔ ڈی اے سامنے بیٹھے شخص سے بولا جو مزے سے بیٹھا دھردھر دیکھ رہا تھا جیسے کچھ ڈھونڈ رہا ہو۔۔

"کیا تم جانتے نہیں میں کیوں آیا چلو بتا دیتا ہوں وہ کیا ہے نہ میں چاہتا ہوں داریان کی کال سے پہلے میں اسکا کام کر دوں آخر دوست کام نہیں آئے گا تو کون آئے گا"۔۔ اس شخص نے زوردار قہقہہ لگایا۔۔

"تم چاہتے ہو میں تمہارا خون کروں"۔۔ ڈی اے نے سرخ گرے آنکھوں سے گھورا۔۔

"یار تم سوتے نہیں ہو کیا ہر وقت آنکھیں لال رہتی ہے اس معصوم سے دور رہنا ورنہ بیچاری ڈر جائے گی"۔۔ اس شخص نے آگے جھک کر رازداری میں کہا۔۔۔

"میرا آج موڈ ہے کسی کام ڈر کرنے کا"۔۔ ڈی اے نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا جو بلیک سوٹ میں تھا خوبصورت سا پر ڈی اے کے آگے اسکی خوبصورتی تھوڑی کم تھی جو اسے ہمیشہ غصہ دلاتی تھی۔۔

"چلوں سیریں بات کرتے ہے داریاں چاہتا ہے ڈی اے اسے چھوڑ دے۔۔"

"داریاں کون ہوتا ہے ڈی اے پر حکم چلانے والا لے جاؤ اسے ویسے ہی میرا دماغ خراب کر رکھا ہے اسنے"

"۔۔ ڈی اے نے بیزارى میں کہا۔۔

"احسان کرنے کی وجہ"۔۔ وہ شخص اسکے اتنے جلدی ماننے پر حیران ہوا۔۔

"اسکے باپ کو اتنی جلدی نہیں مرنا بھی تو بہت حساب باقی ہے اتنی سزا کافی ہے باقی بعد میں اور الگ انداز میں"۔۔ وہ کہتا ہوا نعل کے روم کی طرف بڑھ گیا۔۔

"تم یہاں کیوں آئے تھے"۔۔ خان اندر آتا سامنے کھڑے شخص کو حیرت سے دیکھا۔۔

"تمہاری لاش لینے آیا تھا پر ڈی اے نے کہا بھی ٹائم ہے سو جلدی آؤنگا تیری برات لینے"۔۔ اس شخص نے خان کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

"اپن تیرے ہاتھ اتنی جلدی نہیں لگنے والا ہم مافیا ہیں ہیں پکڑنا بہت مشکل ہے تیرے جیسے کے لئے ہاہا"۔۔

خان نے اسکے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے قہقہہ لگایا۔۔

"داریاں نے حکم دیا ہے ڈی اے سے نعل حیات کو آزاد کیا جائے اور میں لیٹ ہو رہا ہوں تم اسے لیکے جاؤ اپنے اسکے باپ کے پاس"۔۔ وہ سنجیدگی سے بولتا آگے بڑھ گیا۔۔

"سیریلی ڈی اے اسے چھوڑ رہا ہے اور سن ڈی اے کے رائیٹ ہیڈ خان سلطان کو پکڑنا بہت مشکل ہے اپنا وقت برباد مت کر میرے پیچھو جا کے اپنا کام کر"۔۔ اسے آگے بڑھتے ہوئے دیکھ کر خان نے چلا کر کہا۔۔

⇒

"اففف یا اللہ بہت بوکھ لگی ہے اس اچھے لڑکے نے بس ایک بار کھانا کھلایا یہ نہیں دوبارہ پوچھ لو بوکھ لگی ہے یا نہیں گھر پر تو ہمیں بھوک نہیں لگتی یہاں بہت لگ رہی ہے بابا کے پاس بھی نہیں جانے دے رہے لگتا ہے بابا نے پیسے نہیں دیے ہیں ورنہ چھوڑ دیتے۔"

انعل بیڈ پر بیٹھی ہوئی خود سے بڑبڑا رہی تھی آج دوسرا دن تحارات خان اسے کھانا کھلا کر گیا تھا صبح ناشتہ بھی کروایا ملازمانے جسے خان نے رکھا اسکے لئے وہ خود اسے نہیں کھلا سکتا تھا خان کو لگتا تھا شاید ڈی اے کو بیات نہیں پتا ہوگی وہ خود سے کھانا نہیں کھاتی وہ پھر سے گھٹنوں میں سر دیے پھر سے رونے لگی جب دروازہ کھولنے کی آواز پر اسے سراٹھایا تو سامنے وہی ماسک میں دہشت کے ساتھ کھڑا تھا اسکی سرخ آنکھیں اسے ہمیشہ ڈراتی تھی وہ اسے قریب آتے دیکھ کر بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ہم۔۔ ہمارے۔۔ پ۔۔ پاس۔۔ م۔۔ مت۔۔ آ۔۔ آئے۔۔" انعل کو اسکا تھپڑ یاد آیا جس کے نشان ابھی تک تھے وہ بکھری ہوئی حالت میں تھی سفید گاؤں میں بکھرے بال رونے سے آنکھیں ناک لال تھی گلابی ہوٹھ کانپ رہے تھے وہ پیچھو ہوتی دیوار سے لگی ڈی اے چلتا ہوا اسکے قریب آکر رکا۔

"اپنے باپ کے پاس جانا چاہتی ہوں۔۔" اس نے جھک کر رعب دار آواز میں اس کے کان میں کہا انعل اسکی باہری خوبصورت آواز سے گھبراتی ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔

"فریش ہو کر نیچے آؤ۔۔" ڈی اے اسکی خوشبو میں ایک گہرا سانس لیتا پیچھو ہوا۔

"ک۔۔ کیا۔۔ ہم۔۔ ہمارا۔۔ نن۔۔ نکاح۔۔ ہو رہا ہے۔۔" انعل نے ڈرتے ہوئے اپنی بری بری آنکھوں سے اسکی گرے آنکھوں میں دیکھا۔۔۔ ڈی اے حیرت سے اس بیوقوف لڑکی کو دیکھا اسے اس حالات میں بھی لگا وہ نکاح کرے گا۔

"تم راضی ہو تو کر لیتے ہیں۔۔" ڈی اے نے طنزیہ کہا۔

"نن۔۔ نہیں بابا سے تو پوچھا نہیں پھر کیسے کر لے اور ہم تیار بھی تو نہیں ہے نہ حالت دیکھے ہماری ایسے نکاح نہیں ہوتا اچھے سے تیار ہوتے ہے نہ اور بابا بھی ساتھ ہوتے ہے سب کے پھر ہم تو بابا سے دور ہے نہ۔۔" اعل اسکی ہاں پر اپنی عقل مندی ظاہر کی ڈی اے سی کہتا ہے وہ واقع ایک بیوقوف لڑکی ہے۔۔

"سب تیاری ہو جائے گی نکاح کے بعد تمہارے بابا سے ملنے چلے گیں۔۔" ڈی اے کو اسکی بیوقوفی غصہ دلارہی تھی۔۔

"نن۔۔ نہیں پھر معاف نہیں کرتے ہم نے دیکھا ہے فلموں میں اور اور ہم ہم کک۔۔ کسی کو پسند کرتے ہے۔۔" اعل اسکے نرم رویہ پر ہمت سے بولی۔۔

"کون ہے وہ۔۔" ڈی اے کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہوئی۔۔

"وو۔۔ وہ۔۔ ب۔۔ بہت اچھے ہے ہم پارٹی میں ملے داریان حیدر خان ہے۔۔" اعل نے ڈرتے ہوئے اپنی پسند کا اظہار کیا اسے لگا اسنے نکاح کر لیا تو وہ داریان سے کیسے مل پائے گی۔۔

"مجھے وہ انسان پسند نہیں اور تم اب میرے ساتھ راضی ہو تو بہت جلدی آؤنگا پھر سے لینے تمہے ابھی جا کے اپنے باپ کو زندہ کرو۔۔" ڈی اے غصے سے اسکا بازو پکڑ کر بولتا اسے بیڈ پر دکھا دیتا روم سے نکل گیا۔۔

"ب۔۔ بابا۔۔ بابا کو کیا ہوا ہے اسنے ایسا کیوں کہا تمہارے بابا کو کچھ نہیں ہو گا کچھ نہیں۔۔" اعل اپنے باپ کا سنتے تڑپ گئی روتے ہوئے جلدی سے روم سے نکلی سامنے حنان سے ٹکر ہوئی اور روتے ہوئے اسے منت کرنے لگی حنان اسے چپ کرواتے ہوئے کہا اور اسے لیکے گاڑی میں بیٹھایا سامنے آتے صفر کی نظر اس حسینہ پر گئی جیسے دیکھ کر وہ کمینگی سے مسکرایا لیکن اس بات سے انجان ڈی اے نے اسکی آنکھوں کی شیطانیات دیکھ لی ہے۔۔

⇒

"ڈی اے کے گھر میں ایک قاتل حسینہ کیا چکر ہے۔۔" صفر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اپنے کام سے کام رکھو ورنہ بہت برا وقت آئے گا تیرا۔۔ ڈی اے نے غصے میں کہا۔۔

کام بتاؤ اپنا۔۔

اے اس پی بہت تنگ کر رہا ہے اسے راستے سے ہٹاؤ بس کا آرڈر ہے۔۔ ظفر غصے میں بولتا چلا گیا۔۔
پہلے تجھے راستے سے ہٹانا پڑے گا۔۔

⇒

"نام کیا ہے تمہارا" زافا سامنے بیٹھے لڑکے سے کہا۔۔

"عمران خان"۔۔ لڑکا شرمناک بولا۔۔

"اور میرا نواب شریف"۔۔ زافا جمل کر کہا۔۔

"جی یہ کیسا نام ہیں مطلب لڑکوں کا نام ہے"۔۔ لڑکا نہ سمجھی سے کہا۔۔

"کیوں بے میرا نام ہے جیسا بھی ہو اور وہ کیا ہے نہ میری امی کو نواب بہت پسند تھا تو بیٹا ہوا نہیں اس لئے مجھ پر رکھ دیا"۔۔ زافا طنز یہ کیا۔۔

"پر اپکا نام تو زافا طاہر ہے نہ"۔۔ لڑکے نے پریشانی سے کہا۔۔

"وہ بھی ہے بابا نے رکھا تھا انکو بیٹی چاہیے تھی اس لئے پورا نام زافا طاہر عرف نواب شریف"۔۔

"اچھا جی آپ کیا کرتی ہیں اور"۔۔ لڑکے نے نام والے سوال سے جان چھڑوائی۔۔

"اپن دو کام کرتی ہے پورے دل سے میری جاب ہے یہ ایک چور ہوں دو سرا چوری کرتی ہوں تب سکون سے نیند آتی ہے اپن کو"۔۔ زافا فخر سے بولی۔۔

"کک۔۔ کیا۔۔ مم۔۔ مطلب۔۔ ا۔۔ آپ۔۔ ا۔۔ ایسا کیوں کرتی ہیں۔۔ لڑکے نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔
آج تک کسی میں ہمت نہیں ہوئی اپن سے ایسے سوال کرنے کی۔۔ وہ کیا ہے نہ مجھے نیند ہی نہیں آتی جب
تک چوری نہ کر دو ایک دو بس پھر سکون سے سو کے اٹھتی ہوں۔۔ یہ بولتے ہوئے اسکی آنکھوں کے سامنے
اسکا چہرہ آیا پتا نہیں کیوں دل میں خیال آیا کاش وہ یہاں ہوتا۔۔

"ا۔۔ ایسا کیوں کرتی ہے آپ۔۔" وہ گھبرا ایتھا۔۔

"کہا نہ سکون سکون چاہیے۔۔" زافا نے چڑ کر کہا۔۔

"اچھا تو شادی کے بعد آپ چھوڑ دینا"۔۔۔ وہ بھی کوئی ڈھیٹ انسان تھا اتنے خوبصورت لڑکی کو جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

"کیا اتم ابھی بھی شادی کرو گے اپن سے"۔۔۔ وہ شک میں چلائی۔۔۔

"جی آپ نہ مجھے بہت اچھی لگتی ہیں مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے"۔۔۔ لڑکا شرماتا ہوا بولا۔۔۔ اسے اب غصہ آنے لگا تھا اس ڈھیٹ لڑکے پر۔۔۔ ابھی وہ کچھ کہتی پیچھو سے ایک رعب دار آواز آئی زافا نے گردن موڑ کر دیکھا تو سامنے اپنی شاندار پرسنیلٹی سے وہ بھوری آنکھوں سے اسکی سرمئی آنکھوں میں دیکھ کر مسکرایا اور چلتا ہوا اسکے سامنے آیا زافا خان کو دیکھتی ہی رہی اسکی دھڑکنے تیز رفتار پکڑی زافا ڈرتی نہیں تھی پر خان کو دیکھتے ہی اسے ایک خوف آتا تھا وہ لمبا چوڑا اس دیکھتے ہی زافا کا دل دھک دھک کرنے لگتا تھا۔۔۔ زافا اس وقت اپنے گلی کے سستے چائے والے کے دکان پر بیٹھی تھی اسکے ساتھ وہ لڑکا جو اسکی ماں نے اسکا رشتہ کروا رہی تھی اسکی ماں چاہتی تھی وہ اپنے گھر کی ہو جائے اور یہ چوری وغیرہ چھوڑ دے اور وہ کسی کے گھر کام کے لئے وہی رہے اپنی جوان بیٹی کو لیکے ایسے محلے میں رہنا بہت خطرناک تھا یہ بھی زافا کی ہمت تھی وہ ایسے لو فر لڑکوں کو منہ توڑ جواب دیتی تھی۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔" خان ایک چیئر کھسکا کر زافا کے قریب بیٹھا۔۔۔

"اپن کا رشتہ ہو رہا ہے۔۔۔" زافا نے بیزاری سے کہا۔۔۔

"یہاں چائے کی دکان پر امیزنگ۔۔۔" خان نے آئے برواٹھا کر داد دی۔۔۔

"اپن کے پاس دھود پتی تھا نہیں جو گھر میں بیٹھ کر چائے بنا کر تشریف لاتی اس لئے کام سے جان چھوڑا کر یہاں آگئے"۔۔۔ زافا نے تفصیل دی

"سن تو کیا کہہ رہا تھا تجھے اتنی جلدی محبت ہو گی وہ بھی میری محبت سے"۔۔۔ خان اس لڑکے کو گھورتا ہوا بولا۔۔۔

"یہ یہ کیا بکواس ہے اپن کو کب ہوئی محبت تیرے سے"۔۔۔ زافا نے شک میں کہا۔۔۔

"مجھے ہو گئی ہے ہم دونوں کے لئے بہت ہے چلو نکاح کرتے ہیں"۔۔۔ حنان نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ لڑکا صرف گھور تارہ گیا زافا کی تو دھڑکن تیز ہو گئی۔۔۔

"یہ یہ کیا ہے چھوڑ اپن کو ورنہ اپن تیرا منہ تو ڈے گی"۔۔۔ زافا نے ہاتھ چھڑواتے غصے میں کہا۔۔۔

"یہ یہ تـ۔۔۔ تم چھوڑو اسکا ہاتھ یہ میری ہے اب"۔۔۔ لڑکا غصے میں اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"میری چیز پر کوئی نظر رکھے مجھے پسند نہیں چل بتا کیسے مرنا ہے تیرے کو"۔۔۔ حنان نے جیب سے گن نکال کے اسکے آگے لہرا آئی لڑکے کی تو سانس ہی رک گئی۔۔۔

"سس۔۔۔ سوری۔۔۔ بب۔۔۔ باجی"۔۔۔ لڑکا تیزی سے بھاگا وہاں سے۔۔۔

"ہاہاہاہاہ میری اپن کو سنبھالتا"۔۔۔ حنان قہقہہ لگایا اس لڑکے کی بات پر زافا تو صدمہ میں چلی گئی۔۔۔

"اس نے اپن کو باجی بولا اس کی تو"۔۔۔ زافا ہوش میں آتے ہاتھ چھڑوا کے آگے بڑھی تھی کے پھر سے حنان نے ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

"ہاتھ چھوڑو اپن کا"۔۔۔ زافا نے گھور اپر حنان نہ نفی میں سر ہٹا دیکھ کر اسکے چہرے پر خوبصورت مسکان آئی اور وہ آگے بڑھ کے اسکے قریب آئی حنان کی مسکراہٹ گہری ہوئی کے اچانک۔۔۔

"ااہہہ ظالم لڑکی۔۔۔" کرہ کر پیچھو ہوا اسکا ہاتھ بھی چھوڑ دیا زافا اسکے قریب آتے اپنا گھٹنہ اسکے پیٹ پر زور سے مارا حنان کی حالت دیکھنے جیسی تھی۔۔۔

"اوہ ایک لات برداشت نہیں کر پائے اپن کے ہونے والے ڈون"۔۔۔ زافا قہقہہ لگاتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

"ایک بار میری ہو جاؤ پھر بتاتا ہوں تم مے"۔۔۔ حنان نے دانت پیسے۔۔۔

⇒

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں مس دافیہ شہباز کس کی اجازت سے میرے ڈیزائن آپ نے چوری کی"۔۔۔ پورے آفس میں بیراج کی دھاڑ گونجی۔۔۔

"بیراج ہم آرام سے بیٹھ کر بات کرتے ہے شاید کوئی غلط فہمی ہوئی ہو"۔۔۔ شان نے حالت سمجھتے ہوئے کہا۔۔۔
 "بب۔۔۔ بی۔۔۔ س۔۔۔ سر۔۔۔ مم۔۔۔ میں۔۔۔ س۔۔۔ سچ کہہ رہی ہوں میں ایسا۔۔۔ کچھ نہیں کیا
 آپ میرا یقین کریں۔۔۔" دافیہ نے روتے ہوئے اپنی صفائی پیش کی۔۔۔

"مجھے یہ لڑکی شروع سے ٹھیک نہیں لگی تھی یہ ہمارے دشمنوں کے ساتھ ملی ہوئی تھی بتاؤ کتنے میں بیچی ہے بولو
 "۔۔۔ ریشا نے غصے میں اسکا بازو پکڑ کر پوچھا۔۔۔

"ریشا یہ کیا بکواس ہے وہ کہہ رہی ہے اسے نہیں کیا ہم بیٹھ کر آرام سے بات کرتے ہیں"۔۔۔ شان دافیہ کو چھڑوا
 کر پھر سے سمجھایا۔۔۔

"اچھا اس نے نہیں کیا تو پھر کس نے کیا بولو وہ ڈیزائن میں نے صرف اسے دی تھی اور کسی کے پاس نہیں
 تھی اور اس کمینہ نے مجھے کال کر کے کہا یہ ڈیزائن میرے کسی آفس سے اسکو دی گئی ہے اب بولوں کیا ثبوت
 ہے"۔۔۔ بیراج کا غصے دافیا پر حد سے زیادہ تھا۔۔۔

"بب۔۔۔ بی۔۔۔ س۔۔۔ سر۔۔۔ پ۔۔۔ پیز میری بات کا یقین کریں میں ایسا کیوں کروں گی میں تو جانتی بھی
 نہیں انکی کمپنی کو"۔۔۔ دافیہ نے آنسوؤں بھری آنکھوں سے دیکھا اس بے وفا انسان کو جس کی نرم مزاج اسکی
 شہد رنگ آنکھوں سے اسے عشق ہوا تھا اور آج وہ ہی سب کے سامنے اسکی تذلیل کر رہا تھا۔۔۔

"بس بہت ہو امیر بہت نقصان کیا ہے تم نے اب اور نہیں جاؤ یہاں سے نکل جاؤ ورنہ بہت برا ہوگا"۔۔۔
 بیراج غصے میں سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

"سنا نہیں تم نے جاؤ یہاں سے کیا میں پولیس کو کال کروں"۔۔۔ ریشا نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

"جاری ہوں پر اپنی بے گناہی ثابت کرنے آؤ گی"۔۔۔ دافیہ ایک نظر اس سنگمر کے آفس کے کیبن پر ڈالی
 اور اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اپنا سامان لیٹاں ایک افسوس نظر ڈالتا اپنے کیبن میں چلا گیا باقی سب بھی اپنے
 کام میں لگ گئے ریشا کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی۔۔۔

⇒

"یہ۔ یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔ بابا کو کیا ہوا ہے وہ ٹھیک ہے نہ۔۔۔ گاڑی ہسپتال کے سامنے رکتی دیکھ کر ایک خوف سے بولی دل تو جیسے دھڑکنا بھول گیا اپنے بابا کو سوچتے اسے کل سے ہکا بھکا بھی تھا نعل کا سرخ چہرہ اس بات کی گواہی تھا۔۔۔

"تم رومت وہ ٹھیک ہے بس انکابی پی لو ہو گیا تھا تمہاری پریشانی میں اب جاؤ جا کے بتاؤ انہیں تم ٹھیک ہو

"حنان نے سمجھاتے ہوئے کہا اسکو اس معصوم پیاری لڑکی پر بہت ترس آیا تھا اسکی حالت ایک دن میں ہی کیسی ہو گئی تھی۔۔۔

"ہم۔۔۔ ہمارے۔۔۔ بابا کو کچھ نہیں ہوا نہ وہ ہیں دیکھیں گے تو ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔" نعل آنسو صاف کرتے ہوئے گاڑی سے باہر نکلی اور ہاسپٹل کے اندر گئی۔۔۔

"باب۔۔۔ بیراج بھائی۔۔۔" نعل بیراج کو دیکھتے ہی اسکی طرف بھاگی اسکی آواز پر بیراج نے بھی دیکھا۔۔۔

"انی کیسی ہو میری جان آپ ٹھیک ہے نہ کہاں تھی آپ کس کے پاس تھی۔۔۔" بیراج نے اسکی حالت دیکھتے ہوئے بے چینی سے پوچھا۔۔۔

"ہماری جان کیسی ہے۔۔۔" حمدان صاحب نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"باب۔۔۔ بابا کیسے ہے کہاں ہے کیا ہوا ہے انہیں۔۔۔" نعل نے روتے ہوئے اپنے بابا کا پوچھا۔۔۔

"بس روتے نہیں چلو بابا سے ملو وہ آپکا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔" حمدان صاحب اسے لیکے روم میں گئے اور بیراج کو ابھی سوال کرنے سے منکر کر دیا۔۔۔

#Just Believe In Success

"باب۔۔۔ بابا بابا آ۔۔۔ آپ ٹھیک ہے نہ۔۔۔" نعل بھاگتے ہوئے انکے سینے سے لگ کر ہچکیوں سے رونے لگی دو دن بعد اپنے بابا سے مل رہی تھی ان سے دوری کا کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا کہتے ہیں لڑکیاں ماں سے زیادہ قریب ہوتی ہے پر حقیقت میں وہ باپ سے زیادہ قریب ہوتی ہے باپ اپنے ہر بچے سے بہت محبت کرتا ہے پر بیٹی سے تو وہ بھی عشق کرتے ہیں وہ انکا ماں انکی عزت انکی زندگی سب ہوتی ہیں۔۔۔

"م۔۔ میری جان انی آپ ٹھیک ہے نہ آپکو کچھ نہیں ہوا نہ میرا بچہ کہاں تھا کیا حالت کی ہوئی ہے آپ نے"۔۔ حیات صاحب النعل کو پیار کرتے ہوئے فکر مندی سے پوچھ رہے تھے دو دن بعد وہ لوگ مل رہے تھے حیات صاحب کو لگانے بے جان جسم میں کسی نے جان ڈال دی ہوں اور ایسا ہی تو تھا النعل انکی سانسیں تھی پھر سے مل رہی تھی۔۔

النعل کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی گھر چلتے ہی بی جان بھی انتظار کر رہی ہوگی میں ڈاکٹر سے بات کر کے آتا ہوں۔۔ بیراج نے النعل کا تھکا سرخ چہرہ دیکھ کر گھر جانے کا فیصلہ کیا وہ آرام کر پائے پھر آرام سے اس سے پوچھیں گے باقی سب کو بھی صحیح لگا۔۔

⇒

"میری دافی کو کیا ہوا ہے جاب پر نہیں جا رہی اداس کیوں ہے"۔۔ دادا نے اسکا اداس چہرہ دیکھا۔۔

"نہیں دادا جان اداس نہیں ہوں تھک گئی ہوں"۔۔ دافیہ نے مسکرا کر تھلی دی۔۔

"اچھا مان لیا جاب پر نہ جانے کی وجہ"۔۔ دادا جانتے تھے وہ اداس ہے پھر دوسرا سوال کیا۔۔

"چھٹیاں ملی ہے کچھ دن آرام کرنے کے لئے اب آپ پھر سے کوئی سوال نہیں پوچھنا جاب ہے اتنی جلدی کیوں یہ سب پلیز"۔۔ دافیہ نے انکے اگلے سوال سمجھتے ہوئے پہلے ہی کہہ دیا وہ نہیں بتانا چاہتی تھی دادا کو اس پر الزام لگنے کی وجہ سے نکال دیا ہے جو گناہ اسنے کیا بھی نہیں پھر بھی اس بے وفانے سزا دی گواہی کا ایک موقع تک نہیں دیا۔۔

"دادا ایک بات پوچھوں۔۔ ہاں میرے جان کیا پوچھنا ہے۔۔ دادا نے پیار سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرا دافیہ نے مسکراتے ہوئے انکا ساتھ چوما۔۔

"لوگ اتنے بے وفا ظالم کیوں ہے اپنی بول کر دوسروں کی کیوں نہیں سنتے انھیں کیوں لگتا ہے وہ ہر بار صحیح ہوتے ہیں اگلابند کیوں غلط لگتا ہے جب کہ وہ بھی تو صحیح ہو گاہ کیوں بے گناہ کو بھی سزا مل جاتی ہے لوگوں کو کیوں مزہ آتا ہے دوسروں کا دل توڑنے میں انکے دل میں کیوں خوف خدا نہیں ہوتا دادا۔۔" دافیہ نے بولتے ہوئے انکی گود میں سر رکھ دیا اسکی آنکھوں میں نمی تھی۔۔

"پتا ہے بیٹا ظالم بے وفا کوئی نہیں ہوتا یہ سب شیطان کا کام ہوتا ہے وہ لوگوں کے دلوں میں صرف نفرت ڈالتا ہے اپنا مقصد پورا کرنے کے لئے پر انسان کا نفس بہت کمزور ہے بہت جلد ہار جاتا ہے غصے جذبات میں وہ کیا بول جاتا ہے اسے سمجھ نہیں آتی لیکن جب وہ تنہا بیٹھ کر سوچتا ہے اسے کیا کیا تو اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوتا ہے پر افسوس وہ لوگ اپنی انامیں معافی مانگنا بھول جاتے ہیں۔"۔۔ دادا نے اسے سمجھایا۔۔

"شاید میرا نصیب ہی ایسا ہے کچھ اچھا نہیں ہوتا۔"۔۔ دافیہ کو بیراج کا خیال آیا اسکی آنکھیں مزید نم ہوئی پر وہ دادا کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔۔

"نہیں میرے بچے نصیب کو برا نہیں کہتے یہ تو اس پاک ذات نے خوبصورت سا لکھا ہے سب کا آزمائشیں خوشیاں یہ سب ایک امتحان ہے جیسے ہم انسان کو پاس کرنا چاہئے انسان بہت کمزور ہے وہ وقت حالات سے لڑ کر تھک جاتا ہے جلدی پر وہ رب اسکی جلدی ہار تھکاوٹ پر بھی اسے جیتوا دیتا ہے صبر بہت خوبصورت چیز ہے پر کرنا بہت مشکل لیکن جتنا صبر کریں گے اتنی ہی اچھے وقت کامیابی حاصل ہوگی میرا بچا۔"۔۔ دادا نے پیار سے اسکے سر پر بوسہ دیا۔۔

"دادا جان آپ بہت اچھے ہیں میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔"۔۔ دافیہ نے انھے دیکھتے ہوئے محبت سے کہا۔۔

"اللہ سوہنا میری بچی کا نصیب اچھا کریں آمین۔"۔۔ دادا نے دعا دی۔۔

⇒

"بی جان ہم نے آپکو بہت یاد کیا اور ان ہاتھوں کو بھی جو ہمیشہ پیار سے کھلاتے ہیں۔"۔۔ النعل بی جان کے ہاتھوں کو پیار سے چوما اسے ڈی اے کا گھریا دیا کیسے دودن اسے وہاں گزارے تھے یہ وہ ہی جانتی تھی۔۔

ہیں سچ سچ بتائیں آپکے ساتھ کیا ہوا ہے اور آپکے ساتھ کچھ۔۔۔ برا تو نہیں۔"۔۔ بی جان نے جھجھکتے ہوئے پوچھا انھیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیسے پوچھیں وہ جانتی تھی النعل بہت معصوم ہے اسے نہیں پتا دنیا کیسی ہے۔۔

بی جان وہ لوگ بہت برے ہیں میں کھانا بھی نہیں کھلاتے تھے انہوں نے میں روم میں قید رکھا پرتا ہے وہ روم بہت خوبصورت تھا ہر چیز بلیک تھی لیکن بی جان وہ ماسک میں بہت برا ہے بہت انہوں نے میں تھپڑ بھی مارا تھا۔۔۔ اعل بتاتے ہوئے رو پڑی۔۔۔

نہیں میرے بچے روتے نہیں اب ہم ہماری جان کا بہت خیال رکھیں گے کہی نہیں جانے دیں گے آپ رونا بند کریں دیکھیں بخار تیز ہو گیا ہے آپکا چلیں دوائی لے اور آرام کریں۔۔۔ بی جان نے پیار سے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے سمجھایا وہ ہاں میں سر ہلا کر آرام کے لئے لیٹ گئی۔۔۔

⇒

"یار سیریلی تم دافیہ پر شک کیسے کر سکتے ہو وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتی"۔۔۔ شان غصے میں ادھر سے ادھر ہوتا تھا

"تو کیا یہ سب میں نے کیا ہے وہ ڈیزائن صرف اسکے پاس ہی تھی میں نے ابھی تک کسی سے اسکا ذکر نہیں کیا تھا پھر کیسے وہ ڈیزائن زین انصاری نے لی بولو اس وقت میرا پہلے ہی بہت دماغ خراب ہے تم اور مت کرو"۔۔۔ بیراج غصہ میں دھاڑا زین اور وہ کالج میں ایک ساتھ پڑھے لکھے تھے پر بیراج کا سنجیدہ پن احترام سے لوگوں سے بات کرنا سب کو پسند تھا جب کے زین شروع سے بد تمیز لڑنا جھگڑنا اور لڑکیوں کو اپنے ساتھ گھانسنے سے پسند تھا جیسے بیراج کی اسکی کبھی نہیں بنی وہ لوگ ہمیشہ سے دشمن رہے اور آگے بزنس میں بھی ایک دوسرے کو مات دیتے تھے زین الیگل سے کام کرتا تھا اور بیراج ایمانداری سے۔۔۔

"تمہارا دماغ ہے ہی خراب ایک بار سکون سے بیٹھ کر سوچو وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتی اور ایک بات تمہارے اسی غصے کی وجہ سے میں نے ایک غلط کام کر دیا۔۔۔ شان بے بسی سے چلایا۔۔۔

کیسا کام کیا کیا تمہنے۔۔۔ بیراج نے چوک کر دیکھا اسے۔۔۔

کوئی بھی سیکورٹی تمہارے پاس ٹک نہیں پاتا تو اس لئے میں نے اس بار کے تمہارے پرسنل سیکورٹی کے لئے ایک کانٹریکٹ بنایا تھا جس میں لکھا تھا اگر وہ پانچ مہینے تمہارے ساتھ کام کر لیتا ہے تو اچھا ہے لیکن اس بیچ اگر وہ چھوڑ جاتا ہے یا اسے نکالا جاتا ہے تو اسے پانچ لاکھ دینے ہو گئے ورنہ ہم کیس بھی کروا سکتے ہیں پر اب اپنی

ہی سوچ پر افسوس ہوتا ہے وہ بیچاری دافیہ کہاں سے دیگی اور وہ اتنی امیر بھی نہیں یار۔۔۔ شان غصے میں بول کر وہاں سے چلا گیا اسے اپنی بیوقوفی پر غصہ آ رہا تھا اب۔۔۔

"گڈ شان تم نے تو میرا کام آسان کر دیا اسنے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا اب میں اسکے ساتھ کیا کرتا ہوں"۔۔۔
بیراج کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی اور اب وہ سوچنے لگا دافیہ کے ساتھ کیا کرے ایک پل کو تو اسے بھی یقین نہیں آیا یہ اسنے کیا ہے پر سچ جاننا اب ضروری تھا۔۔۔

⇒

"اللہ اماں چھوڑ کتنا مارے گی اب آہہ"۔۔۔ زافا نے خود کو چھڑواتے ہوئے کہا۔۔۔
"شرم نہیں آئی تجھے اسے بولتی ہے تو پورے کتنی مشکل سے کوئی رشتہ ملا تھا وہ بھی تیرے کالے کر تو توں کی وجہ سے چلا گیا اب کون کرے شادی ایک چورنی سے"۔۔۔ زافا کی ماں غصے میں تیزی سے بولے جا رہی تھی بہت مشکلوں سے اسکا رشتہ کروایا تھا اور زافا کے چور بتانے سے اور اس لڑکے کے ساتھ رہنے سے اس لڑکے نے رشتہ توڑ دیا تھا۔۔۔

"اور کون ہے وہ جو اس دن تیرے ساتھ تھا جس کی وجہ سے یہ سب ہوا اب بول جا کے اسے آکر کریں شادی تیرے سے اتنا ہی شوک ہے تیرے ساتھ گھومنے کا تو"۔۔۔ اسکی ماں نے پھر سے چیل اتار لی۔۔۔
اماں سانس تو لیلے کتنا بولتی ہے اور اپن اس ٹیپو سے شادی کریں گی اپن اور کون ماں ایسے رشتے لاتی ہے۔۔۔ زافا نے بھی غصہ کیا۔۔۔

اچھا تجھے بہت پتا ہے تو جا جا کے خود ڈھونڈ لے دفع ہو یہاں سے۔۔۔ ماں غصے میں بول کر اندر چلی گئی۔۔۔
اس کمینے مافیا کو اپن نہیں چھوڑے گی اب۔۔۔ زافا غصے میں خود سے بڑبڑائی۔۔۔

⇒

"کیا ا۔۔۔ مم۔۔۔ میں کہاں سے لاؤں اتنے پیسے"۔۔۔ وہ شک میں بولی۔۔۔
"یہ میرا مسئلہ نہیں ہے پانچ لاکھ دو اور یہاں سے جاؤ"۔۔۔ سکون سے کہا گیا۔۔۔

"میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں آپ چاہتے ہیں میں چوری کروں۔۔۔ دافیہ حیرت میں کہا۔۔۔
 "یہ تمہارا مسئلہ ہے میرا نہیں میرا جو نقصان ہوا ہے مجھے وہ ٹھیک کرنا ہے حالانکہ اس سے کچھ نہیں ہوگا۔۔۔
 بیراج نے اپنی بات ختم کی۔۔۔

"جی نہیں یہ آپکا مسئلہ ہے پیسے آپکو چاہیے جب کے میں نے کچھ کیا بھی نہیں پھر بھی اتنا بڑا نقصان اٹھاؤں
 مجھے ایسی جگہ جاب نہیں کرنی جہاں مجھے کچھ بولنے کا موقع بھی نہ دیا جائے۔۔۔ دافیہ نے غصے اور غم سے کہا۔۔۔
 "ٹھیک ہے میں آج رات کو کسی بینک میں جاتی ہوں لوٹنے اوکے۔۔۔ دافیہ چڑ کر بولی۔۔۔
 "چوری کرنے والے بتاتے نہیں ہے۔۔۔ بیراج نے جلانے والی مسکراہٹ سے کہا۔۔۔
 "وہ اصلی چور ہے اور میں آج بنی ہوں تو میرا طریقہ تھوڑا لگ ہو گا نہ۔۔۔ وہ چڑ کر بولی۔۔۔
 "اوکے تمہے آرام سے جانا چاہیے اگر جیل چلی گئی تو میرا بہت نقصان ہو گا اب سمجھ تو گئی ہو گی۔۔۔ بیراج نے
 اٹھ کر اس کے سامنے آتے کہا۔۔۔

"بنی سرپلیز میں نے وہ چوری نہیں کی ہے مجھے نہیں پتا وہ ڈیزائن کس نے کیسے میرے آفس سے چوری
 کر لی اور اور مم۔۔۔ میرے پاس پانچ لاکھ نہیں ہے اگر میں اتنی ہی امیر ہوتی تو چوری کرتی کیا۔۔۔ دافیہ نے اسکو
 سامنے دیکھ کر التجا کی۔۔۔

"تم اتنی لاپرواہ کیسے ہو سکتی ہو جانتی ہو میرا کھول کا نقصان ہوا ہے اور ایک بات تم نے یا جس نے بھی یہ کام
 کیا ہے وہ کسی کو بھی بھیج دیتا مجھے اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی اس زین انصاری کے نام سے ہوتی ہے جانتی ہو وہ
 میرا سب سے بڑا دشمن ہے وہ چاہتا ہے میں برباد ہو جاؤں وہ خود دنیا کا بیسٹ بزنس مین بن جائے۔۔۔ بیراج
 نے غصے میں دافیہ کا بازو پکڑ کر قریب کیا دافیہ کی تو سانس ہی رک گئی اسکو اتنا غصے میں دیکھ کر اور اپنے اتنے قریب
 اسکا دل بہت تیزی سے دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔

"مم۔۔۔ میں۔۔۔ س۔۔۔ سچ۔۔۔ کہ رہی ہوں۔۔۔ بی بی۔۔۔ س۔۔۔ سر۔۔۔ مم۔۔۔ میں نے نہیں کیا
 ۔۔۔ آپ یقین کریں میرا۔۔۔ دافیہ کی آنکھیں نم ہو گی تھی اسکی پکڑ سے۔۔۔

جس دن مجھے پتا چلا تم نے کیا ہے نہ تو میں خود تمہے سزا دوں گا۔۔۔ بیراج غصے میں کہتا اسے چھوڑ کر روم سے نکل گیا

--

"میں نے نہیں کیا ہے آپکو کیوں یقین نہیں آتا۔۔۔ دافیہ اسکے جاتے ہی خود کے آنسوؤں کو روک نہیں پائی

--

⇒

"میں حنان سلطان ہوں ایک چھوٹا سا اچھا بزنس مین ہوں مجھے آپکی بیٹی بہت پسند ہے اس لئے میں رشتہ لیکے آیا ہوں میرا کوئی نہیں ہے اس دنیا میں اکیلا ہوں ایک دوست بھائی ہے اسکے ساتھ رہتا ہوں بس وہ تھوڑا غصے اور اپنی دنیا میں رہنے والا ہے اس لئے اسے ساتھ نہیں لایا اب آپ بتائیں آپکو رشتہ منظور ہے"۔۔۔ حنان نے ایک ہی بار میں اپنی بات ختم کی زافا کی ماں تو کھلے منہ سے سامنے بیٹھے لمبے چوڑے خوبصورت انسان کو دیکھ رہی تھی انہیں اپنی بیٹی کی قیمت پر رشک آیا کیا ایسے بھی نصیب کھلتے ہیں۔۔۔

"بیٹا مجھے بھلا کیا اعتراض ہو گا پر کیا آپکو زافا کا پتا ہے مطلب وہ کیا کرتی ہے اور ہم بہت غریب انسان ہے میں اپنی بیٹی کو اتنا کچھ دے بھی نہیں پاؤں گی"۔۔۔ زافا کی ماں بہت خوش ہوئی تھی۔۔۔

"نہیں اماں جی مجھے صرف آپکی بیٹی چاہیے اور کچھ نہیں اس لئے میں خود آیا ہوں آپ سے بات چیت کر پاؤں مجھے بس سہیل نکاح کرنا ہے اور کچھ نہیں"۔۔۔ حنان سنجیدگی سے بولا وہ چاہتا تھا زافا کے آنے سے پہلے وہ اسکی ماں کو راضی کر لے بعد میں اسے دیکھ لے گا اس لئے وہ اسکے گھر سے نکلتے پھر آیا اور وہ جانتا تھا اسکی ماں ضرور راضی ہوگی اسے رجبیکٹ کیا نہیں جاسکتا اور سچ بھی تھا وہ واقعی لڑکیوں کا کرش تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے بیٹا وہ تمہاری امانت ہے جب چاہو اسے لے جاؤ مجھ غریب عورت کی اور کیا خوش قسمتی ہوگی جس کے در پر چل کر ایسا رشتہ آیا ہوں یہ تو اللہ سوئے کا کرم ہے بیٹا"۔۔۔ زافا کی ماں نے دل سے دعا دی۔۔۔

"طوفان آنے سے پہلے میں چلتا ہوں اور جمعہ کو ایک طوفان کے ساتھ آؤ گا آپکے گھر تیار رہنا آپ سب"۔۔۔ حنان نے مسکراتے ہوئے کہا زافا کی ماں اسکی بات پر ہنس کر ہاں میں سر ہلایا اسے صرف اپنی بیٹی کے نصیب

سے مطلب تھا وہ جانتی تھی وہ گھروں میں کام کرتی ہے اسکی بیٹی کے لئے بہت مشکل ہے کوئی اچھا رشتہ وہ بھی تو چوری کرتی ہے کون کرتا ہے آج کے زمانہ میں ایک چور سے شادی یہ تو اسکی خوش نصیبی تھی اسکی ماں اتنے میں خوش تھی اسکی بیٹی کو ایک اچھا شوہر مل رہا ہے جس کا اپنا کاروبار ہے پھر تو اسے چوری کی ضرورت ہی نہیں دل میں بہت سی دعا کی وہ جانتی تھی زافا کو راضی کیسے کرنا ہے۔۔

⇒

"انوداریاں آیا ہے آپ سے ملنے"۔۔ بی جان نے روم میں آتے ہوئے کہا وہ جو بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی اپنے خیالوں میں ایک جھٹکے سے سیدھی ہوئی۔۔

"کک۔۔ کیا۔۔ آ۔ آپ سچ کہہ رہی ہے بی جان وہ ہم سے ملنے آئے ہیں"۔۔ النعل کو بے انتہا خوشی ہوئی اسکا سن کر اسکا دل داریاں کے نام سے دھڑک اٹھا اسے تھوڑا بخار بھی تھا پر وہ اس وقت سب بھول گئی بلکل فریش ہو گئی تھی۔۔

"ہاں میری جان وہ آپکی طبیعت کا پوچھنے آئے ہیں نیچے بیٹھے ہیں چلو آؤ"۔۔ بی جان نے پیار سے اسکا ماتھٹ چوما۔۔

"نہیں بی جان ہم اس حالت میں نہیں جائے گے آپ چلے ہم تیار ہو کر آتے ہیں"۔۔ النعل بی جان کا گال چوم کر ڈرینگ روم میں بھاگی بی جان اسکی جلد بازی پر مسکرائی۔۔

⇒

"آپکی طبیعت کیسی ہے اب"۔۔ داریاں خان نے حیات صاحب سے کہا۔۔

"الحمد للہ بیٹا اب ٹھیک ہوں میری زندگی میری جان واپس میرے پاس ہے سہی سلامت اللہ پاک کا شکر ہے ان لوگوں نے میری بچی کے ساتھ کچھ برا نہیں کیا ورنہ میری تو جان ہی نکل گئی تھی"۔۔ حیات صاحب پہلے اداسی ڈر سے پھر خوشی سے اظہار کیا۔۔

"جی سہی کما شکر ہے رب پاک کا اب آپ پریشان نہیں ہونا کچھ نہیں ہوگا النعل کو ہم سب آپکے ساتھ ہے اور کیا النعل نے کچھ بتایا کیا ہوا تھا کون تھے وہ لوگ"۔۔ داریاں کو جاننا تھا کیا ہوا تھا۔۔

"نہیں بیٹا اس نے کہا وہ اسے نہیں دیکھ پائی تھی اسکا چہرہ ماسک میں تھا اور ان لوگوں نے صرف اسے روم میں بند رکھا تھا پر یہ سمجھ نہیں آیا ان لوگوں نے کیسے چھوڑا اسے اگر ایسا کچھ کرنا تھا تو کڈ نیپ کیوں کیا"۔۔۔ حیات صاحب سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے وہ لوگ کیسے تھے انہوں نے کوئی ڈیمانڈ بھی نہیں کی کیا چاہتے ہیں آخر۔۔۔

"کیا یہ سب تم نے کیا ہے مطلب نعل کو وہاں سے چھڑوانا آپ نے کہا تھا آپکا کوئی دوست ہے"۔۔۔ حیات صاحب نے کہا۔۔۔

"میں نے صرف کوشش کی تھی میرے ساتھی نے ہیلپ کی وہ بھی ان لوگوں کو پکڑ نہیں پایا تھا جب اسے پتا چلا نعل کی لوکیشن کا تو وہ فورن وہاں پہنچا پر شاید ان لوگوں کو پتا چل گیا تھا تبھی بھاگ نکلے"۔۔۔ داریان نے سنجیدگی سے کہا اسکی نیلی آنکھیں سرخ تھی ایسا لگا جیسے وہ ضبط کر رہا تھا۔۔۔

"بہت بہت شکریہ بیٹا آپ نہیں جانتے آپ نے میری زندگی میری سانسیں لوٹا دی ہے میں ملے ہوئے ابھی تھوڑا ہی ٹائم ہوا ہے پر آپ نے مدد کر کے ایک بہت اچھے نیک انسان ہونے کا ثبوت دیا ہے کون کرتا ہے آج کل کسی کے لئے آپ کا بہت شکریہ"۔۔۔ حیات صاحب نے دل سے اسکا شکریہ ادا کیا اسے داریان بہت پسند آیا تھا وہ واقعی ایک اچھا انسان تھا انکے لئے۔۔۔

"اب آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں بس اب اور شکریہ مت کہیں اور نعل کی طبیعت کیسی ہے اگر آپ اجازت دے تو کیا میں انہیں باہر لے جاؤں آپ بے فکر ہیں میں انکی اپنے جان سے بھی زیادہ حفاظت کروں گا"۔۔۔ داریان نے انکے چہرے پر پریشانی دیکھتے ہوئے کہا وہ نعل سے اکیلے میں ملنا چاہتا تھا

#Just Believe In Success

"مجھے آپ پر یقین ہے بیٹا آپ لے جائیں" حیات صاحب نے اجازت دی وہ تھوڑے فکر مند ہوئے تھے ابھی تو انکی بیٹی انکے پاس آئی تھی اب وہ اسے کہیں بھی اکیلے نہیں جانے دینا چاہتے تھے پر داریان نے انہیں یقین دلایا تو وہ مان گئے۔۔۔

"لو آگئی میری پیاری بیٹی ماشاء اللہ میرا بچہ بہت پیارا لگ رہا ہے۔۔ حیات صاحب النعل کو آتے دیکھ کر اسکی نظر اتری دل میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی داریان نے بھی اسکی جانب دیکھا ایک پل کو تو وہ بھی کھو گیا اسکے دلکش حسن میں وہ چلتی ہوئی انکے سامنے سفید رنگ کی پٹیا لٹوا رنگ کی شارٹ شرٹ سفید دوپٹہ گند حوب پر پھیلا ہوا تھا لمبے بال کھلے کمر پر کچھ آگے تھے سٹائل سے بنے ہوئے لائٹ میکپ میں اسکا گلابی رنگ معصومیت وہ بے انتہا خوبصورت دلکش لگ رہی تھی اسکی خوبصورتی لوگوں کو اپنی طرف مو توجہ کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔

"السلام علیکم کیسے ہے آپ" النعل نے داریان کے سامنے مسکرا کر اپنا گلابی ہاتھ آگے بڑھایا۔۔
 "وعلیکم السلام الحمد للہ آپ کی طبیعت کیسی ہے"۔۔ داریان ہکا مسکرایا اور اسکا ہاتھ تھام لیا اسکے لمس سے النعل کی دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔
 "آ۔ آپ بیٹھے نہ"۔۔ النعل نے کہا۔۔

"نہیں اب چلتے ہیں مطلب آپ میرے ساتھ چلے گی باہر بے فکر رہیں انکل سے اجازت لی ہے"۔۔ داریان کے پوچھنے پر النعل نے اپنے بابا کو دیکھا جس نے اثبات میں سر ہلا کر اجازت دی النعل مسکراتی اسکے ساتھ جانے کو راضی ہوئی داریان نے اجازت لی اور باہر نکل آئے۔۔
 ⇒

"یہاں کیا کر رہی ہو"۔۔ وہ گاڑی سے نکل کے اسکے سامنے آیا۔۔
 "بھیک مانگ رہی ہوں اور تو کوئی راستہ نہیں ہیں میرے پاس یا تو پھر بھیک مانگنے بیٹھ جاؤں یا وہ سامنے جو پل ہے نہ وہاں سے کود جاؤں"۔۔ اس نے طنز یہ مسکرا کر کہا۔۔
 "پھر کتنی بھیک ملی ہے"۔۔ اسنے بھی دل جلانے والی مسکراہٹ سے کہا۔۔

"جو ملی تھی وہ بھی چوری ہو گئی پر آپکو کیا کون ساقین ہے مجھے پر جو ابھی کر لیں گے"۔۔ دافیہ نے غصے میں کہا

--

"یقین تو تم نے میرا توڑا ہے محترمہ اتنی جلدی بھول گئی یا پھر پانچ لاکھ کا صدمہ لگ گیا ہے"۔۔۔ بیراج نے طنزیہ کہا۔۔

"سمجھ نہیں آتا اتنی امیر بھی نہیں ہوں پھر بھی لوگ مجھے ہی لوٹنے آتے ہیں پتا نہیں کیوں بس اللہ پاک کا شکر ہے خوبصورت بہت ہوں اور تو زیادہ کچھ نہیں ہے"۔۔۔ دافیہ کو خود پر بہت افسوس ہوا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی پھر سے اسی چور نے اسکاٹنگ لیکے بھاگ گیا اور وہ خالی ہاتھ دیکھتی رہی غصے میں وہی سڑک کے کنارے پر بیٹھ گئی بیراج گھر جا رہا تھا پر اسکی نظر دافیہ پر گئی تو وہ خود کو روک نہیں پایا اسکے سامنے گاڑی روک دی اب اسکو غصے میں دیکھ رہا تھا جو واقعی غصے میں بھی بہت خوبصورت لگی بیراج کو لگا اسے صحیح کہا اسکے پاس خوبصورتی بہت ہے وہ آسمانی رنگ کے سوٹ میں تھی سر پر سیاہ چادر چڑھائی رکھی تھی۔۔۔

"یہاں کیوں بیٹھی ہو اور چلوں اٹھوں پانچ لاکھ کا انتقام گھر جا کے کرنا۔ ابھی چلو یہاں سے"۔۔۔ بیراج کو اسکا یہاں بیٹھنا اچھا نہیں لگا۔

"م۔۔۔ میرے پیسے چوری ہو گئے پورا ٹنگ اور میرے پاس گھر جانے کے لئے پیسے نہیں تھے اس لئے یہاں بیٹھ گئی"۔۔۔ دافیہ نے شرمندگی سے بتایا پتا نہیں کیا سوچتا ہو گا اسکے بارے میں دافیہ کو لگا۔

"اس چور کو تم سے کچھ زیادہ محبت نہیں جب دیکھو تم ہی اسکا شکار بنتی ہو چلو آؤ چھوڑ دیتا ہوں"۔۔۔ بیراج ایک افسوس بھری نظر ڈالتا آگے بڑھا اسکو غصہ بہت آیا شام کا ٹائم تھا تھوڑی دیر میں رات ہو جاتی تو کیا وہ اسی طرح اپنے ٹنگ پیسوں کا افسوس کرتی ہی اکیلی بیٹھی رہتی کیا اس بیوقوف کو آج کل کے حالات کی خبر نہیں تھی۔۔۔ دافیہ سوچ میں پڑھ گئی کیا کریں جائے یا نہیں اگر انامیں آکر انکار کرتی تو اسکو پوری رات ہی سڑک پر رہنا پڑتا جس کا سوچتے ہی سانس رک جاتا وہ اللہ یہاں کچھ غلط ہو جائے تو بہ کرتی اس لیے آگے بڑھ کر گاڑی میں بیٹھی۔۔۔

⇒

"کیا ا۔۔۔ اپن کی شادی کس سے اماں اور ایسے کیسے کسی سے کر دے گی میں تیری بیٹی ہوں اماں پوچھ تو لیتی سیدھا حکم دے رہی ہو جمعہ کو شادی ہے تیری۔۔۔ زافا غصے صدمے میں چلا اٹھی اسے یقین نہیں آ رہا تھا اسکی ماں

نے اسکا کسی کے ساتھ رشتہ پکا کر دیا ہے اس دن ایک سے تو اچھے سے جان چھڑائی تھی اب یہ کون آگیا تھا سیدھا نکاح کرنے۔۔

"بس چپ بہت کر لی بکو اس میں نے تیرا رشتہ پکا کر دیا ہے اچھا لڑکا ہے اچھا کماتا ہے اب اچھے سے رہنا یہ چوری کرنا چھوڑ دے ورنہ سچ میں کسی دن جیل میں پڑھمی ہوگی کوئی نہیں آئے گا بچا نے یاد رکھنا میرے الفاظ۔۔ اسکی ماں نے غصہ کرتے ہوئے کہا۔۔

"اماں میں جیل چلی جاؤ گی پر شادی نہیں کرونگی یاد رکھنا اور پتا نہیں کس ٹھکر کی سے شادی کر رہی ہے اپن کی۔۔ غصے میں بول کر باہر نکلی۔۔

"شادی تو تیری ہوگی دیکھتی ہوں کیسے نہیں کرتی تو اسی دن نکاح کروا کر نصحت ہوگی میری جان عذاب میں ڈال رکھی ہے۔۔ اسکی ماں اسے جاتے دیکھ کر کہا وہ ان سنا کرتی باہر چلی گئی پھر سے کسی کو لوٹنے شاید۔۔

⇒

"ظفر پر نظر رکھو اسکے ارادے کچھ ٹھیک نہیں۔۔ ڈی اے نے لیپ ٹوپ پر تیزی سے انگلیاں چلاتے ہوئے کہا۔۔

"میں نے پہلے ہی کہا تھا اس کمینے کو پکا دیتے ہیں ویسے کرنے کیا والا ہے۔۔ حنان نے ظفر کے ذکر پر نا گواری سے کہا حنان کو ظفر بالکل پسند نہیں تھا وہ بھی انکی طرح مافیا تھا انکی ہی ٹیم سے پر اسکے کام الگ تھے وہ گندے کاموں میں بہت پڑھمتا تھا حنان ڈی اے کو صرف اپنے کام سے مطلب ہوتا تھا جب کے ظفر دوسروں کے کاموں میں بھی ٹانگ اڑاتا تھا یہی بات حنان کو زہر لگتی تھی۔۔

#Just Believe In Success

"اسکی نظر انعل حیات پر پڑ گئی ہے۔۔۔ کیا اکب کیسے مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔ حنان ڈی اے کی بات کاٹ کر تیزی سے بولا۔۔

"اس دن جب تم انعل کو یہاں سے لے جا رہے تھے اب اس پر اچھے سے نظر رکھو زید جعفری کو ضرور بتائے گا اسکے بعد تم جانتے ہوں۔۔ ڈی اے غصے میں غرایا ضبط سے اسکی گرے آنکھیں لال تھی۔۔

"او کے اور مجھے کچھ کہنا تھا جانتا ہوں غصہ کرو گے اور اپنی اس خوبصورت لال آنکھوں سے گھورو گے۔ بھی اور۔۔۔ بربادی مبارک۔۔۔" ڈی اے نے اسکی بات کے بیچ میں کہا خان کھلے منہ سے اسے دیکھتا رہ گیا اسے کیسے پتا چلا وہ اب برباد ہونے والا ہے مطلب شادی کرنے والا ہے۔۔۔

"تم نے میرے پیچھو بھی جا سوس چھوڑے ہیں تمہیں اپنے خان پر یقین نہیں۔۔۔" خان نے افسوس سے اسے دیکھا۔۔۔

"یاد رکھنا مجھے شور کی آواز پسند نہیں۔۔۔" ڈی اے اسے اپنی باتوں سے اچھے سے سمجھاتا ہوا۔۔۔ شادی کر رہا ہوں بچہ گود نہیں لے رہا جو ہر وقت شور ہوتا رہے گا اور تم بھی شادی کر لو سچ کہہ رہا ہوں تمہیں بیوی کی ضرورت ہے اب۔۔۔" خان قہقہہ لگاتے ہوئے بھاگ گیا جانتا تھا ڈی اے شادی کے نام سے کتنا چڑتا ہے کہیں پھر سے پیچ نہ مار دے۔۔۔

⇒

"اب طبیعت کیسی ہے آپکی۔۔۔" داریان نے بات کا آغاز کیا وہ جو اسے ریسٹورنٹ میں لے آیا تھا تھوڑا وقت اسلے ساتھ گزارنے کے لئے پر جب سے آئے تھے وہ لوگ خاموش بیٹھے تھے آج نعل کچھ بول نہیں رہی تھی پتا نہیں کیوں اسے لگا اسکی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے شاید وہ خاموش ہے۔۔۔

"ہم۔۔۔ ہم ٹ۔۔۔ ٹھیک ہیں آ۔۔۔ آپ کیسے ہے۔۔۔" اسلے پوچھنے پر نعل نے گھبراہٹ میں کہا پتا نہیں کیوں وہ جب بھی اسے دیکھتی تھی اسکا دل زور سے دھک دھک کرتا تھا ایک ڈی اے دو سرا یہ شخص دونوں کے سامنے اسکی حالت نازک ہونے لگتی تھی لیکن اسے داریان کے ساتھ رہنا بھی اچھا لگتا تھا گھبراٹ بھی ہوتی پھر بھی ایک الگ خوبصورت فیلنگ ہوتی تھی۔۔۔

"اگر میں آپ سے کچھ پوچھوں تو کیا آپ مجھے سچ بتائیں گی۔۔۔" داریان نے اپنی نیلی آنکھوں سے اسکی کالی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔۔

"جج۔۔ جی پوچھیں ہم سچ بتائیں گے۔۔" نعل سے اگر کوئی پوچھتا اسے داریان میں کیا اچھا لگتا تو وہ صرف یہ کہتی ایک اسکی سحر انگیز آواز دوسری اسکی آنکھیں جن سے وہ بے انتہا محبت کر بیٹھی ہے وہ شروع سے آنکھوں کی دیوانی تھی اسے نیلی گرے اور خوبصورت آنکھیں اٹریکٹ کرتی تھی۔۔

"مجھے یقین ہے آپ سچ بتائیں گی تو یہ بتاؤ جس نے کڈنیپ کیا وہ کون تھا کیا اسکے بارے میں کچھ جانتی ہیں آپ۔۔" داریان نے ہلکی مسکراہٹ سے پوچھنا اسکا نرم انداز نعل کو بہت پیارا لگا اس کڈنیپنگ کا پوچھنا اسے ڈی اے کا تھپڑ اسکا قید یاد آیا اسارنگ سفید مانند پڑ گیا۔۔

"پپ۔۔ پتا نہیں وو۔۔ وہ لوگ کون ہے پر وہ ماسک میں بہت برا ہے انہوں نے ہمیں بہت زیادہ ٹور چر کیا اور آپکو پتا ہے ہم نے پہلے بھی انہیں لنڈن میں دیکھا تھا اور افان کی پارٹی میں بھی اور انہوں نے ہی وہاں آگ لگوئی تھی ہم نے خود سنا دیکھا تھا وہ کسی سے کہہ رہے تھے۔۔" اسکا صرف پوچھنا تھا نعل کا ڈر اسکے ساتھ ہوتے ہوئے جیسے ختم ہو گیا اور پڑ پڑ کر کے سارا سچ بول دیا بنا اپنے انجام کا سوچے اگر ڈی اے کو پتا چل گیا اسے سب سچ داریان کو بتا دیا ہے تو وہ کیا کرے گا اسکا وہ آج پھر ایک بیوقوفی کر بیٹھی۔۔

"اتناسب کچھ ہو گیا کیا آپ نے کسی کو بتایا ہے یہ نہیں۔۔" داریان کو اسکا سچ بولنا بہت اچھا لگا وہ جانتا تھا وہ ضرور اسے سچ بتائے گی جھوٹ نہیں بولے گی اس سے کچھ سوچتے اسکی آنکھوں میں ایک چمک آئی۔۔

"نہیں بابا کو بتانا تھا پر موقع نہیں ملا تو ہم نے ابھی تک کسی کو نہیں بتایا صرف آپ جانتے ہیں۔۔" نعل نے انتہائی معصومیت سے کہا۔۔

آپ کو لگتا ہے کیا وہ پھر سے آپکے پیچھو آئے گا کیا آپ اسکا نام جانتی ہیں۔۔ داریان نے آرڈر دیتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔

"ہاں سب اسے ڈی اے کہتے ہیں نام نہیں پتا بس یہ پتا ہے اور اور انہوں نے کہا وہ ہم سے نکاح کریں گے پر ہمیں ان سے شادی نہیں کرنی وہ برا ہے۔۔" نعل نے پریشانی میں کہا جیسے کل ہی اس سے نکاح ہونے والا ہوں۔۔

"آپ پریشان نہ ہوں میں آپکے ساتھ ہوں کچھ نہیں ہونے دوں گا ویسے کیا آپ کسی کو پسند کرتی ہے۔۔۔" داریان نے سنجیدگی سے کہا۔۔

"پ۔۔۔ پسند وہ نہیں نہیں ہم کسی کو نہیں۔۔۔" اس کے سوال پر وہ بہت زیادہ گھبرا گئی اسے کچھ سمجھ نہیں آیا کیا کہیں کیسے بتائے وہ اسے پسند کیا محبت کرنے لگی ہے جب سے اسکو پارٹی میں دیکھا تھا تب سے وہ اس کے ہر خواب خیال میں آتا ہے اس کے ایسے اچانک سوال پر وہ بوکھلا گئی۔۔

"اچھا یہ تو بہت اچھی بات ہے آپ تو بہت اچھی پیاری لڑکی ہے پھر چلے کھانا شروع کریں۔۔" اس کے سرخ چہرے گھبراہٹ میں بولنے پر داریان نے لب دبا کر مسکراہٹ روکی۔۔

"وو۔۔ وہ ہمیں بھوک نہیں ہے ہم جو س پئیں گے" نعل نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا اب کیا کہتی اسے کھانا کھانا صحیح سے نہیں آتا اسے وہ دن یاد آیا ڈی اے کے گھر حنان کے سامنے اس سے کھایا نہیں گیا جو کھاتی گر جاتا تھا اور یہ حرکت وہ داریان کے سامنے نہیں کر سکتی تھی اسے بھوک تو لگی تھی پر خود کو سمجھا لیا۔۔

داریان نے بس تھوڑا کھایا دونوں کے بیچ ہلکی باتیں ہوئی اس کے بعد داریان نے اسے تھوڑی شوپنگ کروائی پھر دوبارہ ملاقات کا کہتے اسے گھر چھوڑا نعل آج بہت خوش تھی اسے داریان کے ساتھ گھومنا بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔

⇒

"مجھے لگتا ہے ڈی اے آپ سے کچھ چھپا رہا ہے۔۔" ظفر نے کمینگی سے ہنستے ہوئے کہا۔۔

"کیا چھپا رہا ہے ڈی اے ایسا کیا جانتے ہو تم۔۔" زید جعفری نے گھورتے ہوئے کہا۔۔

"جانتے تو بہت کچھ ہے اسکا پاکستان آنا اس کے گھر میں ایک خوبصورت نازک حسینہ کاملنا کچھ تو دال میں کالا ہے آپ کو نہیں لگتا بوس۔۔"

لگتا تو بہت ہے ڈی اے اس طرح یہاں آنا کچھ تو ہے ورنہ وہ لنڈن میں اپنا بزنس بند کر کے یہاں کیا لینے آیا ہے اور وہ لڑکی کون ہے۔۔ زید جعفری کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔

پتا نہیں میں ٹھیک سے دیکھ نہیں پایا لیکن اب ایک اور چکر لگاؤ گا ڈی اے کے گھر۔۔ ظفر یاد کرنا چاہا پر اسے کچھ صاف یاد نہیں آیا۔۔

"مجھے اس لڑکی کا ڈیٹا چاہیے پیسے تمہیں مل جائیں گے اب ڈی اے کے ساتھ گیم کھیلنے میں اور بھی مزہ آئے گا۔۔ زید جعفری نے قہقہہ لگایا ساتھ ظفر کا بھی زور دار قہقہہ تھا پر وہ لوگ بھی شاید بھول گئے تھی کہ ڈی اے کون ہے۔۔"

⇒

"اب بس بہت ہو اجلد ہی میں آپکا بدلہ لوں گا آنی جس طرح آپ تڑپی تھی اسی طرح ان لوگوں کو تڑپاؤں گا میرا وعدہ ہے آپ سے خود سے بابا سے بہت جلد اپنے ہر دکھ کا حساب لوں گا حیات شیرازی تم سے تمہاری بربادی کا وقت آگیا ہے"۔۔ وہ پورے روم میں اندھیرا کئے بیٹھا تھا اسکے ہاتھوں میں ایک خوبصورت نوجوان لڑکی کی تصویر تھی جس سے وہ ہمیشہ باتیں کیا کرتا تھا۔۔

"آنی آپ نہ مجھے بہت اچھی لگتی ہے"۔۔ وہ دس سالہ بچہ اسکے پیچھو گلے لگتے ہوئے محبت سے کہا۔۔

"اچھا پر مجھے تو یہ نیلی آنکھوں والا بلا بہت پیارا لگتا ہے میرا دل کرتا ہے میں ایسے کھا جاؤں"۔۔ آنی نے اسے پیار کرتے ہوئے کہا اور سچ ہی کہا تھا اس میں سب کی جان بستی تھی وہ تھا ہی بہت خوبصورت لڑکا دس سال کا تھا پر وہ لمبا تھا جسے وہ اپنی عمر سے بڑا لگتا تھا۔۔

"آنی آپ مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جائے گی نہ اگر آپ نے سوچا بھی نہ تو میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گا"۔۔ اس نے ناراضگی کا اظہار کیا۔۔

"آنی اپنے شہزادے کو کبھی نہیں چھوڑ کر جائے گی۔۔ پرومیں"۔۔ اس لڑکے نے اپنا ہاتھ آگے کیا آنی نے مسکراتے ہوئے تھام لیا۔۔

"آنی آپ نے پرومیں کیا تھا پر آپ نے تو دیا اپنا وعدہ آپ چھوڑ گئی مجھے اکیلے"۔۔ اس نے درد سے آنکھیں بند کی ایک آنسو نکل کر باہر آیا۔۔

⇒

"یا اللہ میری مدد کریں میں کیا کروں کہاں سے لاؤں اتنے پیسے کیسے ثابت کروں خود کو افک کچ سمجھ نہیں آ رہا ہے۔"۔ دافیہ نے روم میں چکر کاٹتے ہوئے خود سے کہا۔۔

"یہ سب اس چڑیل کمینی ر مشا نے کیا ہے میرے ساتھ اللہ کرے اسکے ساتھ بھی کوئی ایسا کرے کیوں میرے پیچھو پڑی ہے وہ چڑیل بیراج سر کو بھی پتا نہیں کیا دکھتا ہے اس میں میری بات کا یقین ہی نہیں کرتے افک۔۔"۔ وہ بے بسی سے کہتی بیڈ پر گر گئی۔۔

"محبت کرنی ہی نہیں چاہیے انسان کو بہت تڑپاتی ہے پتا نہیں کیوں ایسا ہوتا ہے محبت بھی ایسے انسان سے ہو جاتی ہے جو صرف تڑپانا جانتا ہے۔۔ دافیہ بیراج کا سوچتی خود سے کہہ رہی تھی آنکھوں میں نمی تھی۔۔

⇒

"چل جلدی سے تیار ہو جا مولوی صاحب آنے والے ہیں سن لڑکی جلدی سے تیار کر اس پاگل دلہن کو"۔۔ زافا کی ماں چھوٹے سے روم میں آتے ہی زافا کو ڈانٹنا شروع کر دیا۔۔

"دیکھ اماں تو میرے ساتھ بہت غلط کر رہی ہے پتا نہیں کس سے اپن کی شادی کر رہی ہے ایک بار بتا دو نہ کون ہے وہ کمینہ جس میں اتنی ہمت کہ وہ زافا طاہر سے شادی کرے گا"۔۔ زافا نے غصے میں کہا۔۔

"شرم کر لڑکی ہونے والے شوہر کو گالی دیتے ہیں تجھے بتا دیتی تاکہ تو اس رشتے کو بھگادیتی اس لئے میں نے کہا اس سے نکاح کر کے لے جائے اس سردرد کو ویسے ہی چوری کر کے مجھے بدنام کر رکھا ہے اب تیرا شوہر ہی تجھے سیدھا کرے گا اور سن لڑکی تیار کر اگر نہ مانے تو مجھے بتانا۔۔ اسکی ماں غصے میں کہتی باہر نکلی"۔۔ خان نے اسکے لئے ایک خوبصورت سا سرخ جوڑا اور پاروالی بھیج دی تھی جواب کب سے اس پاگل دلہن کو دیکھ رہی تھی اپنی ہی شادی سے بھاگنے کی پلاننگ کر رہی تھی۔۔

"میم پلیز آپ چیج کر لے پھر مجھے آپکا میک اپ کرنا ہے"۔۔ وہ لڑکی آرام سے بولی۔۔

"تجھے کس چیز کی جلدی ہے اور تجھے لگتا ہے اپن یہ سنگھار کرے گی وہ بھی اس کمینے کے لئے جسے دیکھا تک نہیں اور نکاح کر لو حد ہو گئی بھاگے گی اپن بھی نہیں اب دیجھے تو سہی ہے کون جو اپن سے پنگالے رہا ہے۔۔۔ زافا نے بھاگنے کا پلان کینسل کیا۔۔۔"

"میم تو آپ تیار ہو کر بھی تو انتظار کر سکتی ہے نہ۔۔۔ اس لڑکی کو کیسے بھی کر کے اسے تیار کرنا تھا اور نہ حنان اس کا کیا حال کر تا وہ اچھے سے جانتی تھی اسنے دھکی جو دے کر بھیجا تھا اسے۔۔۔"

"اپن کیوں تیار ہو کر اس کمینے کا انتظار کرے اپن کو نکاح کرنا ہی نہیں ہے بس آئے ایک بار ایسا حال کر کے بھیجو گی دوبارہ کسی سے شادی کرنے کا سوچے گا ہی نہیں۔۔۔ زافا کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی۔۔۔"

"میم ایک اور بھی طریقہ ہے بدلہ لینے کا اور یقین مانے کہ وہ ضرور کامیاب بھی ہوگا۔۔۔ اس لڑکی نے کچھ سوچ کر کہا۔۔۔"

"کیا اور تم کیوں اپن کی مدد کر گئی تجھے تو انہوں نے بھیجا ہے نہ کہیں انکا پلین تو نہیں۔۔۔ زافا اسکو اوپر سے نیچے تک گھورا وہ لڑکی بوکھلا گئی۔۔۔"

"نہیں میم آپ یقین کریں بہت کام آئے گا میں نے بہت سی لڑکیوں کو دیکھا ہے جو شادی نہیں کرنا چاہتی پھر یا تو بھاگ جاتی ہے یا پھر تیار ہو کر سب کے سامنے انکار کرتی ہے انکی سب کے سامنے یہ معزتی کرنا سچ میں میم تیار ہو کر آپ سب کے سامنے انکار کرینگی تو سوچیں کی کتنی یہ معزتی ہوگی وہاں باقی آپ کو جیسے ٹھیک لگے میں تو بس آپکی مدد کرنا چاہتی تھی ایک لڑکی کا دکھ ایک لڑکی ہی سمجھ سکتی ہے۔۔۔ اس لڑکی نے اتنا بول کر گہرا سانس لیا۔۔۔"

"چلو کر کے دیکھتے ہیں ویسے بھی نہ مانا تو مار کر بھاگ جاؤنگی اور ساتھ میں تمہیں بھی۔۔۔ زافا کو اسکا پلین پسند آیا پر اسکو شک بھی ہوا اس لڑکی کی ہمدردی پر لیکن وہ جانتی تھی اگر اس کے ساتھ زبردستی کی تو وہ مار کر بھاگ جائے گی یہاں سے۔۔۔"

"سرکام ہو گیا۔۔۔ اس لڑکی نے کان میں لگے بلوٹو تھ میں کسی سے کہا۔۔۔"

⇒

"تمہیں نہیں لگتا تمہیں کسی کی زندگی برباد نہیں کرنی چاہیے۔"۔ ڈی اے نے اسے گھورتے ہوئے کہا جو سفید شلوار قمیض پہنے تیار کھڑا تھا۔۔

"تمہیں نہیں لگتا تم مجھ سے جلیس ہو رہے ہوں کیوں کے میں تم سے پہلے شادی کر رہا ہوں۔"۔۔ خان نے اپنی بنتی نکالی۔۔

"تم اپنے کام پر دھیان بہت کم دے رہے ہو اگر شادی کے بعد کام پر دھیان کم ہو تو تمہاری بیوی کو بیوہ ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔"۔ ڈی اے اسے وارننگ دیتا آگے بڑھ گیا۔۔

"توبہ توبہ کرو ابھی مجھ غریب کی شادی ہوئی نہیں تو ایسی بد دعادے رہے ہو ڈی اے تمہیں نہیں لگتا تمہیں میری شادی پر ہونا چاہیے۔"۔ خان نے اسکی بد دعا پر غصے میں کہا پھر اسکے پیچھو گیا۔۔

"تم چاہتے ہوں تمہاری شادی رک جائے۔۔ اسے لے جاؤ جسے تمہاری بربادی دیکھنے کا بڑا شوق ہے۔"۔ ڈی اے نے اسٹڈی میں جاتے دروازہ بند کر دیا خان کچھ کہتا کے اسکے بند دروازے کو گھور کر اسکی بات پر سوچنے لگا گواہ تو اسے لے جانا تھا پھر وہ دشمن ہی سی خان سوچتے مسکرایا اور فون پر نمبر ملانے لگا۔۔

"بکو کیوں کال کی ہے۔"۔ دوسری طرف فون پر بیزاری آواز آئی۔۔

"تھوڑی دیر میں نکاح ہے میرا ڈریس بھیج رہا ہوں پہنچ جانا لیٹ مت کرنا۔"۔ خان نے بھی بیزار ہو کر کہا۔۔

"دعوت دے رہے ہو یا کوئی احسان کر رہے ہو اور یا اچانک تیری قسمت کیسے پھوٹنے لگی اتنے فاسٹ تو ڈی اے بھی نہیں نکلا جتنا تو آگے بڑھ گیا ہے۔"۔ دوسری طرف زور سے قہقہہ لگا۔۔

"وہ کیا ہے نہ تیرے جیسے کمینے کو کوئی منہ نہیں لگاتا نہ اس لئے جل رہا ہے میری کامیابی سے اور ہاں آجا میرے نکاح کے چھوڑے کھانے کیا پتا میری قسمت سے تیری بھی کھل جائے۔"۔ خان نے بھی دل جلا نے والا قہقہہ لگایا۔۔

"چھوڑے تو ضرور کھاؤنگا اسکے بعد بہت جلدی تیری بریانی بھی کھانی ہے بیٹا۔"۔ وہ طنزیہ بولتا فون بند کر دیا۔۔

"کمینہ سالہ مجال ہے کوئی میری خوشی میں خوش ہوں چل حنان سلطان تو خوش ہے تو پوری دنیا خوش ہے اب بس اپنی جگہ بلی کو منانا ہے یار۔۔۔ حنان خود سے کتنا شرارت سا مسکرایا۔۔۔"

⇒

"واہ میم آپ تو بہت خوبصورت پیاری لگ رہی ہیں سچ میں سر کے تو ہوش ہی اڑ جائے گے۔۔۔ اس لڑکی نے اسکو خوبصورت سے سرخ جوڑے میں دیکھ کر دل سے کہا وہ واقع ہی بہت زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی ریڈ لہنگے پر گولڈن کام ہوا تھا اسکے چھوٹے بال آگے پیچھے ہوئے پڑے تھے بغیر میک اپ کے بھی وہ بہت پیاری لگ رہی تھی اسکی تعریف پر بھی اسنے کچھ نہیں کہا آگے چیئر پر بیٹھ گئی اسے صرف تیار ہو کر سب کے سامنے انکار کر کے اپنا بدلہ لینا تھا اس لڑکی نے اپنا کام شروع کیا۔۔۔"

"سنو لڑکی کیا میری بیٹی تیار۔۔۔ زافا کی ماں روم میں آتے ہی کہا پر باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے سامنے زافا کو تیار دیکھتے ہی انکے منہ سے بے سکتا ماشاء اللہ نکلا۔۔۔"

"ماشاء اللہ یہ میری ہی بیٹی ہے نہ اتنی پیاری لگ رہی ہے کہیں میری ہی نظر نہ لگ جائے۔۔۔ اسکی ماں نم آنکھوں سے اسکی نظر اتاری۔۔۔"

جو خوبصورت برائیڈل میک اپ میں بڑی سی گول فو ز رنگ پہنے وہ بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی بالوں کا جوڑا بنائے ہوئے اس پر سرخ ڈوپٹہ اوڑھے وہ بہت پیاری دلکش لگ رہی تھی آج وہ کہیں سے بھی نہیں لگی وہ کوئی چور ہے یا ہمیشہ لڑکوں جیسے کپڑے پہن کر گھومنے میں ہوتی تھی زافا اپنی ماں کے پیار پر حیرت سے انہیں دیکھا جو آج تک تو کبھی نہیں دیا اتنا اور آج شادی کر کے جائے گی اس لئے اتنا پیار مل رہا ہے وہ سوچتے ہوئے مسکرائی۔۔۔

#Just Believe In Success

"اماں کیا تیرا داماد ابھی تک آیا نہیں کیا اپن اب اس بھاری کپڑوں میں تھک جائے گی یار بولا اسے معززت بھی کرنا ہے م۔۔۔ مطلب نکاح بھی ہونا ہے نہ ورنہ تو جاتی ہے لائٹ ہی نہیں ہمارے پاس اپن کا میک اپ خراب ہو جائے گا۔۔۔ زافا نے تیزی میں بول کر گہرا سانس لیا اسے واقعی عادت نہیں تھی کبھی بھاری کپڑوں کی اور آج اسے گرمی ہو رہی تھی۔۔۔"

"میم آپ بیٹھ جائے میں اب جلتی ہوں آپکو مبارک ہوں بہت"۔۔ وہ لڑکی جلدی میں بول کر تیزی سے باہر نکلی کیا پتا وہ لڑکی سچ میں اسے کچھ نہ دے زافا بس اسکی پشت کو گھورتی رہی۔۔

"چلو آؤ وہ لوگ آگئے ہے باہر مولوی صاحب بلا رہے ہیں"۔۔ اسکی ماں اسے اٹھاتے ہوئے کہا اور اسکا ڈوپیٹہ کا گھوگٹ نکالا اور اس وقت زافا کا دل زور سے دھڑکا۔۔

"دیکھ میں جانتی ہوں تو خوش نہیں ہے لیکن میرا یقین کر میں ماں ہوں تیری کبھی غلط فیصلہ نہیں کرونگی تم نوجوان لڑکی ہو میں تجھے اکیلے کہیں بھی بٹھکنے نہیں دے سکتی میں ہمیشہ کام پر چلی جاتی ہوں پر پیچھو تیری فکر مجھے کچھ کرنے نہیں دیتی ہر وقت یہی خیال رہتا ہے کون کریگا تیرے سے شادی ہم غریب اور تو میرے لاکھ منانا کرنے پر بھی چوری کرتی تھی مجھے بہت خوف رہتا تھا تمہارے لئے بہت ظالم لوگ رہتے ہیں اس دنیا میں تو ابھی چھوٹی ہے جرباتی ہے نہیں سمجھتی لوگوں کی باتیں انکی غلیظ نگاہیں اپنے گھر خوش رہنا تو ہر سے لڑنا مت میری عزت کی لاج رکھ لینا میرے تیرے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔۔ اماں ایسا کیوں کہہ رہی ہے اپن تیرے کو اکیلے نہیں چھوڑ سکتا میرے علاوہ تیرا ہے کون اور مجھے ہی جد اکر رہی ہے مت کر ایسا اماں مجھے نہیں کرنی شادی ابھی کیوں ایسے واسطے دے رہی ہے جسے میں انکار بھی نہیں کر سکتی مت کر اٹھا ایسا"۔۔

دونوں ماں بیٹی ایک دوسرے کے گلے لگا کر رو رہی تھی زافا نے سوچ لیا تھا وہ باہر جا کے تماشا کرے گی پر اپنی ماں کے ہاتھ جوڑنے اسکے آگے اسے بے بس کر دیا کیا وہ کرپائے گی اپنی ماں کی معزتی وہ اپنے دھک دھک دل کے ساتھ باہر آئی کیسی قیمت تھی اسکی اسے تو یہ بھی نہیں پتا اسکا ہمسفر ہے کون کیسا دیکھتا ہے اسکی ماں نے صوفے پر آکر بیٹھایا یا چھوٹا سا گھر تھا باہر کچھ پیئر ایک صوفہ رکھوایا تھا خان نے زیادہ لوگ تھے نہیں خان اپنے ساتھ ایک مولوی صاحب کو اور تین لوگوں کو لیکے آیا تھا جو ایک تو دوست تھا ایک گارڈ تو ایک دشمن

"بسمہ اللہ کریں مولوی صاحب"۔۔ زافا کو اپنے قریب ایک بھاری مردانہ آواز آئی اسے لگا اسنے یہ آواز سنی ہے کہیں یہ سوچتے ہی اسکی دھڑکن تیز رفتار سے چلی اسنے ہمت کرتے ہوئے گرد موڑ کر دیکھنا چاہا تو جیسے سن ہو گئی وہ اپنی جگہ یہ تو وہ نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے زافا نے اپنی سوچ کو جھٹکا۔۔

زافا ظاہر آپ کو خان سلطان اپنے نکاح میں قبول ہیں۔۔۔۔۔ مولوی صاحب نے قرآنی آیات پڑھ کر نکاح شروع کیا تھا اور تین بار پوچھا تھا۔۔۔۔۔

"نہیں اپن کو یہ شوہر قبول نہیں اسے اپن کی بہت بار لڑائی ہوئی ہے اس لئے اپن اس شخص سے شادی نہیں کریگا اور پتا بھی ہے اپن کو تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ میرا ہونے والا شوہر کون ہے پھر کیسے اپن اس کا دھوکہ بھولے"۔۔ زافا ایک دم دھڑکتے دل کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنا غصہ نکالا ایک طرف ماں کا ڈر بھی تھا کہ پتا نہیں کیا کرے گی سب کے سامنے دوسری طرف اس شخص کی چالاقی پر بھی غصہ آیا۔۔

"یہ کیا طریقہ ہے چپ کر کے بیٹھو اور قبول ہے کہوں ورنہ۔۔

ورنہ کیا ہاں بولو گن نکال کے ڈراؤ گے مارنے کی دھمکی دو گے اپن کو سوچ بھی کیسے لیا اپن تیرے سے ڈرتی ہے ایک تو اپن سے دھوکے سے شادی کرنے آگیا۔۔ زافا دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر لڑنے لگی جتنے بھی لوگ تھے منہ کھولے اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے ان سب میں وہ ایک شخص سکون سے اسکی بربادی دیکھ رہا تھا اور اندر سے بہت خوش اسکی مسکراہٹ نے خان کو اندر تک جلا دیا اس وقت خان کو زافا کی بیوقوفی پر بہت غصہ آیا لیکن وہ تماشا نہیں کرنا چاہتا تھا اسکی ماں کے سامنے بس ایک بار نکاح ہو جائے پھر اچھے سے اسکو سیدھا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

"اے لڑکی باولی ہو گئی ہے کیا شرم نہیں آتی اس طرح تماشا کرتے ہوئے سمجھا کے لائی تھی نہ کچھ مت کرنا میری عزت نہیں رکھنی آتی نہ تجھے"۔۔ اسکی ماں نے غصے میں اسکا بازو پکڑ کر قریب کان میں کہا۔۔

اماں تو جانتی نہیں یہ بہت بڑا مافیادون ہے تو کیسے ایسے انسان سے شادی کروا سکتی ہے اپنی بیٹی کی۔۔ زافا نے دکھ سے اپنی ماں کو دیکھ کر کہا۔۔

میں سب جانتی ہوں اور تو کون سا دودھ کی دھلی ہے چوری کرنا ایک چور ایک ڈون میں کون سا فرق ہوتا ہے اب چپ چاپ سے بیٹھ کر ہاں بول ورنہ یہی سب کے سامنے خود کو مار دوں گی اور ہاں میری یہ دھکی مت سمجھنا کر کے بھی دیکھا دوں گی اگر اپنی ماں اور اپنے مرے ہوئے باپ کی عزت رکھنا چاہتی ہے تو بیٹھ کر ہاں بول ورنہ چلی جا یہاں سے میرا مرا ہوا منہ بھی مت دیکھنے آنا۔ اسکی ماں نے غصے غم میں کہتے ہی آنکھوں صاف کئے وہ تو انکی دھکی پر ساکت رہ گئی وہ ایک نظر حنان کو نفرت سے دیکھتے ہوئے بیٹھ گئی اسے اپنی ماں سے بہت محبت تھی اسکے خاطر وہ جھک تو گی پر اسے سوچ لیا تھا وہ حنان کو اب نہیں چھوڑے گی اپنی آنکھوں کی غمی کو اندر ہی بہنے دیا۔

مولوی صاحب کے دوبارہ پوچھے پر اسے اس بار بے دلی سے ہاں کہا اسے حنان کی یہ حرکت بہت زہر لگی تھی اسکے بعد مولوی صاحب نے حنان سے پوچھا۔

"حنان سلطان آپ کو زافا طاہر اپنے نکاح میں قبول ہیں"۔۔۔ قبول ہے"۔۔۔ تینوں بار دل سے اقرار آیا حنان کی تو خوشی کی انتہا نہیں تھی جب سے اسکے خوبصورت سے بچے سنورے سراپے کو دیکھا ہے وہ تو اسکا دیوانہ ہو گیا تھا اسے تو زافا سے ملتے ہی پسند آئی پھر کب محبت سے عشق میں سفر ہوا اسے پتا ہی نہیں چلا اب اس سفر میں اسے زافا کو بھی لانا تھا اسکے آنکھوں میں اپنے لئے غصہ نفرت دیکھ چکا تھا۔۔۔

دعا کے بعد ان سب میں مبارک باد کا سلسلا شروع ہوا زافا کی ماں اسے اندر لے گئی تھوڑا سمجھا اسکے باقی سب حنان کو مبارک باد دینے لگے۔۔۔

بربادی مبارک میرے دشمن ویسے تمہاری بیوی بہت پسند آئی مجھے چلو میری طرح کوئی اور بھی ہے جو تجھے سکون سے سونے اٹھنے بیٹھنے تک نہیں دیگا۔۔۔ اس شخص نے طنز یہ قہقہے لگایا حنان نے غصے میں دیکھتے ہوئے سب کو فارغ کیا اور چلتا ہوا زافا کی ماں کے سامنے آیا دعا لینے لگا کچھ باتیں انکی سنی انہوں نے بہت سی دعا دی دونوں کو اور زافا کو رخصت کیا اسکے ساتھ زافا غصے میں چلتی ہوئے آئی اور گاڑی میں بیٹھ گئی حنان ایک گہری دلچسپ نظر سے اسکے ناراضگی والے انداز کو دیکھتا رہا۔۔۔

⇒

"شراب پیو گے"۔۔ سامنے بیٹھے آدمی نے کہا۔۔

"میں یہ حرام کی چیزوں کو ہاتھ نہیں لگاتا"۔۔ ڈی اے نے بیزاری سے آس پاس کے ماحول کو دیکھتے ہوئے کہا جو صرف بے شرعی کا منظر ہی دکھا رہا تھا۔۔

"بابا بابا کافی اچھا مذاق کرتے ہو حرام کی چیزوں کو ہاتھ نہیں لگاتے پر حرام جگہ پر آتے ہو کمال ہو ویسے"۔۔ اس آدمی نے مکروہ قہقہہ لگایا۔۔

"وہ کیا ہے نہ کسی کو تو یہاں کی گندگی صاف کرنی ہے تو میں ہی صحیح ویسے سنا تو ہو گا میرے بارے میں کبھی"۔۔ ڈی اے نے اس کی طرف توجہ دی اس آدمی کو اسکی سرخ آنکھوں نے کانپنے پر مجبور کر دیا۔۔

"کک۔۔ کیا۔۔ تت۔۔ تم۔۔ ڈڈ۔۔ ڈی۔۔ اے۔۔ ہو"۔۔ وہ آدمی ایک دم سے وہاں سے اٹھ کر بھاگا۔۔ "پیچ غلط جگہ بھاگا ہے"۔۔ ڈی اے نے افسوس سے سر ہلایا اسے دیکھ کر وہاں سے اٹھ کر باہر نکل آیا اور اپنی جیب سے فون نکال کر اس پر میسج پڑھا اور مسکراتے ہوئے اس کلب کو دیکھا۔۔

"زید جعفری بہت جلدی تمہارا کھیل ختم ہو گا"۔۔ ڈی اے نے مسکراتے ہوئے لائٹ جلا یا ایک نظر کلب کے دروازے پر ڈالی اور اچانک سے آگ پھیلتی چلی گئی لوگ چیختے آگے پیچھو بھاگنے لگے کچھ لوگوں کو آگ نے اپنی لپٹ میں لے لیا ایک قیامت کا منظر بن گیا آگ بہت تیزی سے پھیلتی ہوئی جا رہی تھی جیسے کسی نے بہت اچھے سے کام کیا ہو ڈی اے کے ہونٹوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ آئی اور گاڑی آگے بڑھادی۔۔

یہ تھی زید جعفری کی بربادی کیا اب زید جعفری خاموش رہے گا یا اب ہو گا ایک جنگ کا اعلان۔۔۔۔۔

⇒

"یہ کھڑکی کس نے کھول دی ہم نے تو بند کی تھی"۔۔ النعل کی واش روم سے باہر آتے ہی سامنے کھلی کھڑکی پر نظر پڑی اور یاد کرنے لگی اسنے تو بند کی تھی پھر ہی واش روم میں گئی تھی پھر بی جان کا سوچتے ہی آگے بڑھی تھی کے اچانک رک گئی۔۔۔

"یہ یہ لائٹ کیسے چلی گئی ب۔۔ بی جان۔۔ ب۔۔ بابا۔۔" اچنک اندھیرے سے وہ خوف کھاتی دروازے تک بھاگی کھڑکی سے چاند کی روشنی پورے روم میں ہلکی پھیلی ہوئی تھی النعل کو محسوس ہوا کوئی ہے اسکے روم میں ایک تو اندھیرا دوسرا کسی کی موجودگی کا خوف آتے ہی وہ دروازے تک گئی۔۔

"آہہہ۔۔ ب۔۔" النعل نے جیسے ہی دروازے کے لاک پر ہاتھ رکھا کسی نے تیزی میں آکے اسکا بازو پکڑتے دروازے سے لگایا اسکے بھاری ہاتھ نے اسکی چیخ حلق میں دبا دی النعل کی خوف سے آنکھیں پھیل گئی سامنے اس ماسک مین کو دیکھ کر سر پر ہڈ تھی چہرہ ماسک سے چھپا صرف وہ سرخ گرے آنکھیں تھی جنہیں النعل پہچانتے خوف سے کانپ گئی دل زور زور دھڑکنے لگا۔۔

"شش شور نہیں ایک بھی آواز نہیں نکلے تمہاری"۔۔ اسنے جھک کر اسکے کان میں سرگوشی میں کہا۔۔

اسکی دشت بھری آواز میں خوف سے النعل روتے ہوئے نہ میں سر ہلایا۔۔

تم داریان کے ساتھ باہر کیوں گئی تھی کیا تم بھول گئی تم نے مجھے وعدہ کیا تھا نکاح کا۔۔ ڈی اے نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا جو فل سفید سوٹ میں کھلے بال آنکھوں میں بے تحاشا معصومیت سے اسکے سامنے تھی وہ بے حد دلکش لگ رہی تھی ڈی اے کو ہمیشہ سے اسکی خوبصورتی معصومیت پر غصہ نفرت بے انتہا آتا تھا۔۔

"ہم۔۔ ہم۔۔ نن۔۔ نہیں گئے تھے۔۔ وو۔۔ وہ۔۔ خود۔۔ آئے تھے لینے۔۔ ب۔۔ بابا نے کہا۔۔ ج۔۔ جاؤ اور ہم نے کب کہا آپ سے نکاح کا"۔۔ النعل نے روتے ہوئے صفائی دی پھر حیرت سے اسکی گرے آنکھوں میں دیکھا۔۔

"اسکے عشق میں تم اپنا وعدہ بھی بھول گئی لٹل گرل دوبارہ اگر تم مجھے اسکے ساتھ دیکھی تو میں تمہارا وہ حال کرونگا کہ یاد رکھو اب گھر سے باہر قدم اٹھایا تو ٹانگے توڑ دوں گا"۔۔ ڈی اے جھک کر کان میں سرگوشی میں کہتا اسکے بالوں میں ایک گہرا سانس لیکے پیچھو ہوا النعل تو سانس روکے کھڑی اسکی دھکیاں سن رہی تھی اور سوچ رہی تھی اسنے کب وعدہ کیا نکاح کا اس سے بلکے اسنے تو کہا تھا وہ داریان سے محبت کرتی ہے پھر اس سے کیسے نکاح کریگی۔۔

"ہم ہم ب۔۔ بابا کو بتائیں گے۔۔" النعل نے گہرا تے ہوئے کہا۔۔

"کیا بتاؤ گی بیوقوف لڑکی۔۔" ڈی اے نے جھک کر دونوں ہاتھ دروازے پر رکھ دیئے وہ اسکی قید میں سانس روکے کھڑی رہ گئی۔۔

"بتاؤ کیا بولو گی۔۔۔"

"آ۔ آپ ہیں ہمیں مم۔۔ مارنا چاہتے ہے نہ پپ۔۔ پر کیوں ہم نے تو کچھ نہیں کیا ہے۔۔" النعل معصومیت سے روتے ہوئے کہا۔۔

"شش ابھی نہیں رونا ہے یہ سب تو بعد کے لئے رکھو صحیح کہا میں تمہیں مارنا چاہتا ہوں پر ابھی نہیں بہت جلد تمہیں اور تمہارے باپ کو تڑپا کر ماروں گا جیسے اسے تڑپایا تھا اسی طرح وہ بھی تڑپے گا اب بہت جلد آؤنگا۔۔" ڈی اے نفرت سے کتنا اسکے بازوؤں پر زور ڈالتا اسے تکلیف دیتے جیسے سکون سا ملا تھا اسکی آنکھوں میں خون اتر آیا اسکے سامنے ایک معصوم سا عکس لہرایا۔۔

"چچ۔۔ چھوڑوے۔۔ ہم۔۔ ہیں۔۔ دد۔۔ درد ہو رہا ہے۔۔" النعل ہچکیوں سے رو رہی تھی اس ظالم اسکی گرفت بہت مضبوط تھی اس نازک پری پر۔۔

"شش کہنا نہ رونا نہیں ابھی تو یہ درد بہت کم ہے میری جان بلکہ یہ تو درد ہی نہیں درد تو وہ ہو گا جو بہت جلد تمہیں ملے گا اور تمہیں اتنی جلدی کیسے مار دوں ابھی تو شروعات ہے پھر ملیں گے النعل حیات۔۔" وہ ایک نظر اسکے آنسوں بھرے پھرے پر ڈالتا اسکے بازوؤں پر زور دیتا پیچھو ہوا اور کھڑکی سے کود گیا۔۔

"بابا بابا بابا۔۔" النعل روتی چیختی ہوئے نیچے بھاگی۔۔

"ان میرا بچہ کیا ہوا۔۔" حیات صاحب اس کی چیخ سنتے روم سے بھاگتے ہوئے آئے بی جان بھی کچن سے باہر آئی وہ تینوں ہی گھر پر تھے میراج اسکا باپ کسی میٹنگ سے باہر گئے ہوئے تھے۔۔

"ب۔۔ بابا۔۔ بابا۔۔" النعل حیات صاحب کے بازوؤں میں ہی جھول گئی بی جان حیات صاحب دونوں گہرا گئے اسکے اس طرح چیخنے رونے بے ہوش ہونے پر۔۔

"انعل میرا بچہ کیا ہوا بھائی صاحب جلدی ڈاکٹر کو کال کریں پتا نہیں کیا ہوا میری بیچی کو اللہ رحم فرما"۔۔ بی جان نے انعل کے بے ہوش وجود کو دیکھتے ہی روپڑی حیات صاحب اسے اٹھائے اوپر روم میں لیکے گئے۔۔

⇒

"نہیں نہیں نہیں یہ نہیں ہو سکتا یہ نہیں ہو سکتا"۔۔ زید جعفری غصے میں پاگل ہوتا ہر چیز توڑ پھوڑ کر رہا تھا جب سے اسے خبر ملی تھی اسکے کلپ پر کسی نے آگ لگا دی ہے اسکا کروڑوں کالقصان ہوا تھا۔۔

"کہاں تھے تم سب کمینے بولو کہاں مرے پڑے تھے میرا کروڑوں کالقصان ہو گیا جانتے ہو تم سب کتنا نقصان ہوا ہے میرا بولو"۔۔ وہ بے انتہا غصے میں تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے۔۔

"یہ سب اس ڈی اے نے کیا ہو گا تم جانتے ہو وہی ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے اسکو ہی مسئلہ ہوتا ہے ہمارے ہر کام سے"۔۔ ظفر نے خوں خوار نظروں سے زید کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"ٹھاا۔۔ زید یہ کیا کر رہے ہو"۔۔ ظفر نے آگے بڑھتے اسکے ہاتھ سے گن لی جو اپنے ہی ساتھیوں کا نشانہ لے رہا تھا وہ گارڈنوں سے لپٹے نیچے پڑے ہوئے تھے جن کو اپنے مالک سے وفاداری کے بعد یہ بدلہ ملا تھا ایسے بے رحم لوگوں کے پاس دل ہی کہاں ہوتا تھا۔۔

"میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا ڈی اے ایسی تکلیف دوں گا ساری زندگی یاد رکھو گے بہت کرچکے تم میرا نقصان اب میری باری"۔۔ زید جعفری نے دانت پسنے ہوئے کہا جیسے ان دانتوں میں ڈی اے کو چبا رہا ہو۔۔

"مجھے اسکی پل پل کی رپورٹ چاہیے اسکی کوئی کمزوری ڈھونڈو"۔۔ زید سرخ نظروں سے ظفر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

⇒ #Just Believe In Success

"چلو آؤ اپنے گھر چلو"۔۔ حنان اسکے سائیڈ کادر واہ کھولتے ہوئے کہا ایک پل کو وہ اسکے خوبصورت بچے روپ میں کھو گیا زافانے اسکی نظروں سے سرخ ہوتے دھڑکتے دل سے غصے میں کہا۔۔

"اپن کو تیرے ساتھ کہیں نہیں جانا تم نے اپن کو دھوکہ دیا ہے اپن واپس اپنے گھر جائے گی"۔۔ زافا غصے میں بولتی گاڑی سے باہر نکلی۔۔

"یہ دھوکہ نہیں تھا میری جان زانی یہ محبت تھی میری جو تمہیں اپنا بنا کر پوری کر دی"۔۔۔ خان نے پیار سے اسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔

"نشہ تو نہیں کیا ہوا نہ اتنی جلدی تم کو اپن سے محبت بھی ہو گئی لیکن اپن کو یہ محبت پیار و یار پسند نہیں اب چھوڑ اپن کو گھر جانا ہے میری ماں اکیلی ہے وہ کیسے رہے گی"۔۔۔ غصے میں کہتی اپنا ہاتھ چھڑوا کر آگے بڑھی تھی کہ خان نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے گود میں اٹھایا۔۔۔

"اندر چل کر سکون سے لڑتے ہیں"۔۔۔ خان محبت سے کہتا اندر بڑھ گیا زافا تو شرم سے سرخ پڑ گئی۔۔۔

"چھوڑو نیچے اتارو اپن تیری جان لیلے گی"۔۔۔

"اب تو یہ جان تمہاری ہی جب چاہے لیلو پر اتنی جلدی کیا ہے"۔۔۔ خان سیدھا اسے روم میں لے آیا گھر میں کافی خاموشی تھی شاید کوئی نہیں تھا صرف گارڈ تھے جو اپنے کاؤنٹر پر تھے ڈی اے گھر پر نہیں تھا خان نے سوچتے ہی سکون سے سانس لی ابھی اسے صرف اپنی جگہ بلی کو سنبھالنا تھا۔۔۔

"یہ دیکھو مسز خان ہماری خوبصورت سی جنت"۔۔۔ خان نے اسے نیچے اتر کر پورا سجا ہوا روم دکھایا جو خوبصورت سے گلابی لال پھولوں سے سجا ہوا تھا روم میں تازی گلاب کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی زافا تو منہ کھلے اتنے بڑے خوبصورت سے سجے روم کو دیکھنے میں کم تھی ہوش تو تب آیا جب پیچھو سے خان نے اسے اپنے حصار میں لیا

"کیسا لگا"۔۔۔ خان نے سرگوشی میں کہا۔۔۔

"بہت پیارا ہے کیا یہ میرا کمرہ ہے یہ پورا گھر میرا ہے"۔۔۔ زافا نے ایک دم سے خوشی سے چیخ کر کہا اسے تو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا اسکے پاس اتنا بڑا گھر ہو گا اور آج اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔۔۔

"ہاں یہ سب ہمارا ہے اب تو خوش ہونہ"۔۔۔ خان نے اسے اپنے سامنے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں اپن ابی خوش نہیں میری ماں وہاں اکیلی ہے اور اپن اتنے بڑے گھر میں تو میں اسے بھی ساتھ لے آؤنگی پھر ہی یہی رہوں گی ورنہ اپن جا رہا ہے۔۔۔ زافا نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"نہیں ہے وہ اکیلی میں نے انکا انتقام کر دیا ہے انہیں اچھی جگہ بھیجو ا دیا ہے وہ اب وہاں سکون سے رہیں گی اچھا کھائے گی پیئے گی پہنے گی بس اب تم میرے ساتھ خوش رہو اور مجھے خوش رکھو"۔۔۔ خان نے اسے قریب کرتے ہوئے کہا زافا کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا خان کی باتیں اسکا محبت بھرا انداز اسے اپنے سحر میں لے رہا تھا۔۔۔

"اہہہہ ظالم مارا کیوں"۔۔۔ خان نے اسے قریب کیا تھا کہ اچانک اسکے پیٹ پر زور سے ٹانگ ماردی زافا نے وہ دور ہوتے ہی کر لیا۔۔۔

"یہ تو کچھ نہیں ابھی تو اپن تیرے سے بدلے لے گی دھوکے سے شادی کی ہے اتنی جلدی اپن بھی نہیں بھولنے والی"۔۔۔ زافا نے گھورتے ہوئے کہا اور واش روم میں بند ہو گئی۔۔۔

"کوئی مجھے خوش ہونے ہی نہیں دیتا کہ ہر جاؤ معصوم سا بندہ ہوں اللہ تعالیٰ کا احساس ہی نہیں کسی کو میرا"۔۔۔ خان خود پر افسوس کرتے ہوئے واش روم کے بند دروازے کو گھورا۔۔۔

⇒

"گھبرانے کی بات نہیں ہے وہ ڈر خوف سے بے ہوش ہوئی ہے خیال رکھیں میں کچھ دوائی لکھ دی ہے آپ انہیں کھلا دینا بخار بھی اتر جائے گا انشاء اللہ"۔۔۔ ڈاکٹر نے باہر نکلتے ہوئے کہا۔۔۔

"جی بہت شکریہ آپکا میری بیٹی ٹھیک تو ہے نہ"۔۔۔ حیات صاحب نے بے چینی سے کہا۔۔۔

"شکریہ کی بات نہیں یہ میرا کام ہے آپ بس انکا زیادہ خیال رکھیں ماشاء اللہ سے بہت معصوم پیاری بیٹی ہے آپکی"۔۔۔ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ملایا پھر باہر چلے گئے۔۔۔

"بھائی صاحب انفل کو ہوش آگیا ہے وہ آپکو بلا رہی ہے آپ جائے میں اسکے لئے کچھ بنا کر لاتی ہوں"۔۔۔ بی جان نے روم سے باہر آتے حیات صاحب کو وہاں کھڑا دیکھ کر کہا جو اسکے ہوش آنے کا سنتے اسکے روم میں گئے تیزی سے۔۔۔

"بابا۔۔ بابا۔۔ میرا بچہ ٹھیک ہے نہ"۔۔ النعل نے حیات صاحب کو اندر آتے ہی رو کر پکارا حیات صاحب نے بھاگتے ہوئے اسے اپنی آغوش میں لیا پیار سے اسکا ماتھا چوما جو بخار کی وجہ سے گرم تھا اسکا سفید چہرہ گلابی سرخ ہو گیا تھا بخار میں۔۔

"بس رونا نہیں بابا ہے نہ ساتھ کچھ نہیں ہو گا آپ رونا بند کریں بابا کا بہادر بچہ ہی نہ آپ"۔۔ حیات صاحب کو اسکا رونا تڑپا رہا تھا۔۔

"بب۔۔ بابا۔۔ وو۔۔ وہ وہ ہیں مار دیگا اا۔۔ اسنے کہا ہے وہ ہیں نہیں چھوڑے گا بب۔۔ بابا وہ کک۔۔ کون ہے"۔۔ النعل نے خوف سے روتے ہوئے کہا۔۔

"کچھ نہیں ہو گا میرے بچے کو بابا ہے نہ ساتھ کوئی بھی آپکو ہاتھ نہیں لگا سکتا ہم اپنے بچے کو کچھ نہیں ہونے دیں گے بابا پر یقین ہے نہ"۔۔ حیات صاحب کے سمجھانے پر اسنے سر ہلایا حیات صاحب اس سے پوچھنا چاہتے تھے کون ہے کیسے دیکھتا ہے پر اپنی بیٹی کی حالت دیکھتے ہوئے انہوں نے کچھ نہیں کہا بس اب اسکا بہت خیال رکھنا تھا وہ سمجھ گئے تھے جو بھی ہے وہ اسکا دشمن ہے جو اسکی بیٹی کو تکلیف دے کر اس سے بدلہ لینے کا سوچ رہا ہے۔۔

⇒

"یہ یہاں کیا کر رہی ہے"۔۔ دافیہ نے دور سے رمشا کو کسی کے ساتھ اندر ریسٹورنٹ میں جاتے دیکھا۔۔
 "جو بھی کرے مجھے کیا آفس سے نکال کر ضرور خوش ہوتی ہو گی بی بی سر سے جو چپکی رہتی ہے ہونہ"۔۔ دافیہ منہ بنا تے ہوئے خود سے بڑبڑائی۔۔

"یہ یہاں کیا کر رہی ہے ویسے تو ہمیشہ بی بی سر کے ساتھ چپکی رہتی ہے پھر ابھی آفس میں نہیں ہونا چاہیے تھا"۔۔ دافیہ کو تجسس ہو رہا تھا اسکے یہاں پر کسی کے ساتھ ہونے پر وہ کچھ سوچتی اندر گئی ریسٹورنٹ میں آج تھوڑا کم رش تھا اس لئے دافیہ کو وہ لوگ آرام سے دکھ گئے وہ لوگ دوسری سائیڈ پر بیٹھے ہوئے تھے دافیہ آرام سے چلتی ہوئی دوسری ٹیبل پر بیٹھ گئی جہاں اسکی اور رمشا کی پیٹھ تھی وہ آرام سے انکی باتیں سن سکتی تھی وہ لوگ شاید بحث کر رہے تھے کسی بات پر دافیہ نے غور سے سننا چاہا۔۔

"تم میرے ساتھ دھوکہ نہیں کر سکتے ہماری ڈیل ہوئی تھی ہم ففٹی ففٹی لیں گیں"۔۔۔ ریشا نے غصے میں دانت پیسنے ہوئے کہا۔۔۔

"میں تمہارے ساتھ کام کر کے اور نقصان نہیں اٹھا سکتا تم صرف تھوڑا کام کرتی ہو آگے تو سب مجھے ہینڈل کرنا پڑتا ہے"۔۔۔ زین انصاری نے غصے میں کہا اسے ریشا کی ہر وقت پیسے لینے پر اب غصہ آگیا تھا۔۔۔

"تم مجھے دھوکہ نہیں دے سکتے تم جانتے ہو میں کیا کر سکتی ہو"۔۔۔ ریشا کے انکار پر آگ بگولا ہو گئی۔۔۔

"بابا دھوکہ ریٹلی یہ لفظ تمہارے منہ سے اچھا نہیں لگتا مس ریشا دھوکہ تو تم دیتی ہو وہ بھی بہت خوبصورت انداز میں لوگوں کو بھول گئی اپنے دوستوں کو ان بیچاروں کے ساتھ کتنا دھوکہ کر چکی ہو"۔۔۔ زین انصاری نے طنزیہ قہقہہ لگایا۔۔۔

"تم جانتے ہو یہ سب میں نے تمہاری۔۔۔ بس بس بہت بار سن چکا ہوں محبت افیہ لفظ نہ بہت ہی زہر لگتا ہے تم جانتی ہو

مجھے اور مجھے صرف خوبصورتی اٹریکٹ کرتی ہے"۔۔۔ زین نے اسے دیکھتے ناگواری سے کہا ریشا دیکھنے میں بہت خوبصورت تھی اسکا سٹائل موڈلنگ زین کو اچھا لگتا تھا تبھی سے وہ اسکو اپنے جال میں پھنسا چکا تھا پر ریشا کو اس سے محبت ہو گئی تھی اسی بات سے زین فائدہ اٹھاتا تھا۔۔۔

"تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے زین انصاری تمہارے لئے میں نے بیراج شیرازی کی ڈیزائن چوری کی اور تمہیں دی تم میرے محبت کا یہ سلا دے رہے ہو"۔۔۔ ریشا غصے میں چیخی۔۔۔

دافیہ جو کب سے انکی باتوں پر صدمہ میں تھی اسکی آخری بات چوری پر شک میں آگیا اسے یقین نہیں ہوا یہ سب اسنے کیا ہے وہ لوگ کتنا ٹرسٹ کرتے تھے اس پر وہ مزید کچھ نہیں سن سکی اسنے جلدی سے موبائل کی ریکارڈنگ آف کی اور باہر کی جانب بھاگی آنسو اسکی آنکھوں سے بہہ رہے تھے شاید اس ظالم کو یاد کرتے یا اپنی بے گناہی کا ثبوت تھا اسکے پاس۔۔۔

⇒

"حان اٹھو اپن کو بھوک لگی ہے۔۔ زافا کب سے حان کو جگا رہی تھی پر وہ تو گھوڑے گدھے بیچ کے سو رہا تھے اپنی میٹھی نیند میں زافا کو جلدی اٹھنے کی عادت تھی اس لئے وہ فریش ہو کر حان کے ہی کپڑے پہننے ہوئے تھے اسے یاد آیا وہ تو اپنے گھر سے کچھ بھی نہیں لائی ویسے ہی اسے حان کی سمجھ نہیں آرہی تھی اسنے کیوں شادی کی اس سے وہ بھی اتنی جلدی اسکے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا وہ تو غریب تھی چور تھی پھر کیوں اسکو محبت ہوئی اس سے وہ صرف کل سے انہی سوچوں میں تھی اتنا تو وہ اب جان گئی تھی حان کو محبت ہے اس سے تجھی اتنا خیال رکھ رہا تھا کل سے رات بھی بہت لڑنے کے بعد اسنے پیار محبت بھرے لہجے میں سمجھایا اسکو کیسے وہ پہلی نظر میں اسکو پسند آئی اور وہ اسکے ٹاپ کی ہے اس لئے اسنے شادی کی زافا کو بھی حان اچھا لگتا تھا لیکن محبت وہ تو شاید اب ہو جائے اسنے سوچا

"حان اٹھو ورنہ میں تمہاری جان لیو لگی اپن یہاں بھوک سے مر رہی ہے تمہاری نیند نہیں ختم ہوتی۔۔ زافا نے غصے میں اسے چھیلنا را۔۔

"سوںے دو یار مجھے بھوک نہیں لگی آجاؤ تم بھی سو جاؤ بعد میں اٹھیں گیں۔۔ حان نے ایک آنکھ کھولتے ہوئے کہا اور اسے بھی اپنی طرف کھینچا وہ لہراتی ہوئی اسکے اپر آگری۔۔

"حان اچھوڑو اپن کو میں نے کہا بھوک لگی ہے سونا نہیں ہے تم اٹھ رہے ہو یا نہیں میں نہیں چھوڑوں گی تمہیں اب۔۔ زافا غصے شرم میں سرخ ہوتے اسکے حصار میں نکلنا چاہا۔۔

"ا اہہہہ ظالم لڑکی چھوڑو یار اٹھ رہا ہوں۔۔۔"

"نہیں تمہیں عزت راس نہیں آتی اب بتاتی ہوں۔۔۔"

"زانی یار چھوڑو اچھا ظالم کو سانس تو لو یار میری ہی سانسیں بند کر دو گی تمہاری تو۔۔ زافا غصے میں اسکے حصار کو توڑ کر اسکے اپر چڑھ گئی اور تنکیہ اٹھا کر اسے مارنے لگی حان خود کو چھوڑو اتنا بولے جا رہا تھا کبھی ایک ہاتھ پکڑتا تو وہ دوسرے ہاتھ سے وار کرتی۔۔

"ا اہہہ۔۔ حانن کینے چھوڑو۔۔ اچانک حان نے اسے پکڑتے ہی بیڈ پر گرایا اور خود اسکے اوپر آگیا زافا اسکی چلاکی پر غصے میں دانت پیسے۔۔

"اب آگئی نہ جنگلی بلی شیر کی قید میں اب بتاؤ کیا کہہ رہی تھی میری بلی"۔۔۔ خان نے اس کے ہاتھوں پر اپنی گرفت مضبوط کی اور جھک کر اپنی محبت کی مہر ثبت کی اس کے ماتھے پر زافانے سرخ پڑھتے دھک دھک دل کے ساتھ آنکھیں موند لی خان نے پیچھو ہوتے اس کی بند آنکھوں کو دیکھا جھک کر کان میں سرگوشی کی۔۔۔

"تم بہت خوبصورت ہو اور سب سے زیادہ تمہاری ناک بہت پیاری ہے جس میں یہ پیاری سی نوزپن ہے میرے نام کی"۔۔۔ اس کی تعریف پر اس کو رات کی بات یاد آئی جب اس نے منہ دکھائی میں اسے نوزپن پہنائی تھی خان کو شروع سے نوزپن پسند تھی اس نے ہمیشہ سے سوچا تھا وہ اپنی بیوی کو یہی گفت دیگا۔

"اپن کو بھوک لگی ہے ناشتہ کرنے دو"۔۔۔ زافانے معصومیت سے آنکھیں پکا کر کہا ایسے کرتے ہوئے وہ خان کو بہت پیاری لگی اس نے جھک کر اس کے گال کو چوما۔۔۔

"میری بلی بہت پیاری ہو قسم سے دل ہی نہیں کرتا تمہیں چھوڑوں۔۔۔ کیا ااا"۔۔۔ خان کے بولنے پر وہ زور سے چیخی مطلب وہ کب سے کہہ رہی ہے بھوک کا کیا اسے سمجھ نہیں آرہی غصے میں آتے ہی اسے زور سے دھکے دیا خان دھڑام سے نیچے گر گیا۔۔۔

"ااہہہ جنگلی بلی بول نہیں سکتی تھی کیا"۔۔۔ خان نیچے گر کر مریض ہو کر رہا تھا۔۔۔

"کب سے اپن تیرے کو بول رہی ہے پر تیرے سر پر عشق کا بھوت سوار ہے یہاں میری بھوک سے حالت خراب ہو رہی ہے"۔۔۔ غصے میں کہتی واش روم میں گھس گئی پھر تیزی سے واپس آئی اور سوچنے سمجھنے کا موقع دیے بغیر خان کے سر پر پانی کی بالٹی الٹ دی اور تیزی سے باہر بھاگی جاتی تھی خان نہیں چھوڑے گا اب۔۔۔

"ااا ازانی کی بد تیمیزی ہے تمہیں تو میں نہیں چھوڑوں گا کب سے بد لے بد لے لے جا رہی ہو کچھ کہہ نہیں رہا تو فائدہ اٹھالیا"۔۔۔ خان غصے میں کتا باہر کی جانب ہوا صبح جلدی اٹھایا اور مارا اور پانی اب اس کی برداشت نے جواب دے دیا۔۔۔

"شٹ ڈی اے گھر پر ہے زانیسی تمہارے علاوہ بھی وہ ہے میرے خون کا پیالہ اف میری قسمت سارے لوگ دشمن ہے میرے کوئی میری طرف نہیں"۔۔۔ خان دروازے تک پہنچا تو اسے یاد آیا ڈی اے گھر پر ہے اور زافا اور اس کی لڑائی شور اف سوچتے ہی خود پر غصہ آیا اسے۔۔۔

"ایک تو یہ رائیٹر کے ریڈز بھی ڈی اے داریاں کے دیوانے مجال ہے کوئی میری طرف بھی ہو ہنڈ سم ڈون ہوں اچھا دکھتا ہوں پر نہیں بس ڈی اے کا پوچھتے ہیں"۔۔۔ حنان خود سے بڑبڑایا۔۔

⇒

"فرحان میں بہت ڈر گیا ہوں مجھے اپنے ماضی سے بہت ڈر لگتا ہے میری بیٹی کے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے کون ہے وہ لوگ کیوں کر رہیں ہے"۔۔۔ حیات صاحب پریشان سے فرحان سے بولے دونوں اس وقت آفس میں تھے انل کی اب طبیعت بہتر تھی تبھی وہ آفس آئے ہوئے تھے۔۔۔

"تم کیوں ماضی کی باتیں یاد کرتے ہو بھول جاؤ وہ سب ختم ہو گیا ہے ایسا کچھ نہیں جسے تمہیں ڈر لگے اور رہی بات انل کے ساتھ کیا ہو رہا ہے تو یہ کوئی آج کا دشمن ہو گا تم جانتے ہو بزنس میں تو ہمارے بہت دشمن ہیں"۔۔۔

فرحان صاحب نے سمجھایا۔۔۔

"پتا نہیں فرحان بہت ڈر تا ہوں اپنی بیٹی کے نصیب سے اللہ پاک اس کے نصیب اچھے کریں وہ ہمیشہ خوش رہے میرے لئے یہی بہت ہے وہ میری زندگی ہے"۔۔۔ حیات صاحب انل کے لئے بہت ڈر گئے تھے اب

"ڈر و مت یار ہماری بیٹی ہے ہی بہت پیاری کیوں نہیں ہو گے اچھے نصیب اس کے میں نے تم سے کچھ کہا تھا کچھ سوچا اس کے بارے میں"۔۔۔ فرحان صاحب نے اپنی بات یاد دلائی۔۔۔

"ہاں میں نے سوچا بھائی صاحب بیراج سے بھی بات کی پر"۔۔۔ حیات صاحب بات کرتے ہوئے رک گئے

"پر کیا میرے بیٹے میں کیا کمی ہے"۔۔۔ فرحان صاحب اس کے رک جانے پر غصے میں کہا انہیں لگا ان کے بیٹے میں کوئی کمی ہو۔۔۔

"فرحان ایسی بات نہیں ہے پر انل کی آنکھیں کچھ اور کھتی ہیں اور میں اپنی بیٹی کو رلا نہیں سکتا وہ بہت خوش ہوتی ہے جو اسے پسند ہوتا ہے"۔۔۔ حیات صاحب کو سمجھ نہیں آیا کہاں سے بات شروع کریں۔۔۔

"کیا مطلب کیا کہنا چاہتے ہوں کھل کر کہو کیا نعل کسی کو پسند کرتی ہے۔۔۔ فرحان صاحب نے انکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔۔

"ہاں وہ داریان کو پسند کرنے لگی ہے مجھے یقین ہے داریان بھی کرتا ہو گا وہ کافی بار ہماری مدد کر چکا ہے اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہے وہ نعل کی فکر کرتا ہے نعل بھی کافی اچھی ہو گئی ہے اسکی باتیں کرتی ہے مجھے سے اس لئے مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا میں کیا کرو عفان بہت پیارا بچہ ہے مجھے کوئی مسئلہ نہیں اس سے پر میں اپنی بیٹی کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ حیات صاحب نے گہرا سانس بھرا۔۔۔

"ٹھیک ہے اگر ہماری بیٹی خوش ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن کیا داریان خان نے کچھ کہا ہے ایسا کچھ رشتے کے بارے میں۔۔۔ فرحان صاحب نے بظاہر تو مسکرا کر کہا پر اندر سے وہ بے انتہا غصے میں تھے۔۔۔

"نہیں ابھی تک تو کچھ نہیں کہا پر اسکی آنکھیں یہی کہتی ہیں خیر تھوڑا انتظار کرتے ہے وہ کیا کہتا ہے مجھے نعل سے بھی پوچھنا ہے اگر اسے عفان سے مسئلہ نہیں تو پھر ہم سوچے گئیں۔۔۔ حیات صاحب نے مسکرا کر انکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا جو بھی تھا وہ انکے بہت پرانے دوست تھے۔۔۔

⇌

"تمہیں اب بات کر لینی چاہیے۔۔۔ عفان نے اسے کام میں مصروف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہم کس بارے میں۔۔۔ مصروفیت سے کہا۔۔۔

"تمہاری شادی کی بات کر رہا ہوں اگر اب کچھ نہیں کیا تو میرا باپ میرا رشتہ لے جائے گا پھر بیٹھے رہنا یہیں۔۔۔

عفان نے چڑ کر کہا اور آگے بڑھ کر اسکا لپٹا پبند کر دیا۔۔۔

"بابا تمہیں لگتا ہے میں تمہیں دو لہا بننے دوں گا کیوں ایسے خواب دیکھ رہے ہو جو پورے نہیں ہو سکتے۔۔۔

داریان نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

"غلط فہمی ہے تیری میں بہت کچھ کر سکتا ہوں اتنا تو مجھے بھی جانتا ہے داریان خان۔۔۔ عفان طنز یہ مسکرایا۔۔۔

"نعل حیات صرف اور صرف داریان خان کی ہے اسکے جانب کسی نے بھی آنکھ اٹھا کر دیکھا تو اسکی آنکھیں

نکلنا بہت اچھے سے آتی ہیں۔۔۔ داریان نے ایک دم سنجیدگی سے کہا۔۔۔

"مجھے جلد بازی کا کام پسند نہیں وقت ہوتا ہے ہر چیز کا اور میرا وقت اب شروع ہو گا جسٹ ویٹ اینڈ وایچ۔۔۔"۔۔۔ داریان نے سوچ لیا تھا اب وقت آگیا ہے اسے آگے بڑھنا ہو گا۔۔۔

"سوری ایوریون لیکن بی سر مجھے آپ سے بات کرنی ہے پلیز"۔۔ دافیہ کو پہلے نہیں پر اب واقع شرمندگی ہوئی اس طرح سب کے بیچ اور اب بیراج کی سرخ آنکھیں۔۔

"بی۔۔۔ س۔۔۔ م۔۔۔"



"تم نے اچھا نہیں کیا بیراج"۔۔۔ شان نے افسوس سے دیکھا اے۔۔۔
 "اچھا اور جو اس نے کیا وہ اچھا تھا"۔۔۔ بیراج نے غصے میں گھورا اے۔۔۔

"وہ بات کرنے آئی تھی کچھ تو ضروری بات ہوگی نہ جو وہ اس طرح آئی ورنہ تم میں اور سب جانتے ہیں وہ ایسی نہیں ہے اور تم نے اسے سب کے سامنے معززت کر دیا"۔۔۔ شان کو اب فکر ہو رہی تھی دافیہ اس طرح تو نہیں کرتی کبھی۔۔۔

"اور اس نے سب کے سامنے میری انسلٹ کروائی اسکا کیا اور ایسی بھی کیا بات تھی جو ویٹ تک نہیں کر سکتی تھی کیا میں بھاگا جا رہا تھا نہیں نہ اسے صرف بدلہ لینا تھا"۔۔۔ بیراج کی بدگمانی بڑھ گئی تھی اب دافیہ کے لئے۔۔۔

"بدلہ کیسے بدلہ یار وہ ایسی نہیں ہے تم کیوں اتنی نفرت کرنے لگے ہو"۔۔۔ شان کو اب غصہ آ رہا تھا اس پر

۔۔۔

"ہاں بدلہ تاکہ وہ پیسے نہ بھرے اور تمہیں بہت فکر ہے اسکی لگتا ہے بہت اچھے سے جانتے ہو"۔۔۔ بیراج طنزیہ مسکرایا۔۔۔

"تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا بس دماغ خراب ہو گیا ہے میری ہی غلطی تھی جو اس بیچاری کو یہاں جاب دی"۔۔۔ شان غصے میں کتابا ہر نکل گیا۔۔۔

"آآآ۔۔۔ دافیہ شہباز تمہیں میں نہیں چھوڑوں گا بہت کر لی میری انسلٹ تم نے میرے ہی دوست کو اپنی جال میں پھنسا لیا"۔۔۔ بیراج غصے میں ٹیبل سے چیزیں نیچے پھینک دی اسکی سرخ آنکھوں میں دافیا کا چہرہ لہرایا

⇒

"زانی بلی رک جاؤ ہاتھ لگی تو بہت برا ہو گا"۔۔۔ خان اسکے پیچھو بھاگتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

"اچھا کیا کرو گے تم بھول جاتے ہو اپن کو تم سے پٹنا بہت اچھے سے آتا ہے خان صاحب"۔۔۔ زافانے مسکراتے ہوئے ایک آنکھ دبائی۔۔۔

"دیکھو یار یہاں پر شور مت کرو روم میں چل کر لڑتے ہیں آؤ شاباش ورنہ بیوہ ہو جاؤ گی"۔۔۔ خان نے یہاں وہاں دیکھتے ہوئے اس سے پیار سے کہا۔۔۔

"کیوں یہ تو اپن کا گھر ہے نہ سارا پھر یہیں لڑتے ہیں پر پہلے بھوک لگی ہے کچھ کھلاؤ ورنہ اپن تیرے خون پی لے گی بیوہ ہونے کو اپن کو کوئی غم نہیں"۔۔ زافا نے گندھے اچکائے جیسے اسے کوئی پرواہ نہیں۔۔

"دھبیج میں لائی ہو گھر جو پورا تمہارا ہو گیا تمہاری تو"۔۔ اسکی بات پر خان کو غصہ آگیا وہ پھر سے اسکو پکڑنے کے لئے بھاگا تھا کہ ایک گھمبیر آواز پر رک گئے اسکے قدم۔۔

"خان۔۔" ایک رعب دار آواز گونجی۔۔

"شٹ مر گیا میں"۔۔ خان نے سختی سے آنکھیں میچی۔۔

"یہ کون ہے اتنا حسین مرد"۔۔ زافا نے خان کے قریب آتے سرگوشی میں کہا۔۔

"شرم نہیں آتی اپنے شوہر کے سامنے دوسروں کی تعریف کرتے ہوئے"۔۔ خان نے جھٹکے سے آنکھیں کھولی اور زافا کو غصے میں گھورا۔۔

"کیا ہو رہا تھا یہاں"۔۔ ڈی اے نے دونوں کو گھورتے ہوئے کہا ایک نظر زافا کے پیسے پر ڈالی جو خان کے ٹی شرٹ کھلی جینز چھوٹے گندھوں تک کھلے بھکرے بال دیکھنے میں وہ بہت پیاری تھی ڈی اے کو خان کی پسند اچھی لگی کیوں کہ وہ بھی اسکی طرح خان کا سلون جو برباد کرنے آئی ہے۔۔

"پیار۔۔ لڑائی"۔۔ زافا خان دونوں ایک ساتھ بولے پھر ایک دوسرے کو گھورتے ہوئے دیکھا۔۔

"یہ دونوں چیزیں یہاں کرنے کی وجہ"۔۔ ڈی اے پیٹ کی جیب میں دونوں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا وہ فل بلیک پیٹ کوٹ میں تھا اسکی گرے آنکھیں ہمیشہ کی طرح سرخ تھی جو اسکو بے حد خوبصورت بنا رہی تھی۔۔

"سنو لڑکی تم جانتی ہو جسے تم مار رہی تھی اسے مارنے کا حق صرف میرا ہے"۔۔ ڈی اے نے زافا کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔

"بابا اچھا اب یہ اپن کو بھی حق ہے چلوں ل ڈیل کرتے ہے دونوں مارنے کا حق رکھتے ہیں اس پر"۔۔ زافا نے ایک نظر خان کو دیکھتے ہوئے ڈی اے سے کہا اسے ڈی اے اچھا لگا تھا مطلب کوئی اور بھی تھا جو خان سلطان کو سیدھا کرتا ہے یہ بات اسکے لئے بہت خوشی کی تھی۔۔

"شرم نہیں آتی دونوں کو مجھ معصوم کو مارنے کے منصوبے بنا رہیں ہیں میری بھی بددعا لگے گی"۔۔۔ خان تو صدمہ سے نکل کر چلایا۔۔۔

"اچھا یہ بتاؤ یہ کون ہے"۔۔۔ زافا پھر خان سے مخاطب ہوئی۔۔۔

"تم جاؤ بھوک لگی تھی نہ وہ رہا کچن جاؤ میں آتا ہوں پھر بتاتا ہوں تمہیں سب"۔۔۔ خان نے ایک نظر اس پر ڈالتے ہوئے کہا خان کے بولنے پر اسے اپنی بھوک کا احساس ہوا تو سیدھا کچن میں بھاگی خان سنجیدہ ہوتے ڈی اے کی طرف بڑھا وہ پہلے ہی وہاں سے اسڈی روم میں چلا گیا تھا۔۔۔

⇒

"تم نے زید جعفری کو کیوں چھیڑا ہے اب جانتے نہیں وہ اب سکون سے نہیں بیٹھے گا"۔۔۔ خان نے غصے میں کہا جب سے اسے پتا چلا تھا وہ اسی بات کے ڈر میں تھا ویسے تو وہ لوگ ڈرتے نہیں تھے لیکن انکے کام کے بیچ تو وہ آسکتا تھا۔۔۔

"اگر اسنے کچھ کیا تو کیا ہم خاموش بیٹھیں گے اور ہاں اس فرحان صاحب پر نظر رکھو"۔۔۔ ڈی اے دروازے کی طرف بڑھا پھر رک کر خان سے کہا۔۔۔

"اور ہاں آج شور برداشت کر لیا دوبارہ ایسا نہیں ہونا چاہیے"۔۔۔ ڈی اے نے وارن کیا۔۔۔

"تم پھر سے اس معصوم کا سکون برباد کرنے جا رہے ہو ایک ہی بار میں کیوں نہیں کر دیتے اسکا سکون برباد کبھی ایک روپ تو کبھی دوسرا ایسے تڑپانے سے اچھا ہے ایک ہی بار میں تڑپا دو"۔۔۔ خان غصے میں کمتاباہر نکل گیا اسے النعل کے لئے بہت افوس ہوتا تھا وہ معصوم جس کی کوئی غلطی نہیں پھر بھی ایک نفرت میں بدلے کا شکار ہو رہی تھی۔۔۔

#Just Believe In Success

"تو وقت آگیا ہے تم سے بدلہ لینے کا حیات شیرازی میں تمہیں بتاؤ نگا درد تکلیف کیا ہوتی ہے تڑپانا کیا ہوتا ہے"۔۔۔ ڈی اے کی آنکھیں سرخیوں سے بھر گئی تھیں۔۔۔

⇒

"نہیں شان سر میں یہ کیسے لے سکتی ہوں آپکی کوئی غلطی نہیں ہے یہ سب میرا نصیب تھا"۔۔ دافیہ نے
شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔۔

"نہیں دافیہ یہ میری غلطی ہے مجھے وہ کنٹریکٹ بنانا ہی نہیں چاہیے تھا بیراج کے اسی غصے کی وجہ سے میں
نے کیا کوئی بھی اسکے ساتھ زیادہ تر کام نہیں کر پاتا"۔۔ شان اسکی مدد کے لئے یہاں آیا تھا وہ جانتا تھا بیراج
اسے نہیں چھوڑے گا۔۔

"اگر میں پیسے نہیں دیتی تو کیا کرنا پڑے گا مجھے"۔۔ دافیہ نے کچھ سوچ کر کہا۔۔

"پھر یا تو پیسے نہ دینے پر جیل جاؤ گی یا پیسے دے کر اپنی جان چھوڑو اور یا پانچ مہینے تک جاب کر کے اس
کنٹریکٹ کا ٹائم ختم کرو اور اس بیچ تمہیں بیراج کی ہر بات بد تمیزی برداشت کرنی پڑے گی"۔۔ شان اسکا ارادہ
سمجھ گیا مسکراتے ہوئے بولا۔۔

"ٹھیک ہے پھر میں تیار ہوں میں آپکی بہت شکر گزار ہوں پر پیسے نہیں لے سکتی اور اب میں بھی اپنا بدلہ لینے
آؤ گی بہت زیادہ بیراج سر کو تنگ کروں گی اب"۔۔ دافیہ نے ہنستے ہوئے کہا اسنے بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا تھا
۔۔

⇒

"بابا میں بہت مزہ آرہا ہے یہاں کتنی اچھی جگہ ہے نہ"۔۔ نعل اپنے بابا حیات صاحب کے ساتھ باہر پارک
میں واک کر رہی تھی۔۔

"میرا بچا خوش ہے کبھی کبھی تازی ہوا کھالینی چاہیے صحت کے لئے بہت اچھی ہوتی ہے"۔۔ حیات صاحب
آج صبح اسے واک کے لئے لائے تھے وہ چاہتے تھے وہ انکے ساتھ کھل کر بات کرے ڈاکٹر نے بھی کہا تھا وہ
انہیں خوش رکھیں۔۔

"بابا آپ بہت اچھے بابا ہے ہم آپ سے بہت بہت زیادہ پیار کرتے ہیں"۔۔ نعل رک کر انکے سینے سے لگتے
ہوئے کہا وہ دنیا میں سب سے زیادہ باپ سے محبت کرتی تھی اسکے لئے اسکے بابا اسکے آئیڈیل تھے۔۔

"بابا بھی بہت پیار کرتے ہیں اپنی گڑیا سے اچھا بابا کچھ پوچھیں گیں تو آپ کو سچ بتانا ہے اوکے"۔۔ حیات صاحب نے محبت سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔

"اوکے آپ پوچھے نعل حیات سچ بتائے گی ہم جھوٹ نہیں بولتے آپ کو پتا ہے"۔۔ نعل نے لاڈ سے کہا۔۔

"کیا میرا بچا بابا کے علاوہ کسی سے پیار کرتا ہے کسی کو پسند"۔۔ حیات صاحب نے مسکراتے ہوئے اسے خوبصورت معصوم چہرے کو دیکھا۔۔

"ہممم ہاں پہلے آپ پھر بڑے بابا میراج بھائی بی جان فرحان انکل اور عفتان بھی اچھے ہیں اور اور ہاں داریان وہ۔۔ وہ بہت اچھے ہیں"۔۔ نعل اپنی ٹون میں بولتے ہوئے رک گئی پھر داریان کا نام لیتے اسکی آنکھوں میں جو چمک تھی وٹ حیات صاحب سے چھپی نہیں۔۔

"اچھا میری گڑیا تو بہت لوگوں سے پیار کرتی ہے پھر۔۔۔

ہاں نہ سب بہت اچھے ہیں بابا"۔۔ وہ معصومیت سے بولی حیات صاحب مسکرا دیہ۔۔

"فرحان انکل چاہتے ہیں میری گڑیا انکی بیٹی بنے۔۔۔ لیکن ہم تو انکی بیٹی ہے نہ بابا"۔۔ نعل انکی بات کاٹ دی اور خود نہ سمجھی سے بولی۔۔

"اور آئے بیٹھے ہم آپکو سمجھاتے ہیں اور آپکو بیچ میں نہیں بولنا جب تک بابا کی بات ختم نہ ہو جائے اوکے"۔۔

حیات صاحب نے پیار سے سمجھاتے ہوئے اسے بیٹھا یا بیچ پر نعل نے معصومیت سے سر ہلایا۔۔

"اب آپ بڑی ہو گئی ہے اس لئے لوگ آپکو پسند کرتے ہیں آپکے لئے رشتہ بھیجتے ہیں جیسے فرحان انکل کو آپ انکے بیٹے عفتان کے لئے اچھی لگتی ہیں انہوں نے کہا ہے آپکی شادی عفتان سے کروادیں ہم لیکن ہم نے کہا ہم اپنی بیٹی سے پوچھے گیں پھر آپ کو اگر عفتان نہیں پسند تو ہم کوئی اور ڈھونڈے گیں آپ جانتی ہے ہم دوست بھی ہے نہ تو آپکو ہم سے ہر بات شیئر کرنی چاہیے ہم آپکو پہلے بھی سمجھا چکے ہیں لڑکی جب بڑی ہوتی ہے پھر اسکی شادی ہوتی ہے اور وہ اپنے شوہر کے گھر چلی جاتی ہے بی جان نے بھی بتایا تھا نہ آپکو"۔۔ حیات صاحب بہت پیار محبت میں اسے ہر ایک بات سمجھا رہی تھی جسے وہ بہت غور سے اپنی معصومیت سے سن رہی تھی

--

"کیا آپ کو کوئی پسند ہے یا ہم آپ کی عفتان سے بات پکی کر دیں بولیں"۔۔ حیات صاحب نے اسے خاموش دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"اب ہم بول سکتے ہیں"۔۔ النعل کے معصومیت پر حیات صاحب نے ہنستے ہوئے سر ہلایا۔۔

"بابا فرحان انکل اچھے ہے عفتان بھی اچھے ہے پر ہمیں انکے ساتھ اچھی والی فیلنگ نہیں آتی وہ نہ ہمیں داریان کو دیکھ کر آتی ہے وہ ہمیں بہت بہت اچھے لگتے ہے آپکو پتا ہے ہمیں انہیں دیکھتے ہے ہمارا دل زور سے دھڑکتا ہے اور انکے ساتھ گھمنے میں بھی مزہ آتا ہے کیا ہم ان سے شادی کر لے"۔۔ النعل نے بولتے ہوئے اچانک زور سے کہا شادی کا اسنے اپنی فیلنگ بھی بتادی اپنے بابا کو۔۔

"ہا ہا آپ بہت معصوم ہے میری گڑیا داریان تو ہمیں بھی اچھے لگتے ہے پر۔۔۔ نہیں آپ ان سے شادی نہیں کریں گے بابا وہ ہمارے ہے نہ"۔۔ النعل پھر سے انکی بات بچ میں کاٹ دی اور اپنی عقل مندی ظاہر کی صحیح کتا ہے ڈی اے وہ واقعی بیوقوف ہے۔۔۔

"ہا ہا ایسے نہیں کہتے پہلے ہمیں یہ تو پتا چلے داریان خان کیا سوچتے ہیں ہماری بیٹی کے بارے میں"۔۔ حیات صاحب نے اسکی بات پر قہقہہ لگایا۔۔

"بہت معصوم ہے آپکی بیٹی خیال رکھیں کہیں نظر نہ لگ جائے"۔۔ پاس بیٹھے ایک وجود کی گمبھیر آواز گونجی حیات صاحب نے گردن موڑ کر پاس بیٹھے اس شخص کو دیکھا جو شاید واک آؤٹ کرتے ہوئے وہاں تھک کر بیٹھا تھا اور انکی باتیں بھی سن رہا تھا شاید۔۔

"ہاں بہت معصوم ہے ماشاء اللہ بہت لاڈ سے پالا ہے ہم نے اللہ نظر بد سے بچائے گا آمین"۔۔ حیات صاحب النعل کو دیکھتے دل میں نظر اتاری وہ سامنے تھوڑی دور بیٹھی اس عورت کو دیکھ رہی تھی جو ایک لڑکی کا ہاتھ دیکھ رہی تھی۔۔

"بابا چلیں وہاں چلتے ہیں۔۔ کہاں گھر نہیں جانا کیا۔۔ نہیں چلتے ہے پہلے وہاں پلیز چلے نہ۔۔ ہا ہا اچھا بابا کی جان چلو"۔۔ النعل حیات صاحب کا ہاتھ پکڑتے ہوئے آگے بڑھ گئی اس عورت کی طرف۔۔

"انوسینٹ بیوٹی آئے لائک اٹ"۔۔ وہ وجود اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا اسکی نظروں میں پسند کی تھی انل کے لئے۔۔

"وہ معصوم چہرہ ایک پل میں دل دھڑکا گیا"

"پہلو کے بھاگ میں وہ مہمکتا گلاب رہ گیا" وہ وجود دلکشی سے مسکرایا۔۔

⇒

"بابا ہم بھی ہاتھ دکھانا چاہتے ہیں"۔۔ انل اس عورت کے سامنے رکتے اپنے بابا سے کہا۔۔

"میری جان ہم ایسی باتوں پر یقین نہیں کرتے"۔۔ حیات صاحب کو اب سمجھ آئی وہ اسے یہاں کیوں لائی۔۔

"لیکن ہم دیکھنا چاہتے ہیں پیز بابا پیز"۔۔ انل نے معصومیت سے آنکھیں جھپکائی۔۔

"اچھا چلیں پر اسکی باتوں پر یقین نہیں کریں گے ہم"۔۔ حیات صاحب نے ہار مانتے ہوئے کہا۔۔

وہ اس عورت کے سامنے بیٹھ گئی اور اپنا ہاتھ آگے کیا اس عورت کے۔۔ وہ عورت ایک نظر اسے دیکھ کر پھر اسکے ہاتھ کو دیکھنے لگی اور پھر سے اسکے معصوم چہرہ کو جہاں جاننے کی بے تابی تھی۔۔

"تمہاری زندگی بہت مشکل ہے لڑکی تجھے وہ تکلیف ملے گی جو تو برداشت نہیں کر پائی گئی جا یہاں سے جا بہت دور چلی جا ورنہ مر جائے گی تو جا"۔۔ وہ عورت کہہ کر پاگلوں کی طرح تیز رفتار سے بھاگی وہاں سے اور انل وہی اپنی جگہ کھڑی انکی باتیں سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"بابا اس عورت نے ایسا کیوں کہا ہم مر جائے گے"۔۔ انل کی آواز پر حیات صاحب ہوش میں آئے۔۔

"کک"۔۔ کچھ نہیں میری جان آپکو کچھ نہیں ہو گا بابا ہے نہ آپکے ساتھ آپکو کچھ نہیں ہونے دیں گے"۔۔ حیات صاحب اسے گلے لگا کر اسے سمجھا رہے تھے یا خود کو انکو اس عورت کی بات نے پریشان کر دیا تھا وہ اس بات پر تڑپ گئے تھے انل میں انکی جان تھی اسے بہت لاڈ پیار سے پالا تھا وہ کیسے برداشت کر سکتے تھے اپنی بیٹی کے لئے ایسی باتیں انل کو تو اس عورت کی بات سمجھ ہی نہیں آئی لیکن کیا وقت اسے یہ بات بہت اچھے سے سمجھا دے گا کیا ہونے والا تھا اس معصوم کی زندگی میں کس بات کی سزا ملنے والی تھی اسے۔۔

⇒

"بیراج آپکو اب شادی کر لینی چاہیے"۔۔ حمدان صاحب نے بیٹے سے کہا۔۔

"پلیز بابا! بھی نہیں اور یہ نعل کماں ہے"۔۔ بیراج نے ناشتہ کرتے ہوئے کہا۔۔

"حیات بھائی کے ساتھ واک پر گئی ہے اتنے دن سے طبیعت خراب تھی اسکی تھوڑا فریش ہو جائے گی اس لئے حیات بھائی لیکے گئے"۔۔ بی جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

"یہ اچھا کیا بھائی صاحب نے پتا نہیں کس کی نظر لگ گئی ہے ہماری بچی کو"۔۔ حمدان صاحب نے گہرا سانس بھرا۔۔

"میں پتا لگوار ہوں پر سمجھ نہیں آتا چچو سے کس کی دشمنی ہے ایسا بھی کیا ہو گیا ہے کہ وہ نعل کی جان کے دشمن بنے ہوئے ہیں پر میں چھوڑوں گا نہیں انہیں"۔۔ بیراج نے سوچتے ہوئے کہا۔۔

"اپنی شادی کے سوال کا جواب دو بڑے ہو گئے ہو تم اس گھر کو بھی رونق کی ضرورت ہے بیراج"۔۔ حمدان صاحب پھر سے اسکی شادی پر آئے بی جان نے بھی ساتھ دیا۔۔

"ہماری رونق ہے نہ نعل پھر کسی اور کی کیا ضرورت ہے"۔۔ بیراج نے پھر سے جان چھڑوائی۔۔

"وہ تو ہے پر وہ بھی جلد اپنے گھر کی ہو جائے گی بیٹیاں جلد ہی چلی جاتی ہے اور ہمارے نعل کے بھی اللہ نصیب اچھے کریں"۔۔ بی جان نے بیراج سے کہا۔۔

"اچھا بتاؤ کوئی پسند ہے یا پھر یہ کام ہم کریں"۔۔ حمدان صاحب نے شرارت سے کہا۔۔

"ہا ہا بابا آپ کو یہ کرنے کی ضرورت نہیں خود ہی ڈھونڈ لوں گا"۔۔ انکے پسند سوال پر اسکے سامنے دافیا کے چہرہ لہرا یا پر دوسرے پل اسنے نفرت سے جھٹک دیا اپنا کوٹ اٹھا کر باہر چل دیا۔۔

"بھائی صاحب آپکو نہیں لگتا جب گھر کی رونق گھر میں ہو تو باہر دیکھنے کی کیا ضرورت ہے"۔۔ بی جان کے بات پر حمدان صاحب نے نہ سمجھی سے دیکھا جب بات سمجھ آئی تو کھل کر مسکرا دیا۔۔

"یہ بات تو ہمارے خیال میں آئی نہیں یہ تو بہت خوشی کی بات ہے پر بیراج پتا نہیں مانے گا یا نہیں وہ اسے ہمیشہ سے چھوٹی بہن کی طرح سمجھتا ہے۔۔۔ حمدان صاحب خوش تو بہت ہوئے پر بیراج کی سوچ کا خیال آتے چپ ہو گئے۔۔۔"

"یہ سب باتیں ہے بعد میں سب صحیح ہو جاتا ہے بھائی صاحب حیات بھائی آئے تو آپ بات کر کے دیکھ لیں۔۔۔ بی جان نے مٹورا دیا وہ نہیں چاہتی تھی نعل باہر جائے انہیں پتا تھا وہ جس لاڈ پیار میں پلی ہے باہر کے لوگ اسکی مصومیت چھین لے گیں۔۔۔"

⇒

"السلام علیکم سر۔۔۔ دافیہ نے آفس میں آتے سامنے بیراج کو دیکھ کر سلام کیا۔۔۔
"وعلیکم سلام شان آج کا مینیو سمجھا دو رہا تھا میرے ساتھ آؤ۔۔۔ بیراج اسے انور کرتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔۔"

"تم پریشان نہ ہو وہ خود ہی صحیح ہو جائیگا آؤ میں آج کا تمہیں بتاؤں۔۔۔ شان نے اسکی آنکھوں میں نمی دیکھ کر کہا۔۔۔"

"کیا سچ میں بہت مبارک ہو۔۔۔ دافیہ نے بات سنتے خوشی میں کہا۔۔۔"

"تھینک یو پر اب جلدی سے جاؤ وہاں تیاری پوری کرنا بہت اچھا انتظام کرنا آج ہماری اتنی بڑی ڈیل ہوئی ہے اسی خوشی میں بیراج نے پارٹی رکھی ہے وہاں سب بڑے لوگ ہونگے تو سب اچھا ہونا چاہیے اوکے۔۔۔ شان نے آج کا پروگرام بتایا۔۔۔"

"آپ بے فکر رہیں آج میں بہت اچھا انتظام کرونگی کوئی شکایت کا موقع نہیں دوں گی۔۔۔ دافیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔"

"یہ ہوئی نہ بات بیسٹ آف لک اور ہاں تم وہاں سے کام ختم کر کے گھر چلی جانا وہاں سے تیار ہو کر جلدی پہنچ جانا اوکے اب میں چلتا ہوں مجھے لیٹ ہو رہا ہے اور ہاں بیراج اسی سائیڈ جا رہا ہے تم کہہ دو ساتھ چھوڑ دیگا۔۔۔"۔۔۔

شان جلدی میں کتا باہر نکل گیا۔۔۔

"وہ مجھے چھوڑیں گیں ہونہ۔۔۔" دافیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

یس کم۔۔۔

"وہ۔ وہ ب۔۔۔ بی سر آ۔ آپ جا رہے تھے و ہشی تو کیا آپ مجھے چھوڑ دیں گے و ہشا۔۔۔" دافیہ نے اندر آتے گھبراہٹ میں کہا۔۔۔

"کیوں تم خود نہیں جاسکتی ابھی میں اور بیراج کسی کام سے جا رہے ہیں خود چلی جاؤ۔۔۔" ریشا نے طنز یہ کہا۔۔۔

"کم اون بی ہم لیٹ ہو رہیں ہیں۔۔۔" ریشا بولتے باہر نکلی پیچھو بیراج بھی۔۔۔

دافیہ کو خود کی بی عزتی پر بہت رونا آیا جو وہ ضبط کر کے کھڑی تھی اسے بیراج کی آنکھوں میں دیکھا پر وہ تو جیسے اسے جانتا ہی نہیں ہو۔۔۔

⇒

"مجھے نہیں لیکے گئے اللہ کرے انکی گاڑی خراب ہو جائے آمین۔۔۔" گہری سانس لیکے غصے میں کہا۔۔۔

مجھے بھی شوق نہیں تھا انکی کھٹارا گاڑی میں جانے کا وہ تو شان سر کے کہنے پر آئی اف یا اللہ اس ریشا تمشی کی ٹانگے ٹوٹ جائے۔۔۔ دافیہ غصے میں خود سے بڑبڑا رہی تھی کہ پیچھو سے آتی آواز پر اچھل پڑی۔۔۔

"ہو گیا یا ابھی کچھ باقی ہیں بد دعائیں۔۔۔" بیراج دروازہ پر کھڑا اسے کب سے سن رہا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔ لگ۔۔۔ لگ۔۔۔ نہیں۔۔۔ کک۔۔۔ کیوں۔۔۔" دافیہ کی دھڑکن تیز رفتار سے چل رہی تھی اسے لگا آج وہ گئی۔۔۔

"کوئی مجھے بد دعا دے رہا تھا نہ اس لئے۔۔۔" بیراج نے سنجیدگی سے طنز یہ کہا۔۔۔

"مجھے یقین نہیں ہو رہا میری بد دعا جلدی لگ جاتی ہیں"۔۔ وہ خوشی میں جلد بازی میں بولی پھر جلدی سے زبان دانتوں تلے دبا دی۔۔

"سس۔۔ سوری۔۔ وو۔۔ وہ۔۔ مم۔۔"

"چلوں اب"

بیراج بنجیدگی سے کتباہر چلا گیا پیچھو دافیہ گھبراتی ہوئی گئی۔۔

آج تم گئی پکا جاب سے۔۔ دافیہ دل میں کہتی اسکے ساتھ باہر آئی۔۔

"بیٹھو جلدی۔۔" بیراج کے بولنے پر دافیہ حیرت سے اسے دیکھا وہ کیا کرنے والا ہے کہاں چھوڑے گا اسے وہ اندر اسکی باتوں پر غصہ بھی نہیں کیا۔۔

"کیا تمہیں اٹھا کر بیٹھانا پڑے گا۔۔" بیراج نے طنز کیا۔۔

"نن۔۔ نہیں۔۔ مم۔۔ میں آرہی ہوں۔۔" دافیہ گھبراتے ہوئے پیچھو بیٹھ گئی سوچ رہی تھی اسکے ساتھ کیا ہوا یہ سب کچھ۔۔

⇒

"السلام علیکم دادا"۔۔ دافیہ سلام کرتے ہوئے اندر آئی۔۔

"آج جلدی آگئی بیٹا"۔۔ دادا نے کہا۔۔

"ہاں دادو خیر ہے وہ آج آفس میں پارٹی تھی تو وہی کام کر رہی تھی سب کچھ اچھے سے ہو گیا ہے بس میں تیار

ہونے آئی ہوں پھر واپس جانا ہے اور ہاں میں لیٹ ہو جاؤنگی تو آپ کھانا کھا لینا دوائی لیکے ٹائم سے سو جانا میں

نے رضیہ ماسی کو بول دیا ہے"۔۔ دافیہ گھر آتے ہی اپنے کام کے ساتھ دادا کو سمجھا بھی رہی تھی دادا اسکے انداز کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔۔

"دادو میں کیا پہنوں کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے"۔۔ دافیہ نے روم میں آتے ہی اپنے سب کپڑے بیڈ پر پھیلا

دیئے۔۔

میری دافی جو بھی پھنے گی اس میں پیاری لگے گی یہ پنک پن لو بہت اچھا لگے گا۔ دادا نے بہت خوبصورت پنک کلر کا سوٹ نکالا۔۔

"کیا سچ میں اچھے لگے گے نہ۔۔" دافی نے ایک نظر ڈرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

⇒

"واہ دافی نے یہاں بہت اچھا انتظام کیا ہے تمہیں کیسا لگا رہتا؟"۔۔ رشا کی دوست نے پورے ہال کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔۔

"بہت زیادہ بکواس"۔۔ رشا نے نفرت سے دیکھتے ہوئے کہا اسے دافی سے جلنے ہونے لگی تھی وہ ہر کام اچھے سے کرتی تھی بیراج کو جیسا چاہیے تھا اور آج کا انتظام بھی اس نے بہت اچھا خوبصورت سے ہر چیز کو کیا ہوا تھا۔۔

"بیوٹیفل۔۔" رشا کی دوست نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"تھینک یو یار۔۔" رشا نے مسکراتے ہوئے کہا پر جب اپنی دوست کی نظروں کو سامنے دیکھا تو پیچھو مڑ کے دیکھا سامنے سے دافی چلتی ہوئی آرہی تھی پنک گھیر دار انارکلی فراک میں لائٹ سے میکپ میں کھلے بال ایک سائیڈ دوپٹہ سیٹ کیا ہوا تھا اوپر شال اچھے سے ڈال رکھی تھی وہ بہت حسین لگ رہی تھی رشا کو اسکی خوبصورتی سے جلنے نفرت ہونے لگی تھی۔۔

"السلام علیکم آپ بہت اچھی لگ رہی ہیں"۔۔ دافی نے قریب آتے سلام پیش کیا پھر رشا کی تعریف کی جو فل بلیک ساڑی میں تھی آگے پیچھو سے بہت گہرا لکھ تھا اسکا دافی کو اسکی ڈریس اچھی نہیں لگی یہاں سب کو دیکھتے ہوئے اسے شرمندگی ہو رہی تھی لیکن یہ اسکا کام تھا بھی نہیں اور کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی۔۔

"کیا تم شادی میں آئی ہو؟"۔۔ رشا نے غصے میں کہا۔۔

"جی مطلب میں سمجھی نہیں"۔۔ دافی نہ نا سمجھی سے کہا۔۔

بہت معصوم بنتی ہو لیکن ہو نہیں تمہیں نہیں پتا یہاں پارٹی ہے کسی کی شادی نہیں سمجھی اپنی ڈریس دیکھو کیا سوچیں گے یہ لوگ کیسے بزنس میں بیراج کا ٹیٹ ہے کیسے لوگوں کے ساتھ ڈیل کی ہے اگر اچھے کپڑے نہیں

تھے تو آنے کی ضرورت نہیں تھی اور اگر تمہارے پاس سٹائیلش ڈریس ہو تو پلیز جاؤ چیخ کر ورنہ تمہاری ضرورت نہیں ہے ویسے بھی یہاں۔۔۔ ر مشا نفرت غصے میں بہت کچھ بول کر چلی گئی دافیہ کو لگا اسنے کچھ بھی نہیں چھوڑا اسنے آنکھیں بند کر کے ایک گہرا سانس لیا پر اسکی آنکھوں سے آنسو نکل آئے وہ اپنا گال صاف کرتے ہوئے باہر بھاگی۔۔۔

⇒

"ہاں یار آ رہا ہوں تم لوگ پارٹی شروع کرو۔۔۔ بیراج نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے فون پر کہا۔۔۔"

"او کے جلدی آؤ یہاں سب پوچھ رہے ہیں اور دافیہ بھی ابھی تک نہیں آئی پتا نہیں کیوں ورنہ وہ تو کبھی لیٹ نہیں ہوتی اور یہاں کا انتظام بھی بہت اچھا کیا ہے اسنے۔۔۔" شان دوسری طرف فون پر بول رہا تھا دافیہ کے نام پر بیراج خاموش ہو گیا او کے کتنا کال کاٹ دی۔۔۔

⇒

"یا اللہ اس چڑیل کا کچھ کر دے ورنہ میں سچ میں اسکا خون کر دوں گی اف ف مجھے کہتی ہے چیخ کر وہ خود کو دیکھا ہے پوری میکپ کی دکان اور اس چڑیل کے کپڑے جسے آدھے گھر بھول آئی ہوں ہونہ۔۔۔" دافیہ سڑک پر چلتے ہوئے اپنا غصہ نکل رہی تھی۔۔۔

"اب کیا کرو کوئی گاڑی نہیں مل رہی گھر کیسے جاؤ ڈر بھی لگ رہا ہے۔۔۔" دافیہ نے پریشانی سے آگے پیچھو دیکھتے ہوئے کہا سنان سڑک پر تھی کوئی بھی نہیں تھا وہاں کے اچانک سامنے سے ایک گاڑی نظر آئی دافیہ کو ایک امید ہوئی شاید لفٹ مل جائے وہ آگے بڑھی۔۔۔

#Just Believe In Success

"پلیز رک جائیں سٹوپ۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ ہلا کر بول رہی تھی۔۔۔

"دافیہ یہاں پر کیا کر رہی ہے پاگل لڑکی۔۔۔" بیراج سامنے لڑکی کو دیکھ رہا تھا جب تھوڑا قریب ہوا تو دیکھا سامنے دافیہ تھی دانت پیسنے ہوئے خود سے کہا اور گاڑی روک دی۔۔۔

"بب۔۔ بیراج سرمر گئی۔۔" گاڑی رکتے ہی بیراج باہر نکلا اور چلتا ہوا اسکے سامنے آیا اس گاڑی سے بیراج کو نکلنے دیکھ کر دافیہ گھبرا گئی خود سے بڑبڑائی وہ جانتی تھی پوچھے گا اور واپس پارٹی میں لے نہ جائے۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہوں۔۔" دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈال کر روب دار آواز میں بولا وہ بلیک سوٹ میں بہت ہنڈ سم لگ رہا تھا۔۔

"مم میں گھر جا رہی رہی تھی۔۔" اسکے بولنے اور سامنے دیکھتے ہی اسکی دھڑکن تیز رفتار سے چل رہی تھی۔۔

"پھر آئی کیوں تھی اگر جانا تھا تو۔۔" بیراج نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

"آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں جا کے مس رمشا سے پوچھے انہوں نے کہا میں ان کپڑوں میں نہیں آسکتی وہاں جا کے چیچ کر و پھر واپس آؤ تو اس لئے میں واپس جا رہی ہوں کیوں کہ میرے پاس ایسے واہیات کپڑے نہیں جو میں پہن کر وہاں کے لوگوں کا دل خوش کروں۔۔" وہ غصے میں بول کر آگے بڑھی اسکے اس طرح پوچھنے پر اسے غصہ آگیا۔۔

"رکوکیا میں نے کہا تم سے چیچ کرنے کو یہ پارٹی میری ہے رمشا کی نہیں۔۔" بیراج ایک نظر اسکے ہولیے پر ڈالتا ہوا بولا جو آج بہت خوبصورت لگ رہی تھی پنک کلر کے ڈریس میں۔۔

"بیٹھو۔۔" اسے بت بنا دیکھ کر وہ پھر سے بولا۔۔

"پر مم میں وہاں نہیں جاؤ گی۔۔" وہ پھر سے وہاں جا کر اپنی سیمعزتی اور پارٹی خراب کرنا نہیں چاہتی تھی۔۔

"چپ چاپ بیٹھو گاڑی میں۔۔" اسکی رعب دار آواز پر اسنے ایک نظر آس پاس ڈالی پھر سوچنے لگی جائے یا نہیں اگر نہیں تو یہاں اکیلے رہنا پڑیگا اور اگر گئی تو پھر سے وہاں سے سیمعزت ہو کر آئی تو وہ اپنی سوچوں میں تھی کہ بیراج آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ پکڑ کر گاڑی کا دروازہ کھولا اور اسے بیٹھا دیا یہ سب اتنی جلدی میں ہوا کہ دافیہ کی سمجھ میں بھی نہیں آیا۔۔

"ہم ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔" گاڑی کو واپس پیچھو موڑتے دیکھ کر اسنے پوچھا۔۔

"تم سے خاموش نہیں بیٹھا جاتا۔۔" بیراج نے غصے میں کہا۔۔

"بابا! نہیں نہ مجھے نہ پیٹ میں درد ہوتا ہے جب نہ بولو تو سوری"۔۔ وہ اسکی بات پر ہنس پڑھی اور بولتے بولتے رک گئی شرمندگی سے۔۔

اسنے سمندر کے سامنے جا کے گاڑی روکی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی دونوں کے اندر سکون کی ایک لہر دوڑ گئی۔۔
 "اف کتنی خوبصورت رات ہے اور یہ ٹنڈی ہوائیں"۔۔ وہ محسوس کرتی باہر نکلی اور اسکی سامنے آئس کریم والے پر نظر گئی وہ سیدھی وہاں بھاگی۔۔ وہ بھی گاڑی سے نکل کر اسکے پیچھو گیا۔۔

"چاہا مجھے نہ ایک آئس کریم دے دیں پر میرے پاس پیسے نہیں ہیں لیکن میں پکا دے دوں گی کل یہاں آ کے"۔۔ دافیہ یہ خوبصورت رات ماحول دیکھ کر تو بھول ہی گئی تھی کہ وہ اس کھڑوس کے ساتھ آئی ہے اور جلد بازی غصے میں وہ پارٹی میں سے آئی تھی اپنا رنگ بھی وہی بھول آئی جو اسے ابھی یاد آیا۔۔

"تو بیٹا آپ اپنے شوہر سے لے لیں پیسے۔۔" آئس کریم والے نے پیچھو بیراج کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔
 "کیا ام میرا شوہر وہ کہاں سے آگیا میری تو ابھی شادی بھی نہیں ہوئی۔۔ وہ شک میں چلائی آئس کریم والا شرمندہ ہو گیا اور اسکے پیچھو دیکھنے لگا وہ بھی پیچھو دیکھنے لگی ایک پل کو تو وہ بھی شرمندہ ہوئی پر آئس کریم کو وہ اب نہیں چھوڑ سکتی تھی۔۔

"آ۔۔ آپ یہاں کیوں آئے۔۔"

"تم کیوں آئی۔۔"

"یہ لینے پر پیسے گھر بھول گئی میں یا شاید پارٹی میں"۔۔ آئس کریم کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی۔۔

"گلہ خراب ہو جائے گا چلو۔۔" بیراج بولتا آگے بڑھا۔۔

"نہیں پلیز ایک لیکے دیں میں آپکو گھر چل کر پیسے دے دوں گی پلیز"۔۔ دافیہ آگے بڑھتی اسکا ہاتھ پکڑ کر

معصومیت سے بولی بیراج نے گہری سانس لی دافیہ نے جلدی سے آگے بڑھ کر اپنی پسند کی آئس کریم لی۔۔

"آپ کھائیں گیں"۔۔ اسنے بیراج سے پوچھا پر اسکا سر نفی میں ہلتا دیکھ کر منہ بنایا۔۔

"چاچا دودے دیں۔۔ دو کیوں ایک لو طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔" بیراج اسکے دو لینے پر سنجیدگی سے بولا

--

"اف کچھ نہیں ہوتا میں کھاتی ہوں اتنی سردی میں بھی پرا بھی تو سردیاں شروع ہونے والی ہے ابھی اتنی بھی نہیں ہوئی۔"۔۔۔ اسے سر جھٹک کر پیسے دیے اور آگے بڑھا جاتا تھا وہ پاگل کسی کی نہیں سنتی جب اپنے بول لے تو۔۔۔

دونوں ایک بیچ پر آگے بیٹھے ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اسکے کھلے لمبے بل ہوا میں اڑ رہے تھے بار بار اسکے منہ کو چھو رہے تھے اسے یہ لمحہ بہت خوبصورت اچھا لگ رہا تھا اور وہ اپنی آس کریم کھاتی ہوئے بھی باتیں کر رہی تھی وہ بس اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا تو کبھی اسکی نوزپن جو اسے اور بھی خوبصورت بناتی تھی آج وہ اپنے دل میں اطراف کر رہا تھا وہ لڑکی واقع ایک خوبصورت کشش رکھتی تھی۔۔۔

"بہت خوبصورت رات ہے نا۔۔۔" دافیہ نے آس کریم کھاتے ہوئے ان ٹھنڈی ہواؤں کو محسوس کرتے ہوئے کہا بیراج نے بھی ایک سکون سی سانس لی اپنے اندر۔۔۔

"ایک بات پوچھوں سچ بتاؤ گی۔۔۔" بیراج نے آج سوچ لیا تھا وہ ایک بار سکون سے اسکی بات بھی سن لے۔۔۔

"اگر میں کہوں میں سچ بولتی ہوں اور آپ یقین نہیں کرتے تو۔۔۔" دافیہ نے مسکراتے ہوئے کہا اسکی بات کا اچھے سے مطلب سمجھ گیا تھا بیراج۔۔۔

"اگر میں کہوں اس بار یقین کرنے کو دل کر رہا ہے تو۔۔۔" بیراج بھی مسکرایا۔۔۔

"تو میں ایک جھوٹ ایک سچ کہوں گی اور پھر وہ آپ پر ہے آپ میری کس بات پر یقین کرتے ہے۔۔۔" دافیہ نے ہنستے ہوئے شرارت سے کہا آج اسے بیراج کے ساتھ مزہ آرہا تھا بات کرنے میں۔۔۔

"ٹیسٹ لے رہی ہو میرا۔۔۔ کبھی کبھی بڑے بزنس مین کے بھی ٹیسٹ لینے چاہیے۔۔۔" دافیہ نے آگے تھوڑا جھکتے ہوئے رازداری سے کہا۔۔۔

کیا تم نے سچ میں وہ ڈیزائن زین انصاری کو دی تھی یا پھر۔۔۔ بیراج نے سر جھکا کر اپنے ہاتھ اپس میں ملا کر کہا اسکی نظر سے نیچے جھکی ہوئی تھی دل زور سے دھڑک رہا تھا اسکے دل میں بار بار ایک ہی آواز آرہی تھی کاش وہ کہہ دے وہ بے قصور ہے۔۔۔

⇒

"ہاں وہ ڈیزائن میں نے کسی کو دیئے تھے لیکن میں بے قصور ہوں لیکن ایک بات کہوں انسان بہت بیوقوف ہے وہ بنا سوچے سمجھے ہر انسان پر یقین کر لیتا ہے پھر وہ آگے والا بند اچا ہے آپکا فائدہ اٹھا رہا ہو یا نہیں کچھ بھی ہو سکتا ہے کبھی بھی بس ہم جانتے نہیں کب کیا ہونے والا ہے۔۔" دافیا ایک گہری سوچ میں جواب دے رہی تھی بیراج اس کے جواب کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"آپکو نہیں لگتا آپکو دیر ہو رہی ہے وہاں پارٹی میں آپکا سب انتظار کر رہیں ہے آپکو جانا چاہیے میں چلی جاؤنگی۔۔" دافیا نے ایک نظر اس کے فون پر ڈالتے ہوئے کہا جو کب سے بج رہا تھا وہ اس کے سامنے کمزور نہیں بننا چاہتی تھی وہ خود کو رونے سے روک کر بیٹھی تھی۔۔

رکاو میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں۔۔ اسکو آگے بڑھتے دیکھ کر بیراج بولا۔۔

"نہیں میں چلی جاؤنگی آپ لیٹ ہو گئے ہے پہلے ہی۔۔"

تمہیں نہیں لگتا کچھ زیادہ بول رہی ہو آئس کریم لینے کے پیسے تو تھے نہیں تمہارے پاس گھر کیسے جاؤنگی شش کوئی سوال نہیں آؤ۔۔ اسے پھر سے بولتا دیکھ کر بیراج چپ کر وانا آگے بڑھ گیا۔۔

⇒

یہ تم کیا کہہ رہے ہو میں نے حیات سے تمہارے لئے بات کی ہے تم جانتے ہو اور تم بھی یہی چاہتے ہو نہ اب کیا ہو گیا۔۔ فرحان صاحب سختی اور غصے میں کہا۔۔

بابا میں جانتا ہوں پر مجھے خود کل ہی داریاں نے بتایا ہے کہ وہ نعل کو پسند کرتا ہے اور وہ رشتہ لیکے جانا چاہتا ہے۔۔ عفان کو نعل اچھی لگتی تھی پر وہ جانتا تھا داریاں کو جو چیز پسند آجائے وہ اسے حاصل کرتا ہے۔۔

کیا نعل بھی اسے پسند کرتی ہے۔۔ فرحان صاحب چاہتے تھے نعل انکے بیٹے کو ملے پر وہ جانتے تھے وہ اپنے دوست کے راستے میں نہیں آئیگا۔۔

شاید ہاں انکی کچھ ملاقاتیں بھی ہوئی ہے بابا میں جانتا ہوں آپ چاہتے ہیں نعل ہمارے گھر آئے پر میں داریان کے بیچ نہیں آنا چاہتا وہ میرا بہت اچھا دوست ہے میں اس کے ساتھ ہوں۔۔۔ عفاں بولتا اٹھ کر باہر نکل گیا پیچھو فرحان صاحب بس غصہ میں گھورتے رہ گئے۔۔۔

⇒

"بابا کہیں باہر چلے جائیں ہم پلیز۔۔۔" نعل نے حیات صاحب سے کہا۔۔۔
 "بابا کی جان کہاں جانا ہے آپ نے۔۔۔" حیات صاحب پیار سے بولے۔۔۔
 "بابا ہم بورہور ہے ہیں ہم شاپنگ پر جائے۔۔۔" نعل نے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔
 "اچھا ٹھیک ہے آپ بی جان کے ساتھ جائے اور بیراج سے بولے وہ آپ کو لیکے جائیگے آپ کو یہاں کے راستے نہیں پتا میری جان خیال رکھنا چاہیے۔۔۔" حیات صاحب نے پیار محبت سے سمجھایا۔۔۔
 "اوکے ہم سمجھ گئے ہم ان کے ساتھ ہی رہے گیں۔۔۔" نعل نے لاڈ میں منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

⇒

"حنان تم کیا کام کرتے ہو۔۔۔" زافا حنان کے ساتھ صوفے پر بیٹھی ہوئے کہا۔۔۔
 "بتایا تو تھا لوگوں کا دماغ ٹھکانے پر لگاتا ہوں۔۔۔" حنان نے ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے کہا پھر لہپ ٹاپ پر جھک گیا۔۔۔

"کبھی خدا کا بھی لگایا ہے دماغ ٹھکا

نے پر۔۔۔" زافا نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

"لگایا ہے نہ دماغ دل دونوں ایک ہی جگہ لگا دیا ہے۔۔۔" حنان نے شرارت سے کہا۔۔۔

"بہت ہی کوئی فضول آدمی ہو۔۔۔"

"بابا سوچ لو تمہارا ہی ہوں۔۔۔" حنان نے قہقہہ لگایا۔۔۔

"حنان ایک بات بتاؤ ڈی اے کو وہ لڑکی کیوں چاہیے۔۔۔" زافا نے سوچتے ہوئے کہا حنان نے اسے اتنا تو بتا دیا تھا ڈی اے کو نعل حیات چاہیے۔۔۔

"یہ میں نہیں بتا سکتا یہ ایک راز ہے ڈی اے کا اور اب چپ کوئی بات چیت نہیں کام کر لوں پھر آرام سے بیٹھ کر لڑتے ہے ابھی جاؤ میرے لئے چائے بنا کر آؤ"۔۔۔ حنان جانتا تھا وہ بات کو ختم نہیں کرے گی اس لئے اسے چپ کروا دیا۔۔۔

"زہر ملا کر پلاؤ گی"۔۔۔ زافا غصہ میں کہتی باہر نکل گئی۔۔۔

⇒

"ہیں بھوک لگی ہے اب"۔۔۔ نعل شاپنگ کرتے ہوئے تھک چکی تھی بھوک سے پیٹ پکڑ کر بیٹھی تھی۔۔۔ ہم آپکو کہتے ہیں صبح ناشتہ کر لیا کریں پر آپکو تو اس وقت بھوک لگتی نہیں۔۔۔ بی جان نے کہا۔۔۔ "اچھا بس کوئی بحث نہیں آؤ کینٹین چلتے ہے"۔۔۔ بیراج نے پیار سے اسکی ناک کو پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔ "پہلے ہم واش روم سے ہو کر آتے ہیں۔۔۔ ہم بھی چلتے ہے آپکے ساتھ یہاں بہت رش ہے آپ کہیں کھونہ جائیں"۔۔۔ بی جان نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

"کچھ نہیں ہوتا بی جان آپ چلے ہم آگے جا کے بیٹھ جاتے ہیں یہ خود یہاں آجائے گی سیدھا تھوڑا خود بھی سیکھلو تمہارے آسانی ہوگی سمجھی پگی"۔۔۔ بیراج بولتا بی جان کو لیکے آگے بڑھ گیا۔۔۔

"یہ سب پہلے سیکھنا چاہیے تھا نہ اب سیکھا رہے ہیں افف اگر ہم سچ میں کھو گے تو"۔۔۔ نعل خود سے بڑبڑائی۔۔۔

#Just Believe In Success

"پپ۔۔۔ پلیز سر میں معاف کر دیں ہم آگے سے خیال رکھیں گے اب کوئی شکایت کا موقع نہیں دیں گیں"۔۔۔ وہ دکان دار اسکے قدموں میں گر گڑا یا۔۔۔

"موقع ہا ہا یہ لفظ مجھے بالکل پسند نہیں"۔۔۔ اس شخص نے قہقہہ لگایا اسکی آنکھوں میں ایک دہشت تھی وہاں سب کا خوف سے حال برا تھا۔۔۔

نن۔۔ نہیں۔۔ سس۔۔ سر۔۔ پپ۔۔ پلیر۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔ اس آدمی نے ڈر خوف سے روتے ہوئے کہا۔۔

اسے موقع دو۔۔ وہ شیطانی مسکراہٹ سے اپنے آدمی کو بولتا آگے بڑھ گیا وہ لمبا چوڑا خوبصورت انگیز مرد تھا اپنی وجاہت حسین سے سب کو متاثر کرتا تھا اس شاپنگ مال میں چل رہا تھا آتے جاتے لوگ اس خوبصورت مرد کو دیکھ رہے تھے۔۔

"آہہ اللہ میرا سر۔۔" نعل تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی کے سامنے والے سے زور سے کرائی۔۔
"دیکھ کر نہیں چل سکتے ہیں آپ ہمارے سر پر چوٹ لگ گئی۔۔" نعل نے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے معصومیت سے کہا۔۔

"سوری ہماری وجہ سے آپکو چوٹ لگی اگر زیادہ لگی ہے تو ڈاکٹر کے پاس چلیں۔۔" اس مغرور شخص کے منہ سے سوری کہنا اس کے سب آدمی حیرت میں پڑ گئے وہ کبھی کسی کو ایک موقع نہیں دیتا دوبارہ بولنے کا وہ اس لڑکی سے معافی مانگ رہا ہے اور مسکرا کر بات کر رہا ہے۔۔

"ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا اب ٹھیک ہے ہم آپ موٹے ہیں اور پتھر بھی شاید ہمارا سرا بھی تک گھوم رہا ہے کیا کہتے ہیں اف یا اللہ ہم تو بھول گئے ہیں بھوک لگی تھی اور ہم تو بیراج بی جان کے پاس جا رہے تھے اف۔۔" نعل بولتے ہوئے کہاں پہنچ گئی پھر یاد آتے ہی سر پر ہاتھ رکھ کر تیزی سے بولی۔۔

"آپکا نام کیا ہے۔۔" اس نے ہلکی مسکراہٹ سے پوچھا اسکی آنکھوں میں ایک چمک تھی نعل کے لئے۔۔

"نعل حیات اور آپکا۔۔" نعل نے مسکراتے ہوئے کہا اسے لوگوں کی پہچان نہیں تھی اس لئے وہ ہر ایک سے بات کر لیتی تھی۔۔

"میراز۔۔ یا اللہ ہم تو پوچھنا بھول گئے بیراج بھائی بی جان والے کون سی جگہ پر بیٹھے ہیں یہاں رش بہت ہے ہم کیسے ڈھونڈے گئیں انہیں کہیں ہم کم تو نہیں ہو گئے نہ"۔۔ النعل اسکی بات کاٹتے ہوئے خود سے بڑبرائی

"ریلیکس انو آپکی فیملی مل جائے گی"۔۔ وہ بہت نرمی پیار سے کہہ رہا تھا اس وقت وہ لگ ہی نہیں رہا تھا وہ ایک خوف ناک دہشت برائے شخص ہے۔۔

"نہیں نہیں ہم کم ہو گئے ہیں راستہ بھی نہیں پتا اپنے گھر کا ہم کیسے جائیں گے"۔۔ النعل نے روتے ہوئے کہا۔۔

"شیش پیاری لڑکی رونا بند کریں ہم آپکو چھوڑ دیں گے پہلے ہم چل کر انکو ڈھونڈتے ہیں اوکے"۔۔ اس نے پیار سے کہا النعل اسکی بات سن کر رونا بند کرتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔۔

⇒

"بیٹا النعل کو کافی دیر ہو گئی ہے ابھی تک آئی نہیں"۔۔ بی جان النعل کے اتنی دیر سے اب پریشان ہو رہی تھی۔۔

"جی بی جان میں دیکھ کر آتا ہوں"۔۔ بیراج کو بھی بی جان کی بات نے پریشان کر دیا تھا۔۔
 "ہم بھی چلتے ہیں۔۔ جی چلے۔۔" بی جان بیراج دونوں اسی جگہ پہنچے جہاں النعل کھڑی تھی بی جان واش روم میں بھی دیکھ آئی انہیں وہاں بھی نہیں ملی۔۔

"بیراج بیٹا النعل یہاں بھی نہیں ہے وہ کہاں گیا یہاں رش بہت زیادہ ہے اب ہم کیسے ڈھونڈے گے یا اللہ میری بچی کی حفاظت کرنا"۔۔ بی جان پریشانی میں روتے ہوئے کہا۔۔

"آپ پریشان نہ ہو بی جان یہیں ہو گی وہ بھی ہیں ڈھونڈ رہی ہو گی چلے آگے بڑھ کر دیکھتے ہیں ان شاء اللہ مل جائے گی دعا کریں"۔۔ بیراج کو فکر ہو رہی تھی وہ جانتا تھا اسکے اور اسکے چاچا کے دشمن بہت ہے ایک تو النعل کو یہاں کے راستے بھی نہیں پتا دونوں بہت پریشانی کے عالم میں اسے ڈھونڈ رہے تھے وہ لوگ اب دوسری سائیڈ کی جانب گئے۔۔

⇒

"یہاں تو کوئی نہیں ہے ہم یہی روکے تھے پھر بیراج بھائی نے کہا وہ یہیں پر آگے جا کے بیٹھ گئے لیکن اب یہاں بھی نہیں کہیں وہ لوگ ہیں ڈھونڈ تو نہیں رہیں نہ"۔۔۔ النعل نے اس ٹیبل پر آگے دیکھا تو کوئی نہیں تھا آگے پیچھو ہر جگہ دیکھا وہ لوگ نہیں ملے اسے۔۔۔

"چلے ہم باہر دیکھتے ہے کیا پتا وہ آپکو باہر دیکھنے گئے ہو"۔۔۔ اس شخص نے سامنے دیکھتے ہوئے النعل سے کہا اسکی آنکھوں میں ایک چمک تھی ایک مسکراہٹ تھی۔۔۔

"ہاں شاید وہی گئے ہو ہم نے تو سوچا نہیں چلے پھر جلدی چلے ورنہ وہ لوگ ہیں چھوڑ کے نہ جائے"۔۔۔ النعل کو اس آدمی کی بات صحیح لگی وہ اس کے ساتھ باہر کی جانب نکل گئی اس شخص نے ایک نظر پیچھو دیکھتے ہوئے مسکرایا۔۔۔

⇒

"پھر تم کیا کہتے ہو"۔۔۔ حمد ان صاحب نے کہا۔۔۔

"بھائی صاحب مجھے تو بہت خوشی ہوئی لیکن آپ جانتے ہیں النعل بیراج کو بھائی دوست مانتی ہے اور اسے کبھی اس طرح نہیں سوچا نہیں بیراج نے تو مجھے نہیں لگتا میں ان پر زور دینا چاہیے"۔۔۔ حیات صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔۔۔

"ہاں کہہ تو تم صحیح رہے ہوں حیات پر میں چاہتا تھا ہماری بیٹی گھر میں ہی رہے تو اچھا ہے ایک بار بچوں سے پوچھ لینا چاہیے ہیں"۔۔۔ حمد ان صاحب کو حیات صاحب کی بات صحیح لگی لیکن وہ ایک بار کوشش کرنا چاہتے تھے

#Just Believe In Success

"ہیں نہیں لگتا اسکی ضرورت پڑے گی فرمان بھی عفان کے لئے بات کر چکا ہے مجھ سے"۔۔۔ حیات صاحب جانتے تھے النعل نہیں مانے گی۔۔۔

"کیا سچ میں کب بات کی مجھے بتایا بھی نہیں"۔۔۔ حمد ان صاحب نے ناراضگی کا اظہار کیا۔۔۔

"جی اپنی پارٹی میں بات کی تھی اسے ہم بتانے والے تھے کی پھر بات نہیں ہو پائی اور ہم نے نعل سے بھی پوچھا تھا اس بارے میں"۔۔۔ حیات صاحب نے پوری بات بتائی پارٹی والی۔۔۔
 "پھر نعل نے کیا کہا"۔۔۔ حمد ان صاحب نے پوچھا۔۔۔

"وہ داریان حیدر خان کو پسند کرتی ہے اور عفان نے بھی باتوں باتوں میں کہا ہے داریان نعل کو پسند کرتا ہے اور وہ آنا چاہتا ہے گھر"۔۔۔ حیات صاحب نے اپنی اور عفان کی بات بتائی کل وہ لوگ میٹنگ کے بعد ملے تھے تب عفان نے باتوں میں ہی کہہ دیا تھا جس پر فرحان صاحب بہت غصہ بھی ہوئے تھے اس پر۔۔۔
 "ٹھیک ہے پھر جس میں ہماری بیٹی کی خوشی ہے ہم وہیں کریں گے ہم زبردستی کے قائل نہیں ویسے بھی وہ رشتے نہیں چلتے جس پر دل راضی نہ ہو۔۔۔ حمد ان صاحب نے طنز انداز میں کہا جس کا مطلب حیات صاحب بہت اچھے سے سمجھ گئے۔۔۔

⇒

"ہیلو ہاں بولو کیا بات ہے"۔۔۔ فون کے دوسری طرف بات سن کر اس شخص کی آنکھیں مزید لال ہو گئی مانتھے کی سلوٹیں مزید بڑھ گئیں۔۔۔

"کہاں دیکھا اسے اور کہاں ہے وہ لوگ"۔۔۔ غصے میں ہاتھوں کی مٹھی بھیجی۔۔۔
 "ان پر کڑی نظر رکھو میں آ رہا ہوں ایک پل کے لئے بھی نظر نہ ہٹے تمہاری ورنہ جان سے جاؤ گے"۔۔۔ وہ غصے میں گاڑی میں بیٹھتا تیزی سے گاڑی آگے بڑھادی اسکا آج غصہ بے انتہا تھا اسکی آنکھوں میں خون تھا کس کا یہ تو وقت بتائے گا۔۔۔

#Just Believe In Success

"کیا بیراج سر سمجھ جائیں گے میں نے کچھ نہیں کیا کیا مجھے انہیں ثبوت دینے چاہیے اف کیا کروں کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے۔۔۔" دافیہ بیڈ پر لیٹی چھت کو گھورتے ہوئے خود سے کہا۔۔۔

"دافیہ بی بی بڑے صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہے جلدی چلیں وہ بہت لمبے لمبے سانس لے رہے ہیں۔۔۔ ملازم نے روم میں آتے ہی پریشانی سے کہا۔۔۔

"لگ۔۔ کیا اا۔۔ دد۔۔ دادا کو کیا ہوا۔۔ تت۔۔ تم جاؤ اینبو لنس کو کال کرو میں دادا کے پاس جاتی ہوں۔۔ دافیہ پریشانی سے بھاگتی ہوئی دادا کے روم میں گئی۔۔ دادو دادو پلیز آنکھیں کھولے آپ کو کیا ہوا دادا۔۔ دافیہ روتے ہوئے دادا کو کہہ رہی تھی دادا کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئے تھے۔۔"

⇒

"کیا آپ کو پتا ہے ہمارا گھر کہاں ہے۔۔" النعل نے پریشانی میں کہا۔۔
 "مجھے کیسے پتا ہو گا آپ کو ہی یاد نہیں اڈریس پھر ہم تو کبھی آئے نہیں آپ کے گھر۔۔" وہ شخص بھی اسی کی طرح بولا۔۔

"ہاں آپ کو بھی نہیں پتا اور ہمیں بھی نہیں یاد اب ہم گھر کیسے جائیں گے ہم آپ کو کیا بلائے آپ کا نام کیا تھا۔۔" النعل نے بولتے ہوئے پھر سے اسے دیکھا۔۔

"زید جعفری۔۔" زید نے مسکراتے ہوئے کہا اسے النعل اور اسکی معصوم باتیں بہت اچھی لگ رہی تھی وہ تو اسے پہلے ہی پسند کر چکا تھا پارک میں۔۔

"آپ کے پاس اتنے گارڈ ہے آپ اتنے امیر ہے نہ پلیز پتا لگوائے نہ ہمارا گھر کہاں ہے میں بابا کے پاس جانا ہے۔۔" النعل پھر سے رونے جیسی ہو گئی تھی وہ اس کے آگے پیچھو گاڑی اس کے گارڈ دیکھتے ہوئے کہا شاید وہ لوگ پتا لگوائے۔۔

"او کے پھر جب تک میرے گارڈ آپ کا گھر ڈھونڈیں تب تک ہم کہیں بیٹھ کر چائے پیتے ہیں۔۔" زید نے اپنے دل کی بات رکھی وہ اس کے ساتھ تھوڑا ٹائم گزارنا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا تو اسے اپنے ساتھ لے جاتا پر وہ اتنا بیوقوف نہیں تھا وہ جانتا تھا اسے کیسے جیتنا ہے۔۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے میں بھوک بھی لگی ہے آپ ہیں کھانا بھی کھلا دے پھر چائے پیئے گیں۔۔" النعل کو اپنی بھوک کا احساس ہوا تو اس نے کھانے کا مزید اسے لیکے ایک ریسٹورینٹ پہنچا اس نے ایک کونے والی سکون سی

جگہ بک کر وائی وہ آرڈر دیتا وہی بات کر ا نعل کو دیکھ رہا تھا جو کب سے وہاں کے ماحول کو دیکھ رہی تھی خوبصورت سا ماحول ہلکے سے سونگ چل رہے تھے ا نعل انہیں دیکھ رہی تھی۔۔

"آپ کو پسند آئی یہ جگہ"۔۔ زید نے اسکو خوش دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"ہاں بہت یہاں کتنا سکون ہے اور یہ میوزک بہت خوبصورت لگ رہا ہے سب آپ یہاں آتے ہیں"۔۔ ا نعل نے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔۔

"ہاں بہت یہ میری پسندیدہ جگہ ہے یہاں پر بہت اچھی خوبصورت یادیں وابستہ ہیں"۔۔ زید نے مسکراتے ہوئے کہا اسکی بہت اچھی یادیں تھی اس جگہ سے۔۔

"اچھا کس کے ساتھ کیا وہ آپکی بیوی ہے"۔۔ ا نعل کو لگا شاید اسکی بیوی کے ساتھ وہ یہاں آتا ہو۔۔

"ہاں نہیں ایک دوست تھا میری تو ابھی تک شادی نہیں ہوئی"۔۔ زید اسکی بات پر ہنس پڑا۔۔

"اچھا پھر کیا ہو اوہ کہاں گیا۔۔" ا نعل کو افسوس ہوا اسے لگا تھا کا مطلب شاید مر گیا ہو۔۔

کچھ نہیں بس اب بہت دور ہو گیا ہے دشمن بن گیا ہے خیر چھوڑو آپ بتاؤ اپنے بارے میں۔۔ زید اپنے دوست کی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

ہم اپنے بابا کے ساتھ رہتے ہیں بی جان بیراج بھائی بڑے بابا ہم ساتھ رہتے ہیں سب ہم سے بہت پیار کرتے ہیں کیوں کے ہم بہت پیارے ہیں بابا۔۔ ا نعل اپنے بارے میں بتاتے ہوئے ہنسی۔۔

"صحیح کہا آپ بہت خوبصورت دلکش ہیں۔۔" زید اسکی معصومیت خوبصورتی میں ہی کھو گیا اسکے دل کی بیٹ مس ہوئی اسکے بولنے اور پیارے سے منہ بناتے ہوئے کہنے کے انداز میں۔۔

#Just Believe In Success

"ڈاکٹر کیا ہو امیرے دادا کو وہ۔۔ وہ ٹھیک تو ہو جائے گے نہ پلیز بتائے۔۔" دافیہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے ڈاکٹر سے پوچھا جو آپریشن روم میں جانے والے تھے۔۔

"آپ دعا کریں اور میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا انکی آپریشن جلدی کروادے جتنی دیر ہوگی اتنا خطرہ ہے آپ اللہ سے دعا کریں ان شاء اللہ بہتر ہوگا سب۔۔" ڈاکٹر نے اپنی بات سمجھائی۔۔

"میری غلطی ہے مجھے سب جلدی کرنا چاہئے تھا۔ آپ پلیز انہیں بچالیں۔۔" دافیہ کو لگ رہا تھا یہ سب اسکی وجہ سے ہوا ہے وہ پہلے ہی اتنے پیوں کا انتظام کر لیتی تو آج وہ ٹھیک ہوتے۔۔

"آپ یہاں سائن کریں اور یہ فیس جاکر لے پھر آپریشن شروع کریں گے۔۔" ایک نرس نے آکر اسے پیپر ز دیئے۔۔

"یہ۔۔ یہ۔۔ اتنے۔۔ پپ۔۔ پیسے۔۔ میں کہاں سے لاؤں یا اللہ میری مدد کریں۔۔" دافیہ پریشان ہو گئی تھی اسکے پاس اتنے پیسے نہیں تھے وہ کہاں سے لاتی پانچ لاکھ۔۔

"میم پلیز جلدی کریں انکی طبیعت ویسے ہی بہت خراب ہے۔۔" نارس بول کر چلی گئی۔۔

"نن۔۔ نہیں۔۔ مم۔۔ میرے دادا کو کچھ نہیں ہو گا مم۔۔ میں انتظام کرونگی سنیں آپ لوگ پلیز آپریشن کا انتظام کریں مم۔۔ میں پیسے لاتی ہوں تب تک آپ میری یہ چین بھی رکھیں۔۔" دافیہ کاؤنٹر پر آکر اپنے گلے سے چین نکال کر دی جو اسکی امی کی تھی اسے وہ بہت عزیز تھی پر ابھی دادا کی جان کے آگے کچھ نہیں تھا اسکے لئے وہ بیراج سے مدد کا سوچتی ہوئی باہر بھاگی۔۔

⇒

آاہہہہ۔۔

شش آواز نہیں آتی چاہیے ورنہ یہی جان سے مار دو گا۔۔

انعل جیسے ہی واش روم سے اپنی ڈریس صاف کر کے باہر نکلی کسی نے بہت بے دردی سے اسکا بازو دبوا چا اور گھسیٹتے ہوئے اسکو اسٹور روم میں لے جا کر اپنا بھاری ہاتھ اسکے منہ پر رکھ کر غرایا تھا

انعل جو ابھی اس حملے سے سنبھلی نہیں تھی جیسے ہی وہ جانی پچانی بھاری سرد آواز اسکے کانوں میں گونجی اور اس شخص کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر انعل کی روح تک کانپ گئی۔۔

"مم۔۔"

اسکے بھاری مضبوط ہاتھ کے دباؤ سے اسکا منہ سرخ ہو گیا تھا وہ روتے ہوئے بولنے کے لئے اسکا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی

پر مقابل بے حد غصے میں سرخ انگارہ آنکھیں لئے اسے گھور رہا تھا
 النعل کو یاد آیا یہ تو وہی ماسک مین تھا جس سے اسکو بہت ڈر لگتا تھا پر اس وقت اسکی سرخ گرے آنکھوں میں
 میں ایک وحشت سی تھی۔

"تمہاری بیوقوفی اور اس معصومیت سے مجھے بے انتہا نفرت ہوتی ہے اتنا بھی کوئی معصوم نہیں ہوتا جتنا تم
 بنتی ہو کیا تم عقل سے پیدل ہو کہ کسی کے ساتھ کہیں بھی چلی جاؤ؟
 "بولو۔۔"

غصے کی شدت سے وہ تیز دھاڑا تھا جس پہ اس معصوم کا رخا سادل سم سا گیا تھا
 اس وقت اس شخص کا دل کر رہا تھا اسکے باپ کا خون کر دے جس نے اسے اتنے لاڈ اور معصوم پال رکھا
 ہے کہ اسے اچھے برے کی سمجھ دینا بھول گیا تھا
 کیا اسے معلوم نہیں ہے کہ دنیا کیسی ہے یہاں کے لوگ کیسے بھوکے بھیڑیا بنے بیٹھے ہیں۔۔
 اسکے مضبوط بھاری ہاتھ اپنے نشان اسکے چہرے پہ چھوڑ چکے تھے جس وجہ سے النعل کا پورا چہرہ سرخ ہو چکا تھا
 پروہ اپنے درد کو نظر انداز کرتی روتے ہوئے اس سے دور ہونے کی کوشش میں تھی ساتھ ہی اسکا دل
 خوف سے کانپ بھی رہا تھا۔۔

"تمہیں نہیں لگتا تم کچھ زیادہ غصہ کر رہے ہو اس معصوم پر پی پر۔۔"
 اس روم میں کسی تیسرے کی آواز نے ان دونوں کی توجہ اپنی کھینچی تھی
 "میرے بچے میں مت آؤ ورنہ انجام بہت برا ہو گا۔" آنے والے کی آواز کو پہچان کر ابکہ بارڈی اے اسکی
 جانب پلٹ کر غصے میں دھاڑا تھا جو سامنے دروازے سے ٹیک لگائے سکون سے کھڑا ان دونوں کو دیکھ رہا تھا
 "غلط بول رہے ہو تم بچے میں تم آرہے ہو میں نہیں اور دیکھو اس وقت بھی تم یہاں موجود ہو۔۔"
 زید نے اسکے یہاں ہونے پہ طنز کیا تھا

جبکہ اس دوراں النعل ان دونوں کی باتیں سنتی بری طرح خوفزدہ ہو چکی تھی

"میں تمہیں لاسٹ وارنگ دے رہا ہوں دوبارہ تم مجھے اسکے ساتھ دیکھے تو یاد رکھنا میں کیا کر سکتا ہوں یہ تو تم بھی بہت اچھے سے جانتے ہو۔۔" اس بار وہ نعل کو اپنی گرفت سے آزاد کر تازید کی جانب لکپا اور غصے کی شدت سے اسکا لریکڑ کر اسکو وارنگ دینے والے انداز میں بولا تھا

النعل جو وہیں دیوار کے ساتھ لگی کھڑی رو رہی تھی ان دونوں کو یوں لڑتا ہوا دیکھ کر اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔

"میری بھی لاسٹ وارنگ ہے اس سے دور رہو یہ اب میری ہے جو چیز مجھے پسند آتی ہے اسے میں شیئر نہیں کرتا۔۔"

زید نے غصے سے اسکے ہاتھ سے اپنا کالر چھوڑ دیا۔۔

"تمہیں صرف دوسروں کی چیزیں ہی پسند آتی ہے۔۔" ڈی اے نے طنزیہ مسکراہٹ سے کہا۔۔

"تمہاری تو۔۔" زید غصے سے سرخ ہوتا اسکی طرف بڑھتا تھا کہ النعل کی چیخ سنتے رک گیا جو ان دونوں کو لڑتے دیکھ کر چیخ پڑی تھی۔۔

"ہیں بابا کے پاس جانا ہے پلیز نہیں چھوڑ دے ہیں بابا کے پاس جانا ہے۔۔"

النعل دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر شدت سے رونے لگی خوف کے مارے اسکا چہرہ سفید پڑ چکا تھا۔۔

"چھوڑو اسے۔۔" زید آگے بڑھ کر ڈی اے کے ہاتھ سے اسکا ہاتھ نکالنے لگا تھا کہ ڈی اے نے اسے دھکے دے کر پیچھو کیا۔۔

"دور رہو اس سے اور مجھ سے۔۔" ڈی اے بولتا النعل کا ہاتھ پکڑتا آگے بڑھ گیا۔۔ النعل روتے ہوئے اپنا ہاتھ چھوڑوانے لگی جاتے ہوئے پیچھو زید کو دیکھا جیسے اپنی نظروں سے اس سے مدد مانگ رہی ہو۔۔

"تمہیں میں نہیں چھوڑو گا النعل حیات صرف میری ہے صرف زید جعفری کی۔۔" زید غصے میں بولتا باہر نکل کر اپنے باپ کو کال ملانے لگا۔۔

⇒

"ہیں بابا کے پاس جانا ہے ہم آپ کے ساتھ نہیں جائیں گے پیز ہیں بابا کے پاس چھوڑ دیں۔۔" نعل مسلسل روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

"خاموش بیٹھو رونابند کروں ورنہ یہیں سے باہر پھینک دوں گا۔" ڈی اے غصے میں تیز رفتار سے گاڑی چلا رہا تھا آج زید نے اس کا دماغ گرم کر دیا تھا اسے جس چیز کا ڈر تھا وہی ہوا وہ نہیں چاہتا تھا زید کی نظر نعل پر پڑے پر وہ کیسے بھول گیا وہ زید تھا جو اس پر نظر رکھے بیٹھا تھا دوسری یہ بیوقوف لڑکی۔۔

"نی۔۔ یہاں۔۔ لگ۔۔ گاڑی۔۔ کک۔۔ کیوں۔۔ روکی ہے ہیں بابا کے پاس جانے دیں۔۔ گاڑی کو ایک کچی سڑک پر روکتے دیکھ کر نعل نے ڈر خوف سے کہا۔۔

"تمہارے علاج کیلئے اگر تم نے کسی کو بھی میرے بارے میں بتایا تو میں تمہاری جان لے لوں گا اور ساتھ میں تمہارے باپ کی بھی۔۔" ڈی اے غصے میں اسکی سائیڈ جھک کر اسے دھمکا رہا تھا جسے سنتے نعل خوف سے کانپ اٹھی۔۔

"ہم۔۔ ہم۔۔ کک۔۔ کسی کو۔۔ نن۔۔ نہیں۔۔ ب۔۔ نعل اس کے قریب ہونے کی وجہ سے ڈر سے آنکھیں بند کر کے اٹک اٹک کر کہا ابھی وہ کچھ کہتی ڈی اے نے اس کے منہ پر رومال رکھ کر بیہوش کر دیا وہ رونے کی وجہ سے سرخ سی اس کے پھولے ہوئے گال اسکی معصومیت بہت کیوٹ لگ رہی تھی اسے گہری دلچسپی سے دیکھتا وہ جلدی سے پیچھو ہوا اور اس کے گھر کی طرف گاڑی کر دی۔۔

⇒

"بیراج نعل کا کچھ پتا چلا۔۔" حیات صاحب پریشانی سے بیراج کو باہر سے آتا دیکھ کر بولے۔۔

"نہیں پتا نہیں انی کس کے ساتھ چلی گئی ہے۔۔" بیراج نے تھکاوٹ سے کہا اسے چہرہ سے صاف لگ رہا تھا وہ بہت تھک گیا ہے۔۔

"کیا مطلب کس کے ساتھ گئی ہے وہ یہاں تو کسی کو جانتی نہیں ہے۔۔" حیات صاحب نے حیرت سے کہا

نعل کس کے ساتھ جاسکتی ہے۔۔

"پتا نہیں پاچو مال کی سی سی ٹی وی سے پتا چلا نعل وہاں کسی لڑکے کے ساتھ جاتی ہوئی دیکھی اور اس لڑکے کو کبھی دیکھا بھی نہیں ہے ہم لوگوں نے شاید۔۔" بیراج نے سوچتے ہوئے کہا وہ یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا شاید کہیں دیکھا ہو اسے نعل اسکے ساتھ کیوں گیا کیا وہ جانتی ہے اسے۔۔

"ہم لوگ جب سے پاکستان آئے ہے ہماری بچی کے ساتھ کچھ نہ کچھ ہو رہا ہے ہمیں نہیں آنا چاہئے تھاحیات بھائی آپ اسکے لئے سیکورٹی گارڈ رکھ لیں اب ہمیں ڈر لگتا ہے ہماری بچی کے لئے شام سے رات ہونے والی ہے ابھی تک اسکا پتا نہیں چل رہا۔۔" بی جان نے روتے ہوئے کہا۔۔

حیات صاحب بھی بہت پریشان ہو گئے تھے انہیں اب ڈر لگنے لگا تھا انکی بیٹی کے ساتھ آخر ایسا کیوں ہو رہا تھا وہ خود کو رونے سے روک رہے تھے۔۔

⇒

"دافیہ تم آج آفس کیوں نہیں آئی۔۔" ر مشانے اسے آفس میں آتے دیکھ کر کہا۔۔

"م۔۔ مجھے۔۔ ب۔۔ بی سر سے بات کرنی ہے وہ کہاں ہے۔۔" دافیہ بے حد پریشانی کی حالت میں پوچھا اور یہاں وہاں دیکھا شاید کہی پر بھی اسے بیراج نظر آجائے۔۔

"تمہیں کیا کام ہے اور جو میں نے پوچھا اسکا جواب دو۔۔" ر مشا اپنے سوال کو انورہوتے غصے میں کہا۔۔

"پلیز ر مشا میں بتا دے میرے دادا کی طبیعت بہت خراب ہے مجھے سر سے بات کرنی ہے پلیز۔۔" دافیہ نے روتے ہوئے التجا کی جسے ر مشا مجھے نہیں پتا کہہ کر آگے بڑھ گئی دافیہ اسکے گھر کا سوچتی باہر بھاگی اسکے پاس ٹائم نہیں تھا زیادہ۔۔

#Just Believe In Success

"ب۔۔ بابا۔۔ آہہ۔۔" نعل دھیرے دھیرے ہوش میں آتے اپنے بابا کو بلایا کرتے ہوئے اٹھنے لگی رونے کی وجہ سے اسکے سر میں شدت سے درد ہو رہا تھا۔۔

"میری جان ہم یہیں ہیں آرام سے آپ ٹھیک تو ہے نا۔۔" حیات صاحب اسکے سامنے بیٹھے محبت سے بولے انکی سانس میں جیسے سانس آگئی اپنی بیٹی کو سہی سلامت دیکھتے ہوئے۔۔

"بب۔۔ بابا۔۔ بابائیں چھوڑ کر مت جائے ہمارے ساتھ رہیں میں اکیلا مت چھوڑیں بابا۔۔" نعل پچوں کی طرح اپنے بابا کے گلے لگ کر بچکیوں سے رو رہی تھی۔۔

"بس میرا بچہ روتے نہیں بابا ہے نا آپکے پاس بابا کہیں نہیں جائیں گے اپنی انی کو چھوڑ کر کبھی بھی اب سے بابا آپکے ساتھ ہی رہیں گے رونابند کریں ورنہ اور درد ہو گا سر میں۔۔" حیات صاحب نے اسکے بال سہلاتے ہوئے پیار سے سمجھایا انہوں نے سوچ لیا تھا وہ اب اسے اکیلا نہیں چھوڑے گی انکی بیٹی کے ساتھ ایسا بار بار کیوں ہو رہا ہے جسے وہ خوف زدہ ہو جاتی ہے ہر بار۔۔

"بابا ہم یہاں کیسے آئے۔۔" نعل تھوڑی دیر خاموشی کے بعد بولی۔۔

"اپکوں داریان لیکے آیا تھا انہوں نے بتایا کہ آپ انہیں ملی تو بہت روئی اور کھونے کے ڈر سے بیہوش ہو گئی تھی۔۔" حیات صاحب کو یاد آیا جب داریان اسے اٹھا کر لیا تھا تب اسے بیہوش دیکھتے ان سب کی جان نکل گئی تھی پھر داریان نے بتایا کہ وہ شاپنگ مال کے باہر اسے ملی تھی۔۔

"دد۔۔ داریان پر وہ۔۔"

بس بہت باتیں ہو گئی اب آپ یہ سوپ پیئے اور دوائی کھا کر تھوڑا آرام کریں پھر باقی کی باتیں بعد میں۔۔" بی جان اندر آتے اسکی بات کاٹ دی اور اسے سوپ پلانے لگی نعل اپنی ہی سوچوں میں گم ہو گئی وہ یاد کرنے لگی وہ کب داریان سے ملی اسکے ساتھ جو بھی ہوا وہ سب ڈی اے کی وارننگ یاد آتے وہ چپ ہو گئی بی جان کے بہت پوچھنے پر بھی اسنے نہیں بتایا یہی کہہ دیا وہ کھونے کے ڈر سے بہت روتے ہوئے داریان سے ملی پھر اسکے بعد اسے یاد نہیں بی جان نے باقی سب نے اسکی بات کا یقین کرتے ہوئے اسے آرام کرنے کو کہا بی جان نے دعائیں پڑھ کر اس پر دم کیا

⇒

"دافیہ آفس آئی تھی کیا ہوا تھا۔۔" بیراج فون پر شان سے پوچھ رہا تھا اسنے کال کر کے بتایا کہ دافیہ آئی تھی پھر روتے ہوئے چلی گئی کسی نے وہاں دیکھا اور جا کے شان کو بتایا۔۔

"پتا نہیں یار مجھے خود یہاں کے ایک ور کرنے بتایا ہے وہ تمہارا ہی پوچھ رہی تھی مجھے لگا شاید تم سے کچھ بات ہوئی ہو۔۔" شان دافیہ کے لئے پریشان ہوا۔۔

"او کے میں دیکھتا ہوں۔۔" بیراج فون رکھتے فرش ہونے گیا۔۔

"سر آپ سے کوئی لڑکی ملنا چاہتی ہے۔۔" ملازم نے آکر اطلاع دی۔۔

"لڑکی نام بتایا اسنے۔۔" بیراج فرش ہوتا باہر نکلا جب ملازم نے آکر بتایا کسی کا پہلا خیال اسے دافیہ کا ہی آیا وہ اسکا سوچتا اس طرح یہاں آنا پھر شان کی باتیں پریشان ہوتا جلدی سے نیچے بھگا۔۔

"کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے۔۔" بیراج نیچے آتے ہی دافیہ کو دیکھتا سکت رہ گیا اسکا ہولیا رات والا لگ رہا تھا آدھے بندل تو آدھے کھلے ہوئے آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ سو جی ہوئی تھی اسکی حالت سے ہی لگ رہا تھا وہ ٹھیک نہیں۔۔

"بب۔۔ بیراج۔۔ س۔۔ سر۔۔ پ۔۔ پلیر میری ہیلپ کریں۔۔ مم۔۔ مجھے پیوں کی بہت ضرورت ہے۔۔" دافیہ بیراج کو دیکھتے روتے ہوئے جلدی میں بولی اسے ابی صرف اپنے دادا کی زندگی چاہیے تھی اسکے لئے کچھ بھی نہیں تھا ابی اپنی آنا کو مارتے ہوئے وہ سیدھا پیسے مانگنے آئی۔۔

"کیا ہوا ہے دافیہ بتاؤ سب خیر تو ہے نہ تم رو کیوں رہی ہوں اور پیوں کی ضرورت کیوں ہے پلیر آرام سے بتاؤ بیٹھ کر آرام سے بات کرتے ہے۔۔" بیراج اسکی حالت سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"نن۔۔ نہیں۔۔ مم۔۔ میرے پاس ٹائم نہیں ہے میرے دادی کی حالت بہت خراب ہے انہیں کینسر ہے اور اور ڈاکٹر آپریشن نہیں کر رہیں کہتے ہیں پہلے پیسے جا کر واؤ پر میرے پاس پیسے نہیں ہے پلیر میری ہلپ کریں میں آپکو بعد میں داد دو گئی۔۔" دافیہ نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے امید بری نظروں سے بیراج کو دیکھا۔۔

"کون سے ہسپتال میں ہے تمہارے دادا ہم وہی چلتے ہے چلوں۔۔" دافیہ کی سرخ پانی بری آنکھوں میں دیکھتے ہی بیراج کے دل کی بٹ مس ہوئی اسکی کی فیلنگ کو سائیڈ پر کرتے ہوئے اسے لکے باہر گیا۔۔

⇒

"یا اللہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے میں کچھ یاد کیوں نہیں آ رہا ہے ہم کب ملے داریان سے میں تو کچھ یاد نہیں آ رہا ہے۔۔" النعل کل سے یاد کرنے کی کوشش میں تھی وہ داریان سے کب ملی۔۔

مال میں تو ہم زید ہاں ہی نام تھا شاید ان سے ملے تھے اسکے بعد تو ہم ماسک مین سے ملے جو اتنے برے ہے ڈائیو سول ہے خون پینے والا بر انسان ہمارے ہی پیچھو پڑھ گیا ہے ہم کیسے بتائے کیا کریں۔۔" النعل دونوں ہاتھ بالوں میں ڈال کر ٹھک ہار کر خود سے بڑبڑائی۔۔

"بس بہت ہوا ہم داریان سے پوچھے گئے ہم کیسے ملے انھیں اور کہا ملے ہم انہیں سب بتادے گے۔۔" النعل خود سے فیلہ کرتی گہرا سانس لیا۔۔

⇒

"زافی کی بچی تمہیں میں نہیں چھوڑوں گا۔۔" خان دانت پس تاہوا غصے میں روم میں آیا۔۔

"آا اہہہ حان کیا بد تمیزی ہے۔۔" خان نے اسے بازوں سے پکڑ کر کھڑا کیا زافا غصے سے گھورتے ہوئے چلائی۔۔

"تمہیں مینے کتنی بار کہا ہے پیسے چاہیے تو بولا کروں اس طرح میرے بٹوے سے چوری کرنا چاہئے۔۔" زافا اسکے ساتھ ہمیشہ ایسا کرتی تھی آج تو خان نے سوچ لیا اسکا دماغ ٹھیک کرنے کا۔۔

"چھوڑو اپن کو اور اپن نے کوئی چوری نہیں کی مجھے یہ پیسے والا دونوں اپن کا پھر میری میری کیسے بھی نکالو پیسے۔۔" زافا اپنا بازو چروا کر غصے میں کہا۔۔

"کیا تم میں اچھی بیوی نہیں بن سکتی۔۔" خان نے افسوس سے دیکھا اسے۔۔

"ہا ہا ہا تم نے دیکھ کر شادی کی تھی نہ اپن سے پھر کیسے پتا نہیں چلا تو کیا میں اچھی نہیں ہوں۔۔" دونوں بازو اسکے کندوں پر رکھ کر زافا معصوم بچوں کی طرح منہ بنا کر کہا۔۔

"یہ کب کہا اچھی نہیں بس تمہیں تھوڑی ترینگ کی ضرورت ہے میری جان۔۔" خان نے اسے قریب کرتے ہوئے کہا زافا شرم سے سرخ ہوتے دور ہونا چاہا پر خان کی گرفت مضبوط تھی۔۔

"کیا تم اپن سے مار کھانا چاہتے ہوں۔۔ ہا ہا اس بار نہیں میری جنگلی بلی۔۔" زافانے اسے مار نہ چاہا پر خان نے اسے روک کر زور سے پکڑ لیا۔۔

⇒

"ڈیڈ آپ ڈی اے کو سمجھا دے وہ میرے راستے میں آنے کی نہ کریں ورنہ اس بار میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔۔" زید شدید غصے میں اپنے ڈیڈ سے فون پر ڈھارا۔۔

"زید اپنے غصے کو کنٹرول کرنا سیکھوں میں پہلے ہی تم دونوں کی نادانیوں سے پریشان ہوں ایک دوسرے سے دو دشمنی ختم کیوں نہیں کر لیتے۔۔" جعفری صاحب غصے میں کہا۔۔

دشمنی کی شروت وہ کرتا ہے کمینہ جو چیز مجھے پسند آتی ہے وہی چیز اسے چائے ہوتی ہے پر اس پر نہیں ڈیڈ وہ لڑکی صرف میری ہے اونٹلی مائن۔۔" زید گہری مسکراہٹ سے بولا۔۔

⇒

"انعل کی طبیعت کیسی ہے اب۔۔" داریان سامنے بیٹھے حیات سے انعل کا پوچھا۔۔

"الحمد للہ اب ٹھیک ہے آپکا بہت شکریہ بیٹا اپنے میری بیٹی کی بہت مدد کی ہے میں سمجھ نہیں آتا ہم آپکا کیسے شکریہ ادا کرے۔۔" حیات صاحب دل سے بولے وہ واقعی داریان کو ایک فرشتہ سمجھتے ہیں اپنے بیٹی کی اتنی پردہ کرنے پر۔۔

"نہیں انکل آپ شرمندہ مٹ کریں یہ میرا فرض تھا اور میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں اگر اپنی عجزات ہو تو میں آپ سے کچھ مانگ نہ چاہتا ہوں۔۔" داریان خان نے بات کا آغاز کیا۔۔

"جی جی بیٹا کسے کیا چاہئے آپکوں ہمارے بس میں جو ہو گا ہم حاضر ہے۔۔" حیات صاحب مسکراتے ہوئے دل سے کہا انھیں داریان بہت اچھے لگتے تھے نرم مزاج عزت احترام سے پیش آنا سکا۔۔

"میں جانتا ہوں ہم ایک دوسرے کو اتنے اچھے سے تو نہیں جانتے پر میں جتنی بار بھی آپسے اور انعل سے ملا ہوں مجھے آپ لوگوں میں ہمیشہ اپنایت ملی ہے اور مجھے انعل بہت پسند ہے اور میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں میرے ماں باپ نہیں ہے اس دنیا میں میں اکیلا ہوں اس لئے یہ بات میں خود آپ سے کر رہا ہوں باقی جو

آپکا فیصلہ ہو گا مجھے منظور ہو گا۔ "داریان خان نے نرمی سے اپنی بات ختم کی اور سر جھکا کر اب انکی بات سننے کو تیار تھا۔۔

تھوڑی دیر خاموشی کے بعد حیات صاحب نے بات کا آغاز کیا۔۔

"بیٹا ہر باپ کے لئے یہ فیصلہ لینا تھوڑا مشکل ہوتا ہے لیکن آپ بہت اچھے پڑھے لکھے نوجوان ہے یہ فیصلہ نعل کے ہاتھ میں ہے ہم نے اسے بہت لاڈ پیار سے پالا ہے میرے لاڈ نے اسے بہت معصوم بنا دیا ہے اسے دنیا میں رہنے والے لوگوں کی سمجھ نہیں آتی اتنی جلدی وہ ہر کسی کو اچھا سمجھ کر یقین کر لیتی ہے ہم اس کبھی باہر اکیلے نہیں جانے دیا اتنا لوگوں میں اٹھا بیٹھنا نہیں سکھایا اور آج مجھے اس بات کو اب افسوس ہوتا ہے آپ دیکھ چکے ہیں اس کے ساتھ کیا کیا ہو رہا ہے اور کیوں مجھے خود سمجھ نہیں آتی پر آپ مجھے اپنی بیٹی کے لئے اچھے لگتے ہیں آپ کی آنکھوں میں نعل کے لئے چمک دیکھ چکے ہیں بس ایک بات کہو گا اس میری بیٹی کا بہت بہت خیال رکھنا بیٹا وہ بہت معصوم ہے بہت نازک ہے وہ جن سے پیار کرتی ہے ان کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتی ہے اسکی ایک عادت ہے وہ بہت شدت پسند ہے اور آپکے ماں باپ کا بہت افسوس ہے اگر آپ بتانا چاہتے ہیں تو۔۔"

حیات صاحب نعل کی باتیں کرتے ہوئے انکی آنکھیں نم ہو گئی تھی وہ اپنی بیٹی سے بہت محبت کرتے ہیں اور اب اسے اپنے سے دور کیسے جانے دے یہ سوچتے ہی انھیں گھبراتے ہوئے لگی۔۔

"جی انکل میں اپنی فیلنگ سمجھ سکتا ہوں اور کوئی جلدی نہیں ہے آپ آرام سے جواب دے نعل سے بھی پوچھ لے اپنی بیٹی بہت پیاری معصوم ہے مجھے اسکی معصومیت سے ہی محبت ہوئی ہے۔۔" داریان خان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

"ہاں بہت معصوم ہے وہ میری زندگی ہے پوری دنیا ہے اللہ پاک اس کے نصیب بہت اچھے کریں آمین۔۔"

حیات صاحب بیٹی کو دعا دے رہے تھے۔۔

"انکل میں اپنے ماں باپ کا ذکر زیادہ نہیں کرنا چاہتا وہ ایک حادثہ تھا شاید ان کے نصیب میں یہی لکھا تھا میرا اس دنیا میں ان کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔۔" داریان خان گھبیر آواز میں کہا۔۔

"کیا میں نعل سے مل سکتا ہوں۔۔" داریان کھڑے ہوتے ایک نظر پر ڈال کر بولا۔۔

"ہاں بیٹا کیوں نہیں جاؤ وہ اپر روم میں ہے۔۔" حیات صاحب مسکراتے ہوئے اجازت دی حیات صاحب نے داریاں کو اپر جاتے ہوئے دیکھ رہیں تھے انہیں کبھی کبھی داریاں میں دونوں لوگوں کی جگہ دیکھتی تھی پھر وہ اپنی سوچوں کو جک دیتے تھے۔۔

⇒

"جائیں۔۔" دروازے پر دستک دیتے داریاں اپنے بھاری قدم لکے اندر آیا نعل بیڈ پر بیٹھی فون دیکھ رہی تھی جب کسی کو اندر آتے دیکھ کر نظرے اٹھا کر سامنے وجود کو دیکھتے ہی وہ سکت ہوگی اسے لگا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے وہ سامنے اپنی خوبصورت واجات سے کھڑا دونوں ہاتھ پیٹ کی جیب میں ڈالے ایک نظر اسے دیکھتے جو فل پنک ہی شارٹ توڑ میں تھی پورے روم کا جائزہ لینے لگا جو پور پنک وائٹ کلر کا تھا خوبصورتی سا سبھی یہ کیا تھا۔۔

"آآ۔ آپ۔۔ س۔۔ سچ میں ہے۔۔" نعل ہوش میں آتے جلدی سے کھڑی ہوئی اسے یقین نہیں آ رہا تھا وہ سچ میں سامنے ہے۔۔

"مجھے آپ کو یقین کیسے دلانہ پڑیگا۔۔" داریاں خان کی بھاری گہمیر آواز گونجی۔۔

"نن۔۔ نہیں آ۔ آپ سچ میں ہے کک۔۔ کیسے ہے آپ۔۔" نعل نے دھیمی آواز میں اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔۔

"بیٹھ کر بات کریں۔۔"

"جج۔۔ جی آآ بیٹھے۔۔" داریاں چلتا سامنے صوفہ پر بیٹھ گیا دوسرے پر نعل اپنی دھڑکن کو سنبھالتے ہوئے

"آ۔ آپ سے ایک بات پوچھنی تھی ہم ہم ایکو کہاں سے ملے تھے۔۔" نعل اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا اسکا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا روم کی خاموشی میں اسکی دھڑکتے دل کی آواز بند تھی۔۔

"پہلے آپ مجھے بتائے آپکے ساتھ کیا ہوا تھا۔۔" داریاں نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

"ہم کہو گے تھے پھر ہمیں ایک اچھے انسان ملے انہوں نے کہا وہ ہمارا گھر ڈھونڈے گے تو ہم انکے ساتھ چلے گئے تھے پروہاں ماسک مین بھی آیا تھا اور ہم پر غصہ کر رہے تھے انہوں نے ہمیں زبردستی اپنے ساتھ لے گئے تھے اور جگہ پر گاڑی روک کر ہمیں دھکی دی اسکے بعد ہم بیہوش ہو گئے تھے پھر ہم آپکو کیسے ملے ہیں یاد نہیں۔۔"

انل پوری بات بتاتے ہوئے گہرا سانس بھرا اور سوالیہ نظروں سے سامنے داریاں کو دیکھا۔

"کون سی دھکی دی اسنے۔۔" داریاں جانتا تھا وہ اس سے کبھی جھوٹ نہیں بولے گی۔۔

"ہمیں بہت ڈر لگ رہا ہے ہم نے کسی کو نہیں بتایا انہوں نے کہا ہم کسی کو بھی نہ بتائے اور ہم کسی کے ساتھ بھی نہ چلے جائیں۔۔" انل نے ڈرتے ہوئے بتایا اسے اب ڈی اے سے بہت خوف آتا تھا۔۔

"آپ ڈرے مت میں آپکے ساتھ ہوں اسے میں خود دیکھ لوں گا آپ خود کا خیال رکھیں اور ایک بات آپکے بابا آپ سے کچھ پوچھے گئے دل سے جواب دینا نہ۔۔" داریاں کھڑا ہوتے آخری بات کتا وہاں سے جانے لگا۔۔

انل سرخ پڑھتے ہی نظریں جھکا دی اسکے ساتھ ہوں الفاظ پر لیکن اسکی آخری بات وہ سمجھ نہیں پائی۔۔

"ارے انہوں نے ہماری بات کا تو جواب نہیں دیا ہم کیسے کہاں ملے ہو نہ پیارے کھڑوس۔۔" انل منہ بناتی ہوئے خود سے بڑبڑائی پھر مسکراتے ہوئے داریاں کا سوچنے لگی۔۔

⇒

"دافیہ رونابند کرو دعا کرو سب ٹھیک ہوگا۔۔" بیراج کب سے اسے روتا دیکھتا بول رہا تھا جو صرف سامنے آپریشن ٹھیٹر کو دیکھ رہی تھی جہاں اسکے دادا کا آپریشن چل رہا تھا۔۔

"بب۔۔ بیراج سر میرے دادا ٹھیک ہو جائے گے نہ میرے پاس انکے علاوہ کوئی نہیں ہے میں انکے بغیر کیسے جیوں گی۔۔" دافیہ نے روتے ہوئے بیراج کو دیکھ کر کہا۔۔

"ایسے رونے سے کچھ نہیں ہوگا خود کو سنبھالو غاڑ پڑو دعا کرو دیکھنا وہ ٹھیک ہو جائے گے ان شاء اللہ۔۔"

بیراج نے سمجھاتے ہوئے کہا دافیہ اسکی بات مانتی اٹھ کھڑی ہوئی اور وضو کرنے چلی گئی۔۔

⇒

"حیات بھائی مجھے لگتا ہے یہ بات آپکو خود کرنی چاہیے نعل سے وہ آپ سے ہر بات شیئر کرتی ہے اس بار بھی وہ آپ کو صحیح جواب دے گی۔۔" بی جان چاہتی تھی حیات صاحب خود اپنی بیٹی سے مرضی پوچھے۔۔

"اپنی بات صحیح ہے بی جان اور میں اسکا جواب بھی جانتا ہوں بس اسکی شادی کی بات نے اداس کر دیا ہے اور اب تو ڈر لگنے لگا ہے۔۔" حیات صاحب کو اب ڈر لگ رہا تھا انہوں نے کبھی نعل کو اکیلا نہیں چھوڑا اور اب اسکا دور جانے کا سوچتے ہے گہرا ہٹ ہونے لگتی تھی باپ تھے ایک ہی بیٹی تھی جسے بے حد لاڈ پیار میں پالا انہوں نے۔۔

"ڈر تو مجھے بھی بہت لگتا ہے ہم نے نعل کو بہت ہی لاڈ محبت میں پالا ہے اسے اتنا معصوم رکھا ہے کہ اسے دنیا کی کچھ خبر نہیں وہ کیسے دوسرے گھر جائے گی کیا کرے گی اسکا ہمسفر اسکا ہماری طرح خیال رکھیں گایا نہیں ہم نے کبھی سوچا نہیں اب اگر ایسا کچھ سوچتے ہیں تو ڈر جاتے ہیں۔۔" بی جان نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

"اسی بات کا ڈر ہے بی جان لیکن داریان خان بہت اچھا لڑکا ہے وہ نعل کو بہت اچھے سے سمجھتا ہے اسکا خیال رکھنا سکے لئے پریشان ہونا مجھے ایک امید دیتا ہے وہ ہماری انی کا خیال رکھے گا اسے خوش رکھے گا۔۔" حیات صاحب داریان کا نعل کے لئے فکر مند ہونا دیکھتا تھوڑا پر امید ہوا۔۔

"کیا باتیں ہو رہی ہے ہیں بھی بتائے۔۔" نعل نیچے آتے لاڈ سے حیات صاحب کے گلے لگا کر کہا۔۔

"آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے بیٹھے یہاں۔۔ آپ لوگ باتیں کریں میں اپنی جان کے لئے دودھ لاتی ہوں۔۔" بی جان بولتے وہاں سے گئی حیات صاحب نے اسے ساتھ بیٹھا کر خود سے لگاتے ہوئے بات شروع کی۔۔۔

"بیٹا آپکے لئے ایک پر پوزل آیا ہے سوچ سمجھ کر آرام سے جواب دینا آپ کوئی زور زبردستی نہیں ہے۔۔"

حیات صاحب نے نعل کا ماتھا چومتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔

"ہم آپ کو چھوڑ کر نہیں جائے گے بابائیں آپکے اور بی جان کے ساتھ رہنا ہے۔۔" نعل منہ پھولاتی ہوئی بولی

--

"پہلے سن تو لے پھر کیا پتا آپ ہیں چھوڑ کر بھی جائے۔۔ نہیں ہم آپکو نہیں چھوڑ کر جائے گے اور اگر گئے تو آپکو بی جان کو ساتھ لیکے جائیں گے۔۔" نعل نے حیات صاحب کی بات کاٹے تیزی سے کہا۔۔

"ہا ہا اچھا بعد میں دیکھے گئے ابھی بات تو سن لے۔۔" حیات صاحب اسکی معصومیت پر ہنس پڑے۔۔

"آج داریاں آیا تھا آپکے لئے رشتہ لیکے وہ چاہتے ہیں آپ پہلے پوچھ کر پھر انھیں جواب دے پھر بتائے اب کیا جواب دے ہم انھیں۔۔" حیات صاحب کی بات نے اسے پورا سرخ کر دیا۔۔

"یہی کے ہماری بیٹی تو اکیلی نہیں آنا چاہتی اپنے بابا اور بی جان کو بھی ساتھ لانا چاہتی ہے پھر آپ آکے لے جائے نعل حیات کو۔۔" نعل حیات صاحب کے سینے سے لگے ہوئے کہا اسکی بات سن کر بی جان حیات دونوں ہنس پڑے اسکا جواب بھی ہاں میں سن کر دونوں بہت خوش بھی ہوئے پر ڈر بھی رہے تھے بی جان حیات صاحب اسکے نصیب کے لئے اللہ سے بہت دعا کرنے لگے اب یہ تو وقت بتائے گا اسکے نصیب میں کیا لکھا ہے خوشیاں یہ پھر ایک نئی داستان نفرت عشق کی جس میں جل کر یا تو عشق رہے جائے یا صرف نفرت۔۔

⇒

"سوری آپکو میری وجہ سے تکلیف ہوئی آپ کل سے یہاں ہے آپ پلینز گھر جا کے آرام کر لیں۔۔" دافیہ نے بیراج سے کہا دادا کا آپریشن خیر سے ہو گیا تھا انھیں روم میں شفٹ کر دیا تھا سب بیراج نے اچھے سے کر لیا تھا دافیہ بیراج کی بہت شکر گزار تھی وہ اسکی تحکُن کا احساس کرتے ہوئے اسے گھر جانے کا بولی تھی۔۔

"اوکے میں فریش ہو کر آتا ہوں تم اپنا اور دادا کا خیال رکھنا۔۔" بیراج نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا۔۔

"دافیہ کیسی ہو تمہارے دادا کی طبیعت کیسی ہے اب اتنا سب کچھ ہو گیا تم لوگوں نے مجھے کل کیوں نہیں بتایا۔۔" شان آتے ہی شروع ہو گیا تھا۔۔

"میں ٹھیک ہوں دادا کو ابھی تک ہوش نہیں آیا ہے دعا کریں وہ ٹھیک ہو جائے۔۔" دافیہ اداسی سے کہا۔۔

"میں چلتا ہوں اگر کسی بھی چیز کی ضرورت ہو کال کرنا۔۔"

تم آرام سے جاؤ میں ہوں اب یہاں میں ہوں جو بھی کام ہو گا مجھے بول دینا دافیہ۔۔۔ "شان نے بولنے پر بیراج کو غصے آیا جسے وہ ضبط کرتا ایک نظر دافیہ کو دیکھتا غصے اور جلن میں وہاں سے نکل گیا پتا نہیں کیوں اسے اب شان کا اسکے ساتھ اس طرح فری ہو کر بات کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

"شان سر آپکو ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا انہوں نے میری کل سے بہت مدد کی ہے۔۔۔" دافیہ کو بیراج کا اس طرح چلے جانے کا۔۔۔

"تم نے دیکھا نہیں وہ جیل میں ہو رہا تھا میرے یہاں ہونے سے۔۔۔" شان شرارت سے بولا دافیہ مسکرائی۔۔۔

⇒

"بی جان آپ بھی چلے گی نہ ہمارے ساتھ ہم اکیلے نہیں جائے گے۔۔۔" النعل نے بی جان کی گود میں سر رکھ کر لاڈ میں کہا۔۔۔

"ہر بیٹی کو اکیلے جانا ہوتا ہے میری جان آگے کی زندگی ہر لڑکی کے لئے بہت مشکل ہوتی ہے لیکن اسے خود سیکھنا ہوتا ہے وہ کیسے گزارے گی اپنی زندگی دکھ سکھ ہر تکلیف اسے اکیلے سہنی ہوتی ہے اپنے شوہر کی ہر بات ماننا اسکی عزت کرنا ہر بیوی کا فرض ہوتا ہے آپ بہت اچھی بیوی بننا بلکل اپنی ماں کی طرح۔۔۔" بی جان بولتے ہوئے رک گئی۔۔۔

"ماما جیسی بی جان وہ کیسی تھیں کیا میں بلکل انکے جیسی دکھتی ہوں۔۔۔" النعل اپنی ماں کے ذکر پر خوش ہوتے بی جان سے انکی اور بھی باتیں پوچھنے لگی النعل ہمیشہ اپنے باپ سے کم اپنی ماں کا ذکر سنتی تھی بی جان کے منہ سے کبھی انکی بات نکل جاتی تھی تو النعل ان سے بہت سے سوال کرنے شروع ہو جاتی تھی۔۔۔

"بی جان داریاں اچھے ہے نہ وہ ہمارا خیال رکھیں گے نہ۔۔۔" النعل نے امید سے کہا۔۔۔

"ہاں بہت پیارہ بچہ ہے آپکا خیال کیوں نہیں رکھے گا آپ ہو ہی بہت پیاری لیکن اب آپ کھانا کھانے کا طریقہ ٹھیک سے سیکھ لیں وہاں ہم بابا تو نہیں ہونگے نہ داریاں بھی کبھی کام سے باہر ہو تو کیا آپ بھوکے رہے گی اس لئے اپنے بہت سے کام آپ خود سیکھ لے۔۔۔" بی جان نے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا وہ جاتی تھی النعل کے لئے آگے والی زندگی بہت مشکل ہے پر اسے کچھ تو سیکھنا تھا نہ۔۔۔

"او کے پھر آپ ہیں سیکھا دے لیکن کھانا نہیں بنائے گے وہ اچھا نہیں لگتا کام۔۔" انل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

⇒

"اتناسب کچھ ہو گیا اور تم نے کچھ بتایا ہی نہیں اب کیسے ہو گی اتنی جلدی تیاری۔۔" خان افسوس سے بولا۔۔

"اب اگر تمہیں اپنی بیوی سے فرصت مل گئی ہو تو کام پر دھیان دوزید چپ بیٹھنے والوں میں سے نہیں ہے

اب جو بھی کرنا ہے جلدی کرنا ہو گا ٹائم نہیں ہے میرے پاس میں زیادہ ٹائم پاکستان نہیں رہ سکتا۔۔" ڈی اے نے غصے سے ساری چیزیں ٹیبل سے نیچے گرا دی۔۔

"تم جاؤ عفان سے بات کرو۔۔" ڈی اے نے حکم دیا۔۔

"اس کمینے سے بات کرنی پڑے گی اب مجھے جوہر وقت میرے خون کا پیاسا ہے۔۔" خان غصے میں بڑبڑاتا ہوا باہر گیا۔۔

"ہیلو۔۔" ڈی اے فون پر نام دیکھتا ضبط کر تا فون اٹھایا۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے تمہارے زید کے بیچ تم لوگ پھر سے شروع ہو گئے ہو۔۔" زید کے ڈیڈ کی فون پر غصے بھری آواز گونجی۔۔

"آپ اپنے بیٹے کو سمجھا دیں یہ میرا بدلہ ہے اسکے بیچ میں وہ نہ آئے ورنہ اس بار اسکے لئے اچھا نہیں ہو گا۔۔"

ڈی اے غصے کی شدت سے بولا۔۔

"میں زید کو سمجھا چکا ہوں لیکن تم بھی سنبھل کر کرو اپنا کام مجھے اب تم دونوں کے بیچ کوئی لڑائی جھگڑا نہیں چاہیے ورنہ اسکا انجام تم دونوں کے لئے برا ہو گا۔۔" دوسری طرف بے حد غصے سے فون کاٹ دیا۔۔

"ڈیم اٹ زید تم میرے راستے میں آؤ گے تو میں تمہیں اس بار زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔" ڈی اے غصے کی شدت سے سامنے آئینے میں پنچ مارا اسکے ہاتھ سے تیزی سے خون بہنے لگا۔۔

⇒

"یہ تو بہت خوشی کی بات ہے اللہ پاک ہماری بچی کا نصیب بہت اچھا کریں آمین۔۔" حمدان صاحب بہت خوش ہوئے اعل کے لئے انھیں آج ہی حیات صاحب نے بتایا وہ باہر گئے ہوئے تھے آج آتے ہی انھیں خوش خبری ملی۔۔

"مجھے بھی اس میں کوئی کمی نہیں دکھتی اچھا ہے وہ اور ہماری انی کو بھی خوش رکھیں گا ہماری لئے یہی بہت ہے۔۔" بیراج نے بھی اپنی رائے دی۔۔

"سب ماشاء اللہ سے بہت خوش ہے اس رشتے سے بس ہماری بچی کو کسی کی نظر نہ لگے۔۔" بی جان نے خوشی سے کہا۔۔

⇒

"فائنلی بات بن گئی پھر کیا ڈسائیڈ کیا کب بنو گے دلے صاحب۔۔" عفان نے شرارت سے کہا۔۔
 "تھینک یو یار یہ سب تمہاری مدد سے ہوا ہے ورنہ تھوڑا مشکل تھا۔۔" داریان عفان کے گلے لگتے ہوئے اس کا احسان مانا۔۔

"اب آگے کا کیا پلین ہے کیسے برباد کرو گے حیات شیرازی کو۔۔" عفان اس کے آگے پلین جاننے کو بے تاب تھا۔۔

"اسکی بربادی تو اب شروع ہوگی بس ایک بار اسکی زندگی چھین لوں اس کے بعد تو وہ خود ہی مر جائے گا۔۔" داریان خان سپاٹ لہجے میں بولا۔۔

"فائنلی ٹریڈر ختم ہوا اب پوری فلم دیکھنے کو ملے گی ویسے اس ڈی اے کا اینڈ کیا ہے وہ مر جائے گا یہ بچ جائے گا۔۔" عفان الجھسا گیا تھا۔۔

"اسکی کہانی اتنی جلدی ختم نہیں ہوگی ابھی تو اسکی شروعات ہے آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا۔۔" داریان خان خوبصورت مسکراہٹ سے بولا تھا۔۔

Daryan Haider khan is back

⇒

"حاننن گاڑی روکو۔۔" زافا کی چیخ سے خان گہرا اتاسائیڈ پر گاڑی روکتا غصے سے زافا کو گھورا۔۔
 "پاگل لڑکی اگر آکسیڈنٹ ہو جاتا تو اس طرح کون چلاتا ہے۔۔" خان غصہ ہوا زافا پر۔۔
 "اپن چلاتی ہے اور تم اترو میں چلاؤنگی اپن کی گاڑی ہے اور اپن کو ہی نہیں چلانی آتی۔۔" زافا غصے سے گھور
 تے ہوئے کہا۔۔

"تم مجھے شدید پاگل کرنا چاہتی ہو اور میں تمہیں شریف بندہ دکھتا ہوں جو ایسا کرنے دوںگا۔۔" خان نے طنزیہ
 مسکراہٹ سے کہا۔۔

"یہ تو اپن سے بہتر کون جانتا ہے تم کتنے شریف ہوں چپ چاپ سے ہٹو ورنہ اپن تیرے کو چلانے نہیں دیگی
 اتنا تو جانتے ہو نا اپنی پیاری بیوی کو۔۔" زافا نے ایک آنکھ دباتے ہوئے کہا۔۔

"میری قسمت میں بھی یہی چورنی لکھی تھی چڑیل۔۔" خان بڑبڑاتا ہوا باہر نکلا جانتا تھا وہ نہیں مانے گی۔۔
 آرام سے چلنا جیسے کہتا ہوں ویسا کرو ورنہ دونوں کی لاش ملے گی سب کو کل۔۔" دونوں اپنی جگہ سنبھلتے ہوئے
 بیٹھے۔۔

"یہ کام تمہیں پہلے ہی مجھے سکھا دینا چاہیے تھا دیر تو ابھی بھی نہیں ہوئی اب پیار سے سکھاؤ۔۔" زافا نے
 ایکسائیڈٹ ہوتے ہوئے کہا۔۔

"آہ آرام سے چڑیل۔۔" خان کی چیخ نکل گئی اسکی تیز رفتار سے چلاتے ہوئے دونوں لڑتے جگڑتے کبھی
 گاڑی کو آرام سے تو کبھی تیز رفتار سے چلاتے ہوئے مزے کر رہے تھے زافا کو خان کی حالت پر بہت ہنسی
 آرہی تھی خان بھی اسے دھکی دے رہا تھا۔۔

#Just Believe In Success

"کیوں آرہے ہوں میرے راستے میں کیا چاہتے ہو تم۔۔" ڈی اے سامنے بیٹھے زید سے غصے میں بولا۔۔
 "غلط بات کر رہے ہو یا میں نہیں تم آرہے ہوں اور وہ لڑکی مجھے پسند ہے میں اسے محبت کرنے لگا ہوں مجھے
 نہیں پتا تم اس لڑکی کو کیسے جانتے ہو کیوں اسکے پیچھو ہو لیکن اب وہ میری نظروں میں آگئی ہے تو اسکا اور میرا
 پیچکس چھوڑ دو ڈی اے صاحب۔۔" زید نے غصے سنجیدگی سے کہا۔۔

"تم بہت غلط فہمی میں جیتے ہوں زید جعفری میرے ساتھ کھیلنا چاہتے ہو تو دماغ سے کھیلو دل سے نہیں جنگ محبت سے نہیں نفرت سے جیتی جاتی ہے تمہیں ایک موقع دیتا ہوں حاصل کر سکتے ہو تو کر کے دکھاؤ اسے اگر ہار گئے تو ایک لاکھ محبت میں جیتے رہنا۔" ڈی اے نے طنزیہ مسکراہٹ سے اسے چیلنج دیا تھا۔

"واہ کمال ہو گیا مسٹر ڈی اے کو بھی عشق ہو گیا ہے وہ بھی میری محبت سے دیکھتے ہیں پھر کون لاکھ حاصل رہتا ہے اور ہاں ایک بات محبت کی بازی دل سے کھیلی جاتی ہے دماغ سے نہیں۔" زید نے بھی چیلنجنگ مسکراہٹ دی۔

"بازی چاہے محبت کی ہو یا عشق کی دل لگانے سے صرف بربادی ہوگی اور اگر دماغ لگاؤ گے تو دونوں جیت بھی جاؤ گے یاد رکھنا یہ ڈی اے کے الفاظ ہیں۔" ڈی اے اسے غصہ دلاتا ہوا وہاں سے تیزی سے نکل گیا۔

"میں تمہیں اسے جیتنے کبھی نہیں دوں گا۔" زید غصے میں سگریٹ کا گہرا کش لینے لگا۔

⇒

"ہم۔۔۔ ہو۔۔۔ بب۔۔۔ بیراج سرد۔۔۔ دادا کی طبیعت خراب ہو گئی ہے ڈاکٹر کچھ ٹھیک سے نہیں بتا رہے ہیں م میں کیا کروں۔۔۔" دافیہ روتے ہوئے اٹک کر بیراج کو فون پر بتا رہی تھی۔

"ششش تم رونا بند کروں کچھ نہیں ہو گا دعا کروں میں آتا ہوں۔۔۔" دوسری طرف بیراج جلدی سے گھر سے نکلا پورے راستے وہ فون پر اسے تسلی دیتا رہا تھا۔

"کیا ہوا اتحاد دادا کہاں ہے۔۔۔" بیراج بھاگتے ہوئے سیدھا اسکے پاس آیا تھا۔

"پپ۔۔۔ پتا۔۔۔ نن۔۔۔ نہیں رک۔۔۔ کیا ہوا اچانک سے انکی طبیعت خراب ہو گئی وہ ٹھیک سے ہوش میں بھی نہیں آئے تھے انہوں نے مجھ سے بات کرنی چاہی پر وہ کر نہیں پا رہے تھے۔" دافیہ روتے ہوئے اٹک کر بتا رہی تھی اسے۔

"اچھا تم رونا بند کرو دعا کرو انکے لئے سب ٹھیک ہو گا میں ڈاکٹر سے بات کرتا ہوں۔" بیراج اسے سمجھاتے ہوئے کتا آگے بڑھا ڈاکٹر روم سے نکلتے ہوئے آرہے تھے سامنے دافیہ بھی اسی طرح بھاگی۔

"ڈ۔ ڈاکٹر مم۔۔ میرے دادا کیسے ہے وہ ٹھیک تو ہو جائے گے نہ۔۔" دافیہ امید بری نظروں سے ڈاکٹر سے کہتے اسکے جواب کے انتظار میں تھی اسکادل بہت زور سے دھک دھک کر رہا تھا۔۔

"آئم سوری ہم نے پوری کوشش کی پر انکھارٹ بہت کمزور تھا وہ ریکوری نہیں کر پارہے تھے۔۔" ڈاکٹر معذرت کرتے ہوئے آگے بڑھ گئے لیکن دافیہ اپنی جگاساکت بن کر رہ گئی اسکے کان میں بار بار ڈاکٹر کے الفاظ گونج رہے تھے آئم سوری اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا بیراج اسے ہلا کر کچھ کہ رہا تھا لیکن اسکادماغ سن ہو گیا تھا اسے خود نہیں بتا چل رہا تھا وہ کہاں ہے۔۔

"دافیہ دافیہ ہوش میں آؤ سنبھاؤ خود کو۔۔" بیراج نے اسے چھینارتے ہوئے کہا۔۔

"آہہہہ نہیں نہیں میرے دادا کو کچھ نہیں ہوگا ب۔۔ بیراج سرا۔۔ آپ نے کہا تھا نہ انھیں کچھ نہیں ہوگا پھر پھر یہ یہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں نہ پلینز بولے نہ یہ جھوٹ ہے۔۔" دافیہ ہوش میں آتے ہی چلاتے ہوئے بچکیوں سے رونے لگی وہ بہت چلاتی روتی جا رہی تھی بیراج نے بہت مشکل سے اسے سنبھالا تھا دافیہ روتے ہوئے بیہوش ہو گئی تھی اسکے لئے اپنے دادا کی موت کو قبول کرنا بہت مشکل تھا وہ ایک ہی تو اسکی پوری زندگی تھے جو آج اسے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے بیراج نے اپنے گھر کال کر کے اپنے ڈیڈ کو بلا لیا تھا۔

⇒

"بی جان دافیہ نے کچھ کھایا۔۔" بیراج نے پریشانی سے پوچھا کل اسے اسکی حالت بہت نازک تھی اس نے کچھ کھایا پیا نہیں تھا اسکی وجہ سے اسکی طبیعت خراب ہو گئی تھی تھوڑی دیر پہلے ہی اسے ہوش آیا تھا بیراج نے بی جان سے بولا اسے کچھ کھلا دے ایک دن ہو گیا تھا اسکے دادا کو گئے ہوئے سب کچھ بیراج نے کیا تھا اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا تو اپنے ساتھ گھر لیکے آیا بی جان باقی سب اسکا بہت خیال رکھ رہے تھے انکل تو اسے روتا دیکھتے خود بھی رو پڑی تھی۔۔

"نہیں بیٹا کچھ نہیں کھا رہی بہت سمجھا چکی ہوں جانے والوں کے ساتھ تو جایا نہیں کرتے خود کو زندہ رکھنا چاہیے یہ زندگی اس رب کی رحمت ہے اسکی امانت ہے اسکے ساتھ تو ہم کوئی ظلم نہیں کر سکتے نہ آپ سمجھائے انھیں کچھ کھالے رو رو کر خود کا برا حال کر لیا ہے۔۔" بی جان نے دکھ افوس سے کہا۔۔

"ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں آپ آرام کر لیں۔۔" بیراج بی جان سے کھانے کی ٹرے لیتا اسکے روم کی جانب بڑھا۔

بیراج جیسے روم میں داخل ہوا سامنے اسکو بھری حالت میں دیکھا جو بیڈ سے ٹیک لگائے گھٹنوں میں سر رکھے رو رہی تھی بیراج گہری سانس لیتا کھانے کو ٹیبل پر رکھتا اسکے ساتھ جا کے بیٹھ گیا۔

"یہ سب کرنے سے کیا وہ واپس آجائے گے نہیں بلکہ تم انہیں تکلیف دے رہی ہو خود کو بھوکا پیاسا رکھ کر۔۔" بیراج نے نرمی سے اسے سمجھایا۔

"ایسا مت بولے میں نہیں وہ تکلیف دے گئے ہے وہ مجھے اکیلا چھوڑ گئے ہے کیا وہ نہیں جانتے تھے میرے پاس کچھ نہیں انکے علاوہ وہ سب کچھ تھے میرے لئے پھر بھی وہ مجھے اکیلا چھوڑ گئے نہ۔۔" دافیہ شدت سے روتے ہوئے شکوہ کیا تھا۔

"موت پر کسی کا اختیار نہیں ہوتا یہ برحق ہے ہم انسان اسکی امانت ہے وہ جب چاہے لے سکتا ہے اللہ کی چیز تھی انہوں نے لے لی سوچو اگر وہ اور جیتے تو انہیں اور تکلیف ہوتی وہ جس کنڈیشن میں تھے جتنی تکلیف میں تھے اللہ پاک نے انہیں مزید تکلیف سے پہلے سکون دے دیا اللہ پاک تو ستر ماؤں سے بھی زیادہ اپنے بندے سے محبت کرتا ہے دیکھو انہوں نے دادا کو مزید تکلیف سے بچھالیا اب تم پلیرز رو نا بند کرو انکے آخرت کے لئے دعا کرو انکے لئے قرآن پاک پڑھو جس سے انہیں سکون ملے اور تم بھی کچھ کھا لو پلیرز میری بات نہیں مانو گی۔۔" بیراج نے بہت اچھے پیار سے اسے سمجھایا اسکے بہت اسرار پر تھوڑا کھانا کھایا رو نا تو وہ بند کر چکی تھی لیکن پھر بھی دادا تو اسکی زندگی تھے انہیں یاد کرتے اسکے پھر سے آنوں نکل آتے تھے۔

#Just Believe In Success

"بی جان اس پیاری لڑکی نے کھانا کھایا وہ بہت رو رہی تھی بی جان میں بھی رونا آتا ہے اسے دیکھ کر اسکے پاس صرف اسکے دادا تھے اب کوئی نہیں ہے اسکے پاس وہ اکیلی ہو گئی ہے ہم اسے اپنے ساتھ رکھ لیں بی جان۔۔" نعل بی جان کے ساتھ لیٹتے ہوئے بول رہی تھی اسکو دافیہ کے لئے بہت برا لگ رہا تھا۔

"بیراج نے اسے کھلادیا تھا اسکے لئے دعا کرو اللہ پاک اسے صبر عطا کریں اور وہ اکیلی کہاں ہے ہم سب ہے نہ اسکے ساتھ وہ پیاری لڑکی ہمارے ساتھ رہے گی نہ ہم بیراج سے بات کریں گے۔۔" بنی جان اسکے بالوں میں پیار سے ہاتھ پھیر رہی تھی اسے وہ نیند میں جاتے ہوئے بھی تھوڑی تھوڑی باتیں کر رہی تھی۔۔

⇒

"سروہ کچھ دنوں سے گھر سے باہر نہیں نکلی ہے اسکے باپ نے گھر کے باہر سکیورٹی فورس لگائی ہوئی ہے شاید اسے کوئی ڈر ہے۔۔" زید کے آدمی نے آکر اسے اطلاع دی۔۔

"شٹ کیسے ملوں میں اسے یہ سب اس ڈی اے کی وجہ سے ہوا ہے اسے تو میں نہیں چھوڑوں گا نعل حیات صرف میری ہے صرف میری اس سے ملنے کا کوئی راستہ اختیار کرنا پڑے گا۔۔" زید گہری مسکراہٹ سے بولا تھا۔۔

"آج کل داریان حیدر خان کا کافی آنا جانا ہے وہاں مجھے کچھ اور بات لگتی ہے تم سمجھ رہے ہو نہ میں کیا بولنا چاہ رہا ہوں۔۔" ظفر نے شیطانی مسکراہٹ سے کہا۔۔

"داریان حیدر خان وہ کون ہے اب پتا لگو آؤ اسکا کیوں ہو رہا ہے اتنا آنا جانا وہاں اور نعل کیا کر رہی ہے آج کل اسکی روٹین کیا ہے۔۔" زید سوچ میں پڑ گیا داریان کا سنتے وہ بے چین ہو گیا تھا۔۔

⇒

"کیا کھارہی ہو چڑیل۔۔" حنان باہر سے تھکے ہوئے آیا تھا اسکے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

"کھا نہیں پنی رہی ہوں وہ بھی یہ ملک شیک تمہیں بڑے۔۔" زافا نے منہ بناتے ہوئے کہا پھر کچھ سوچ کر حنان کی طرف اپنا ملک شیک کیا۔۔

"اس مہربانی کی وجہ پوچھ سکتا ہوں اس دن بڑی مشکل سے زندہ بچ کر آیا ہوں اب تم سے ڈر لگتا ہے جھگی چڑیل۔۔" حنان نے آبرو اچکاتے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔

"کیا تم سچ میں مجھے سے ڈرنے لگے ہو واہ یہ میرے لئے کچھ نیا ہے بہت خوشی ہوئی سن کر اپن سے بھی کوئی ڈرتا ہے اب۔۔" زافا نے خوشی سے خود کو داد دی۔۔

"واٹ دا ہیل از دس۔۔" خان اسے دیکھتا جیسے ہی اسکے ہاتھ سے ملک شیک لیا تھا پورا اسکے منہ پر آگیا کیوں کے زافا نے جان کر وہ سائیڈ اسے سامنے کیا جو آگے سے کھلا ہوا تھا جیسے خان نے پکڑا زافا نے زور دیا اور اس بیچارے کا منہ کپڑے خراب ہو گئے۔۔

" what the hell is this Zafa .."

خان غصے میں اٹھ کھڑا ہوا۔۔

" this is you're eyes i am you're wife & look it you're face my tom "

زافا ہنستے ہوئے اپنی ٹوٹی پھوٹی انگلی میں بولی جو اسے خان کے ساتھ رہتے تھوڑی بہت سیکھ لی تھی۔۔

"بابا جان بہت پیارے لگ رہے ہو۔۔" زافا کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا تھا خان غصے میں سرخ پڑھتا اسے گھور رہا تھا۔۔

"تمہاری تو روک و اب میں بتاتا ہوں تمہیں کون پیارا لگ رہا ہے۔۔" خان تیزی سے اسکی طرح بھڑا زافا اسے اپنی طرح حملہ کرتے دیکھ کر بھاگی وہاں سے۔۔

"خان زافا اسٹاپ۔۔" بھاری گھمبیر آواز پر دونوں ایک دوسرے کے پیچھو بھاگتے ہوئے ایک دم رک گئے خان نے تیزی سے اپنی آنکھیں بند کرنا خود کی سبب عزت ہونے کے لئے تیار کرنے لگا زافا بھی شرمندہ ہوتی اپنی جگہ سیدھی ہوئی تھی۔۔

"تم دونوں کے ساتھ مسئلہ کیا ہے جب دیکھو ٹام جیری بنے ہوئے ہو ایک ساتھ خوش نہیں ہو تو الگ ہو جاؤ بہت بار وارننگ دے چکا ہوا لیکن تم دونوں بیوقوف انسان نہیں شیطان ہو دفع ہو جاؤ میرے گھر سے خان کل تم دونوں کی فلائٹ ہے جاؤ یہاں سے سکون برباد کیا ہوا ہے۔۔" ڈی اے نے غصے سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

"کیوں کیوں ہم دونوں کیوں جائیں یہ اپن کا بھی گھر ہے جیسے دل کرت گاویسے رہیں گے آپکی طرح نہیں ہر وقت غصہ غصہ اف کبھی ہنس بھی لیا کریں۔۔" زافا نے منہ بناتے ہوئے کہا ابھی اور بھی کچھ کہتی ڈی اے کو غصے میں دیکھتا خان اسے وہاں سے لے گیا روم میں اسے روم میں بند کرنا خود اسکے سامنے آیا۔۔

"کیا کرنے والے ہو تم اور میں کیوں بھیج رہے ہو پلین کیا ہے۔۔" حنان اسے گہری نظروں سے دیکھتا ہوا بولا

--

"وہاں کا کام بہت پیٹنگ میں ہے تم وہاں جاؤ یہاں کا کام اب میرا ہے فکر مت کرو تم سے جلد رابطہ کرونگا ابھی جاؤ یہاں سے تمہاری زافا کو خطرہ ہے اور اگر اپنی بیوی کی جان پیاری ہے تو جاؤ اگر نہیں گئے تو مجھے تمہیں بھیجنا آتا ہے۔۔" ڈی اے نے سرد لہجے میں کہا۔۔

"تم اچھا نہیں کر رہے ہو میں تمہیں اکیلا چھوڑ کر کیسے جاؤنگا کیا تمہیں نہیں لگتا یہاں میرے کم تمہارے زیادہ دشمن ہے۔۔" حنان پریشان ہوا تھا اسکے فیصلے سے۔۔

"وہ میرے دشمن ہے مجھے انہیں ڈیل کرنا آتا ہے تم جاؤ یہاں سے ورنہ بہت برا ہوگا۔۔" ڈی اے اسکے انکار پر بھڑک اٹھا۔۔

"ٹھیک ہے جو کرنا ہے کرو لیکن پلیز اس معصوم کو اتنی تکلیف بھی مت دینا جو وہ برداشت بھی نہ کر پائے بعد میں خود ہی پشانتے پھر وگے۔۔" حنان افسوس سے بولا تھا۔۔

"تکلیف تو اسکی قسمت میں لکھی ہے برداشت تو کرنی چاہیے جیسے اس معصوم دس سال کے بچے نے کی تھی برداشت۔۔" ڈی اے نفرت سے بولتا چلا گیا وہاں سے حنان نعل کے لئے دعا کرتا اپنے روم کی جانب چلا

--

⇒

"کیا اس بچی کے رشتے دار وغیرہ کوئی ہے۔۔" حمدان صاحب نے بیٹے سے پوچھا تھا۔۔

"مجھے نہیں پتا پر شاید نہ ہو ورنہ وہ دونوں اکیلے کیسے رہتے تھے۔۔" میراج دافیہ کو اتنا نہیں جانتا تھا پر اسے اب ہر چیز جانی تھی اسکے بارے میں۔۔

"میرا نہیں خیال ہم اس بچی کو واپس اپنے گھر بھیج دے اکیلے آج کل کے حالت آپ سب جانتے ہیں ایسے میں کسی بھی لڑکی کو اکیلے چھوڑنا صحیح نہیں ہے۔۔" حیات صاحب نے اپنی رائے دی وہ خود ایک باپ تھے وہ دافیہ کے دکھ کو سمجھ سکتے تھے۔۔

"بیراج بیٹا آپ خود اس سے بات کریں انھیں بولے وہ یہاں محفوظ ہیں اسے ہم اکیلا نہیں چھوڑ سکتے آپ کے ساتھ تو وہ کام کر چکی ہے بہت پیاری بچی ہے دیکھنے میں بھی کوئی چلاک یا بری لڑکی نہیں لگتی بہت معصوم پیاری ہے۔۔" بنی جان نے بھی مشورہ دیا۔

"ہم آپ سب سے کچھ کہنا چاہتے ہیں اور میں چاہتا ہوں آپ سب میرے اس فیصلے میں میرا ساتھ دیں۔۔" بیراج نے کچھ سوچتے ہوئے کہا وہ جانتا تھا دافیہ کبھی اسکے گھر میں رہنے کے لئے نہیں مانے گی پر وہ اسے اب اکیلے کہیں پر بھی نہیں رہنے دینا چاہتا تھا اس لئے اسے بہت سوچ کر اپنے دل کی بات مان لی جو ہمیشہ سے اپنے دل کی بات کو جھٹکتا ہوا آیا تھا۔

"مجھے تمہارا فیصلہ منظور ہے ہم جانتے ہیں ہمارا بیٹا کبھی کوئی غلط فیصلہ نہیں کرے گا ہمیں وہ بچی پسند ہے اپنے بیٹے کے لئے لیکن آپ کو اسے تھوڑا ٹائم دینا چاہیے وہ یہ سب اتنی جلدی قبول نہیں کر پائے گی۔۔" حمدان صاحب بیٹے کی دل کی بات سمجھ گئے تھے۔

"بہت شکریہ ڈیڈ پر میں جلد ہی اسے نکاح کرنا چاہتا ہوں وہ بہت ضدی ہے یہاں ایسے نہیں رہنے والی کچھ تو انتظام کرنا چاہیے اسکا یہاں رہنے کے لئے۔۔" بیراج نے مسکراتے ہوئے کہا تھا اسکی بات پر ان سب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

"انل جب سنے گی اسکے تو پاؤٹ نہیں ٹیکے کے زمین پر وہ تو پورا سر گھر پر اٹھالے گی ایک بات بتاؤں اسے دافیہ بہت پسند ہے۔۔" بنی جان نے ہنستے ہوئے کہا تھا انکی بات پر سب ہنس پڑے رات کا ٹائم تھا سب ایک ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہیں تھے۔

"داریان بھی بات کرنا چاہ رہا تھا لیکن گھر کے ماحول کی وجہ سے وہ اس دن کر نہیں پایا تھا اسکا ارادہ جلدی شادی کا ہے لیکن آپ سب کو پتا ہے ہماری انل ابھی چھوٹی ہے اسے دنیا کا اٹھنا بیٹھا نہیں آتا ٹھیک سے ہم ایک باپ ہے اسے نصیب سے بہت ڈرتا ہوں۔۔" حیات صاحب ادا سی سے بولے تھے وہ داریان کی باتوں سے سمجھ گئے تھے وہ جلدی چاہتا تھا۔

"ہم سب جانتے ہیں ہماری بچی تھوڑی نادان ہے اس میں بھی ہماری غلطی ہے ہمارے لاڈ پیار نے اسے ایسا بنا دیا ہے اب اس بات کی سزا تو ہم اسے نہیں دینگے نہ بیٹیوں کے نصیب کے لئے دعا کروا لہذا تعالیٰ سے اس طرح ڈرنے سے کچھ نہیں ہوگا لیکن داریاں بچے کی بات بھی ٹھیک ہے وہ بھی اب اپنی زندگی میں کسی ہمسفر کا ساتھ چاہتا ہے تو ہم اسے انکار نہیں کر سکتے ہیں لگتا ہے ہیں نعل کو تیار کرنا چاہیے شادی کے لئے بیٹی کا نصیب خود چل کر آیا ہے تو اسے ٹھکرا نہ نہیں چاہیے۔۔" حمدان صاحب کو جو صحیح لگا انہوں نے بول دیا تھا۔۔

"مجھے بھی لگتا ہے داریاں اچھا لڑکا ہے ہماری انی کو خوش رکھے گا ویسے بھی وہ جانتا ہے نعل کو کچھ نہیں آتا وہ کتنی معصوم ہے تو میرا نہیں خیال آپکو پریشان ہونا چاہیے۔۔" بیراج نے بھی اپنی بات رکھی تھی سب کی باتوں میں ہاں تھی حیات صاحب کو پتا نہیں کیوں گھبراہٹ ہونے لگی تھی جیسے ہی وہ نعل کی شادی کی بات کرتے یہ سوچتے تھے باپ تھا اپنی پوری زندگی کو ایسے تو نہیں جانے دے گا نہ پھر داریاں کا سوچتے ہوئے انہیں لگتا تھا شاید وہ صحیح ہمسفر ہے انکی بیٹی کے لئے وہ ہر بار انکی مدد کرتا اسکی بیٹی کا خیال رکھتا سب سوچتے تھوڑا سکون میں آجاتے تھے۔۔

⇒

"آپکی طبیعت کیسی ہے اب۔۔" نعل نے دافیہ کے روم میں آتے ہوئے کہا۔۔

"میں ٹھیک ہوں اب آپ کیسی ہیں۔۔" دافیہ اب پہلے سے بہتر تھی اسکے دادا کو ایک مہینہ ہو گیا تھا کچھ دنوں پہلے وہ جانا چاہتی تھی پر سب کے بہت اسرار پر وہ رک تو گئی تھی پر اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا آج اسے سوچ لیا تھا وہ بیراج سے بات کرے گی اسے جاب پر بھی رکھے اور اپنے گھر جانے دے یہاں رہتے اسکی نعل کے ساتھ کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی اسکی معصومیت اسکا پیار دافیہ کو وہ لڑکی بہت اچھی لگی نعل میں واقع کوئی کشش تھی جو ہر کسی کو اپنی طرف توجہ دیتی تھی ایسا دافیہ کو لگتا تھا۔۔

"آپ بیراج بھائی کے ساتھ کام کرتی تھی نہ پہلے آپکو میرے بیراج بھائی کیسے لگتے ہیں۔۔" نعل کو سب سے پتا چلا تھا بیراج دافیہ کو پسند کرتا ہے اسکی خوشی کا اظہار کرنا مشکل تھا وہ بے حد خوش تھی ان دونوں کے لئے لیکن

بیراج نے اسے منع کر دیا تھا وہ فلحال دافیہ سے اس بارے میں بات نہ کرے ابھی وہ اپنے دادا کے لئے اداس ہے۔۔

"جج۔۔ جی میں انکے آفس میں کام کرتی تھی وہ اچھے انسان ہیں۔۔" اسکے سوال پر دافیہ کا دل تیز دھڑک اٹھا تھا وہ سرخ گالوں سے ہلکی آواز میں بولی تھی اب اسے کیا بتاتی وہ شخص اسے کتنا اچھا لگتا ہے کتنی بار اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر بھی اسکی ہر ڈانٹ سہی تھی۔۔

"آپکو پتا ہے ہم نہ انکے لئے کوئی لڑکی ڈھونڈ رہیں ہے پر کوئی اچھی پیاری لڑکی مل نہیں رہی کیا آپ کسی کو جانتی ہے۔۔" نعل نے شرارت سے کہا تھا اسکی جھکی نظریں دیکھتے ہوئے وہ مسکرائی۔۔

"م۔۔ مجھے نہیں پتا آپ لوگ خود اچھی لڑکی ڈھونڈ لیں انکے لئے وہ ایک بہت اچھی لڑکی ڈیزرو کرتے ہیں۔۔" دافیہ خود کو اسکے قابل نہیں سمجھتی تھی خود کو رونے سے روکتے ہوئے کہا تھا اسنے اور تیزی سے واش روم میں چلی گئی۔۔

"ارے اسے کیا ہوا کیا ہم نے کچھ غلط بولا نہیں تو ہم تو صرف مذاق کر رہے تھے نہ۔۔" نعل کو اسکا تیزی سے اٹھ کر جانا سمجھ نہیں آیا۔۔

"کیا ہوا تمہیں منہ کیوں بنایا ہوا ہے۔۔" بیراج اسے سامنے سے آتا دیکھ کر بولا جو اٹے سیدھے منہ بنا کر آرہی تھی۔۔

"کچھ نہی وہ ہم دافیہ سے کہہ رہے تھے آپ کوئی اچھی لڑکی بتاؤ ہمارے بیراج بھائی کے لئے۔۔" نعل نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔۔

"اچھا پھر کیا کہا اسنے کیا آپکو نہیں پتا میرے لئے کون سی لڑکی اچھی ہے۔۔" آبرو اچکاتے ہوئے کہا تھا۔۔

"انہوں نے کہا آپ کو کوئی اچھی لڑکی ملنی چاہیے پھر ہم نے کہا کوئی ڈھونڈ کر دو تو غصے میں واش روم چلی گئی یہ بھی کوئی بات ہوئی اب ہم انھیں بتا دیں گے ہم سب نے انکو آپکے لئے پسند کیا ہے۔۔" نعل نے منہ بناتے ہوئے خوشی سے کہا تھا۔۔

"آپ رہنے دے ہم خود بتا دیتے ہیں اسے ویسے بھی میں بات کرنے والا تھا اچھا آپ جاؤ داریاں آیا ہے آپکو لینے۔۔" بیراج مسکراتے ہوئے بولتا آگے بڑھ گیا نعل داریاں کا نام سنتی دھڑکتے دل کے ساتھ آگے بڑھی۔۔

⇒

"آجائے۔۔ بیراج سر آ۔ آپ آئے۔۔" دافیہ بیراج کو دیکھتے تیزی سے کھڑی ہوئی۔۔

"مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے بیٹھو۔۔" بیراج صوفے پر بیٹھتا ہوا دوسرے سائیڈ دافیہ بھی خاموشی سے بیٹھ گئی۔۔

"مم۔۔ مجھے بھی آ۔ آپ سے بات کرنی تھی مم۔۔ میں اپنے گھر واپس جانا چاہتی ہوں اور میں چاہتی ہوں آپ مجھے واپس جاب پر بھی رکھیں۔۔" دافیہ نے گھبراتے ہوئے نظریں جھکا کر اپنی بات کی۔۔

"اور اگر میں کہوں میں جانے نہیں دوں گا تو کیا کرو گئی۔۔" بیراج اسے دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

"میں آپکی بہت شکر گزار ہوں اپنے میری بہت ہیپ کی ہے لیکن میں اب اور نہیں رک سکتی یہاں پلیز مجھے جانے دیں۔۔" دافیہ نظریں اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھا کچھ تو تھا اسکی نظروں میں جیسے دافیہ نے تیزی سے اپنی نظریں جھکالی تھی۔۔

"تم یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گی اور اگر گئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا تم اب یہیں رہو گی وہ بھی ہمیشہ کیلئے۔۔" بیراج سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

دافیہ نظریں اٹھا کر نا سمجھی سے دیکھا تھا اسے۔۔

"میں تم سے نکاح کرنا چاہتا ہوں اور یہ بات میں اپنے گھر والوں کو پہلے ہی بتا چکا ہوں نعل بھی جانتی ہے اس لئے وہ تمہیں تنگ کر رہی تھی۔۔" بیراج نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔

"مم۔۔ مطلب میں سمجھی نہیں آ۔ آپ نے مجھ سے پوچھا بھی نہیں اور ڈیٹ بھی رکھ دی۔۔" دافیہ غصے میں کھڑی ہو گئی اسے برا تو لگا تھا بیراج کا نہ پوچھنا سیدھا اسے حکم سنا دیا تھا۔۔

"او کے پھر میں تم سے پوچھتا ہوں کیا تم مجھ سے نکاح کرو گی جواب ہاں میں ہونا چاہئے نہ سننے کی عادت نہیں میری۔۔" بیراج نے اس کے قریب آتے ہوئے کہا تھا دافیہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ اسے شکوہ کن نظروں سے دیکھا جو پوچھ کم حکم زیادہ دے رہا تھا۔۔

"م۔۔ میں جانتی ہوں آ۔ آپ مجھ پر یہ احسان کیوں کر رہیں ہے پر مجھے اسکی ضرورت نہیں ہے آپ کسی اچھی لڑکی سے شادی کر لے م۔۔ مجھے جانے دے یہاں سے۔۔" دافیہ نم آواز میں بولی تھی اسے لگا بیراج اس پر رحم کھا رہا ہے وہ یہ فیصلہ دل سے نہیں لے رہا ہے۔۔

"آہ۔۔ شش دوبارہ اگر ایسی بکواس کی توجان سے مار دو نگاہ فیصلہ میرا اپنا ہے تم پر رحم کھا کر نہیں کیا دل لگا کر کیا ہے مجھے تم اچھی لگنے لگی ہو اور ایک بات جس چیز پر میرا دل آتا ہے وہ صرف میری ہوتی ہے اور اب تم صرف اور صرف میری ہو خود کو تیار کر لو نکاح کے لئے کل ہمارا نکاح ہے بہت سن لی تمہاری بہت ٹائم دے دیا تمہارے دادا کی روح کو بھی سکون چائے اپنی پوتی کی خوشی دیکھ کر۔۔" بیراج اسے بازو سے پکڑ کر جھٹکے سے اپنی طرف کھینچتا ہوا غصے میں بولا تھا۔۔

اس کے قریب آنے سے دافیہ کا دل بری طرح دھڑکا تھا بیراج اسے چھوڑتا غصے سے باہر نکل گیا دافیہ کی باتوں نے اسے غصہ دلادیا تھا اور ادھر دافیہ اس کے غصے اور باتوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

⇒

"چائے پی لو ٹھنڈی ہو جائے گی۔۔" خان زافا کے آگے چائے دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔

"وہ کیا ہے نہ اپن ٹھنڈی چائے پیتی ہے اگر گرم چائے پی تو جو دل میں لوگ رہتے ہیں وہ جل جائے گے نہ اور اپن اتنی ظالم نہیں جو انہیں جلادے۔۔" زافا مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

"یہ خود کو مظلوم سمجھنا چھوڑ دو تم کتنی ظالم ہوں یہ مجھ سے بہتر کون جانتا ہے اور پتا ہے میں گرم چائے پیتا ہوں کیوں کے جو میرے دل میں رہتے ہیں وہ جل جائے۔۔" خان بھی کماں پیچھو رہتا۔۔

"بہت افسوس ہو امیر انوہر بہت بیوقوف ہے اپن تو مذاق میں دل جلا رہی تھی تم تو سچ میں جلا رہے ہو اور چائے دل میں نہیں جاتی پیٹ میں جاتی ہے میدے میں ہاہا۔۔" زافا اسکی بیوقوفی پر ہنسی خان غصے میں اٹھ کر روم میں چلا گیا مجال ہے جو دونوں کبھی سکون سے بیٹھ کر باتیں کر لے۔۔

"اے میرے حان کو غصہ آگیا۔۔" زافا اسکے پیچھو آتے ہی پھر سے شروع ہو گئی خان غصے میں گھورتا اسکی طرح بڑھا۔۔

"حان نہیں آہہ۔۔۔ زافا اکیا ہوا تم ٹھیک تو ہو۔۔۔ حج۔۔ خان مجھے چکر آرہیں ہے۔۔ یہاں آؤ بیٹھو کتنی بار کہا ہے لڑائی جھگڑامت کیا کرو ہر وقت لیکن تمہارے دماغ میں کوئی بات نہیں بیٹھتی۔۔" خان جیسے اسکے قریب گیا زافا نے بھاگنا چاہا پر اسے چکر آگیا خان نے اسے سر پر ہاتھ رکھتے دیکھا اسکے کرنے سے پہلے اسے تھام لیا پھر اسے ڈانٹتے ہوئے بیڈ پر بیٹھایا۔۔

"صرف میں لڑائی جھگڑا نہیں کرتی تم بھی شروعات کرتے ہو اور اب مجھے ایسے مت ڈانٹو ورنہ میں رونے لگوں گی۔۔" زافا نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا خان کا ڈانٹنا اسے برا لگا تھا۔۔

"حد ہے بیمار ہو پھر بھی باز نہیں آنا تمہیں اب بتاؤ کیا ہوا تھا ڈاکٹر کے پاس چلیں۔۔" وہ فکر مند سا بولا۔۔

"پتا نہیں کل سے طبیعت خراب ہو رہی ہے دل بھی خراب ہو رہا تھا کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا کھانے میں بھی ہاں ڈاکٹر کے پاس چلو۔۔" زافا کو کل سے اپنی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی خان کی بات مانتی اسکے ساتھ ڈاکٹر کے پاس جانے لگی۔۔

⇒

"انگل میں جانتا ہوں آپکی ایک ہی بیٹی ہے اور اسکے لئے اپنے بہت اچھے خواب دیکھے ہو گے پر میں چاہتا تھا سہیل نکاح ہو جائے لیکن اب جو کے بیراج کا بھی اسی دن نکاح ہے تو میرے خیال سے ایک ہی بڑا فنکشن ہونا چاہیے صرف نکاح کا اسی میں ہی رخصتی ہو جائے۔۔" داریان نے اپنا فیصلہ سنایا تھا۔۔

"آپکی بات بھی سہی ہے بیٹا ویسے تو ہم سب نے بہت کچھ سوچا تھا پر دافیہ بچی کا دکھ بھی ابھی تازہ ہے تو اس وجہ سے ہم صرف نکاح کا انتظام بہت اچھا کرنا چاہتے ہیں اب۔۔" حیات صاحب کو بھی داریان کی بات سہی لگی اور بیراج کا بھی کہنا تھا دافیہ کی وجہ سے سمپل ہو سب کچھ۔۔

"اگر آپکی اجازت ہو تو میں النعل کو شاپنگ پر لے جاؤں۔۔" داریان نے سامنے آتی النعل کو دیکھتے ہوئے کہا تھا حیات صاحب خوش ہوتے انھیں اجازت دی النعل بھی خوش ہوتے داریان کے ساتھ چل پڑی۔۔

⇒

"ہیں ڈر لگ رہا ہے۔۔" النعل نے گھبراتے ہوئے کہا تھا اسے پھر سے شاپنگ مال میں جانے سے ڈر لگ رہا تھا۔۔

"ڈر کس بات کا ہم تو نکاح کی ڈریس لینے جا رہے ہیں۔۔" داریان ایک نظر اسکے گھبراتے ہوئے چہرے پر ڈالتا ہوا بولا تھا پھر اپنا دھیان ڈرائیونگ پر کیا۔۔

"ہم۔۔ ہم پہلے بھی کھو گئے تھے۔ اور ہم جب بھی باہر نکل تے ہیں وو۔۔ وہ آ جاتا ہے۔۔" النعل بمشکل خود کو رونے سے روکا اسے ڈی اے کا ڈر تھا کہیں پھر سے نہ آ جائے۔۔

"ریٹیکس ہم ہے ساتھ آپکے کچھ نہیں ہو گا کوئی نہیں آئیگا ڈرو مت آرام سے بیٹھو میں ہوں آپکے ساتھ۔۔" داریان اپنی خوبصورت گھمبیر آواز میں بولا تھا۔۔

"آجاؤ۔۔ دد۔۔ داریان۔۔ وو۔۔ وہ۔۔ آ۔ آگیا تو ہم ہم نہیں جانا جاتے اسکے پاس وہ بہت برا ہے ہیں ہرٹ کرتا ہے۔۔" النعل ڈرتے ہوئے رو پڑی تھی اسکے دل میں ایک خوف بیٹھ گیا تھا ڈی اے کا جسے وہ سوچتے محسوس کرتے ہی کانپ جاتی تھی۔۔

داریان خاموشی اسے اسے ڈر اور روتے ہوئے دیکھ رہا تھا جو بہت معصوم پیاری لگ رہی تھی اسے دیکھتے ہوئے داریان کی دل کی بیٹ مس ہوئی تھی اسنے دھیرے سے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور اسکے بہتے ہوئے آنوں کو صاف کیا تھا اسکے لمس سے النعل حیا سے سر جھکا گئی۔۔

"آجاؤ میں ساتھ ہوں آپکے بس میرا ہاتھ مت چھوڑ نہ اوکے۔۔" داریان نے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔

انل نے پہلے اسے پھر اسکے ہاتھ کو دیکھا اور ایک امید دھڑکتے دل کے ساتھ اپنا سفید روئی جیسا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دیا جسے داریان نے مضبوطی سے پکڑ لیا تھا انل کو اسکے ساتھ چلتے ہوئے خود کو محفوظ لگانے سی کہا وہ اسکے ساتھ ہے پھر اسے ڈرنہ نہیں چاہئے۔۔

⇒

"اف میں کہاں جاؤ کیا کروں کچھ سمجھ نہیں آرہا بیراج سرکیوں کر رہیں ہے ایسا کیا وہ سچ میں مجھے پیار کرتے ہیں یا پھر یہ صرف ایک ہمدردی ہے انکی میرے لئے اور کچھ نہیں۔۔ دافیہ کب سے خود کو سمجھا رہی تھی اسے بیراج کی سمجھ نہیں آرہی تھی پل میں وہ اسے اتنا سمجھتا ہے تو پل میں وہ اسے جیسے جانتا نہیں دافیہ کو نکاح والی بات پر دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔

"کل نکاح ہے اور مجھ سے پوچھا نہیں سیدھا حکم دیا ہے اف اللہ یہ بندہ اتنا کھڑوس ہے میں کیا کروں کچھ سمجھ نہیں آرہا کاش میرے پاس کوئی رشتہ کوئی بڑا ہو تا جو مجھے سمجھاتا آج دادا آپ کیوں چلے گئے مجھے چھوڑ کر کیوں اس دنیا میں اکیلا تنہا چھوڑا ہے آپ نے مجھے۔۔" دافیہ خود سے باتیں کرتے ہوئے دادا کی یاد میں رو پڑی تھی۔۔

باہر بیراج کھڑا اسکی باتیں سن رہا تھا اسے روتا دیکھتا وہ اندر آگیا اسکی برداشت ختم ہو گئی تھی اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا اسکا رونا۔۔

"بب۔۔ بیراج۔۔ سس۔۔ سر آ۔۔ آپ اس وقت یہاں۔۔" دافیہ اسے دیکھتے ہوئے گھبرا گئی تھی رات کے دو بج رہے تھے اسے نیند نہیں آرہی تھی اس لئے وہ دادا کو یاد کرتے بیراج کی باتیں سوچ رہی تھی۔۔

"بیٹھو آرام سے بات کرتے ہیں۔۔" بیراج نرمی سے بولا بیٹھا دافیہ بھی اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بیٹھ گئی۔۔

"دیکھو دافیہ میں سید جانبدار ہوں مجھے جو کہنا تھا میں بول چکا ہوں تم یہ مت سمجھو کہ میں تم پر رحم کھا کر یا تمہیں اکیلا سمجھ کر نکاح کر رہا ہوں نہیں یہ میرے دل کی بات ہے ہاں میں جانتا ہوں میں پہلے تمہیں پسند نہیں کرتا تھا لیکن آہستہ آہستہ تم مجھے اچھی لگنے لگی تھی اور اس دن جب ہم بیچ پر تھے تب میرا دل تمہیں دیکھ کر تیزی سے دھڑکا تھا اور اس دن میرا دل کر رہا تھا تمہاری ہر بات پر یقین کروں تمہیں اپنی دل کی بات بتاؤں لیکن موقع نہیں ملا اسکے بعد میں تم سے بات کرنا چاہتا تھا اور تمہارے گھر آنا چاہتا تھا تمہارے دادا سے خود بات کرنے پھر جو ہو وہ اللہ کو منظور تھا شاید اور اب میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا میں اب کوئی دیر نہیں کرنا چاہتا ہوں پلیز مان جاؤ میں جانتا ہوں میں بہت کھڑوس ہوں شادی کے بعد سارے بدلے لے لینا۔" بیراج اٹھ کر اسکے قدموں کے آگے بیٹھتا اسے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا اپنی ہر بات دل سے کہہ رہا تھا وہ اب دافیہ کو کھونا نہیں چاہتا تھا اس لئے اسے راضی کرنے آیا تھا۔

اسکے پاس آنے سے اسکے ہاتھوں میں خود کھانا دیکھتے ہوئے دافیہ کا دل زور سے دھڑک رہا تھا اسکی ہر بات اسے سچی لگ رہی تھی دافیہ کا دل چیخ چیخ کے کہہ رہا تھا اسکی محبت کو عزت دو اسے ہاں کہہ دو بیراج اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے اسکی ہاں کے انتظار میں تھا۔

"ا۔۔۔ آپ م۔۔۔ مجھے کبھی ڈانٹے گے نہیں اور غصہ بھی نہیں کریں گے مجھے پر یقین کریں گے ہمیشہ اور میرا خیال بھی رکھیں گے اور۔۔۔۔۔ بس بس یا باقی باتیں بعد کے لئے رکھ دو یہ بھی تو یاد رہیں نہ اگر بھول گیا تو تمہیں ہی مسئلہ ہو گا۔" دافیہ نے مسکراہٹ دباتے ہوئے اپنی فرمائش کی تھی بیراج اسکی باتیں سنتا اسے چپ کر وایا اور خود معصومیت سے بولنے لگا اسکی باتوں پر دافیہ کونسی آگئی اسے مسکراتا دیکھتا بیراج بھی مسکرایا

#Just Believe In Success

"یہ کیا ہے۔۔۔" بیراج نا سمجھی سے بولا تھا۔

"یہ میری بے گناہی کا ثبوت ہے میں چاہتی ہوں آپ اسے ایک بار دیکھ لیں میں چاہہ تی ہوں آپ مجھے پر پورا یقین کریں میں اب ہمارے بیچ کوئی غلط فہمی نہیں چاہتی۔" دافیہ اسے اپنا موبائل فون دیتے ہوئے کہا تھا جس میں اسکی بے گناہی کا ثبوت تھا اور وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھنے سے پہلے سب

ٹھیک کرنا چاہتی تھی آج وہ خود کو بہت خوش نصیب سمجھ رہی تھی جس کو اس نے چاہا جس سے محبت کی آج اللہ پاک نے اسے نصیب میں لکھ دیا تھا وہ آج بہت شکر گزار تھی اللہ تعالیٰ کی دافیہ بیراج کے جانے کے بعد شکرانے کے نفل پڑھتی اللہ پاک سے اپنے نصیب کے لئے دعا کرتی اپنے دادا کے لئے دعا کرنے لگی بے شک وہ کسی کو بھی تنہا نہیں چھوڑتا تو اسے کیسے چھوڑ دیتا۔

⇒

عروسی لباس گولڈن ہاف وائٹ ڈریس میں بے حد حسین دلکش لگ رہی تھی برائیدل میکپ میں خوبصورت سی گول نازک ننھناک میں بالوں کا جوڑا بنائے ہوئے سر پر اچھے سے دوپٹہ سیٹ کیا ہوا تھا۔

"ماشاء اللہ آپ تو بہت حسین لگ رہی ہیں آپ تو سہیل میں ہی بہت پیاری تھی اس روپ کے بعد تو بے حد دلکش حسینہ لگ رہی ہے آپکے دولے صاحب تو آپ کو دیکھتے ہی رہ جائے گیں۔" پاروالی اسے فل تیار کرتے ہوئے ایک نظر اس کے خوبصورت سے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو آج واقعی بے حد خوبصورت حسین لگ رہی تھی اسکی بات سنتے نعل ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھا شرمائی تھی۔

"کک۔۔ کیا یہ سچ میں ہم ہے ہم اتنے اچھے لگ رہیں ہے اللہ اور اگر ہمیں نظر لگ گئی تو کیا ہم داریان کو اچھے لگے گیں۔" نعل دھڑکتے دل کے ساتھ خود کو دیکھتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی اسے ڈر بھی تھا اگر اسے نظر لگ گئی تو وہ بہت تعریف سن چکی تھی اپنے حسن کے بارے میں وہ بیمار نہیں ہونا چاہتی تھی اس لئے پاروالی سے کہہ کر خود کی نظر اتروائی۔

"میم آپ تیار ہیں میں آپکے ڈیڈ کو کال کر کے آتی ہوں۔"

"ہاں جلدی کرو ہم تحک گئے ہیں۔" نعل نے تھکاوٹ سے کہا وہ صبح کی آئی ہوئی تھی اب بیٹھ کر تحک گئی تھی دافیہ کو بہت کمالیکن وہ نہیں آئی اس نے کہا وہ گھر پر ہی تیار ہوگی وہ پار نہیں آنا چاہتی تھی اس کے دادا کا غم اس کے لئے ابھی تازہ تھا یہی بات سوچتے ہوئے کسی نے زور نہیں دیا بیراج نے اسکا گھر پر ہی انتظام کر دیا تھا اسکا ڈریس بھی بیراج نے خود پسند کیا تھا نعل اپنے بھاری شرارے کو اٹھا کر کھڑکی کی طرف بڑھی باہر سے آتی ٹھنڈی ہوا کو خود میں محسوس کرتے ہوئے اسے ایک گہرا سانس بھرا تھا۔

"تمہارا نکاح تو ڈی اے کے ساتھ ہونا چاہیے تھا نہ ڈار لنگ پھر ہمارے بیچ داریاں حیدر خان کیوں آرہا ہے۔۔۔"

انعل کے قریب ایک سرد گھمبیر آواز گونجی اچانک آواز پر وہ اچھل پڑی اسکی چیخ اسکے بھاری ہاتھ نے حلق میں دبا دی وہ خوف تیز دھڑکتے دل سے کانپتے ہوئے خود کو چھوڑا ناچا رہی تھی ڈی اے نے پیچھو سے اسے پوری طرح اپنے حصار میں لے لیا تھا ایک ہاتھ اسکے منہ پر دوسرا اسکے کمر پر اسنے اپنی گرفت مضبوط بنالی تھی اسکے آنسو تیزی سے بہنے لگے۔۔۔

"رو کر اپنا میکپ کیوں خراب کر رہی ہو ڈار لنگ ابھی تو ہمارا نکاح بھی نہیں ہوا تم داریاں سے کیسے نکاح کر سکتی ہو جانتی نہیں وہ میرا دوست ہے تمہارا نکاح تو میرے دشمن کے ساتھ ہونا چاہیے یعنی میرے ساتھ ڈی اے کے ساتھ سمجھی انعل حیات۔؟ ڈی اے غصے میں دھاڑا اسکے کان کے قریب انعل اسکی دھاڑ سے خود کو سن ہوتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔۔

"ہم۔۔۔" انعل تڑپتے ہوئے اسکا حصار توڑ نہ چاہتی تھی لیکن اسکی گرفت مضبوط ہو گئی تھی اسکی چوڑیوں کی خنک کی آواز اس خاموش کمرے میں گونج اٹھی۔۔۔

"آرام سے میری جان ورنہ چوٹ لگ جائے گی آج شادی ہے ہماری میری دلہن کو سب سے اچھا لگنا چاہیے نہ۔۔۔" ڈی اے آرام سے بولتا اسے آزاد کیا تھا۔۔۔

"بب۔۔۔ بابا بابا اکوئی ہے۔۔۔" اسکے حصار سے آزاد ہوتے ہی وہ دروازے کی طرف بھاگی پر دروازہ بند ہونے کی وجہ سے وہ چلاتے ہوئے پکار رہی تھی اسکے آنسو تیزی سے بہ رہے تھے۔۔۔

"کوئی نہیں آئیگا ڈار لنگ تمہیں بچانے یہاں ہم دونوں کے علاوہ کوئی نہیں ہے اس لئے خاموشی سے میرے ساتھ چلوں ل ورنہ اٹھا کر لے جاؤنگا۔۔۔؟ ڈی اے پینٹ کی جیب میں دونوں ہاتھ ڈالے سکون سے کہتا چلتا ہوا اسکے قریب آیا انعل ڈرتے ہوئے پیچھو ہونے پر دروازے سے لگی وہ روتے ہوئے سرنفی میں ہلا رہی تھی۔۔۔

"ہم۔۔۔ ہیں چیج۔۔۔ چھوڑ دے ہم ہم آ۔ آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتے پلیز ہمیں جانے دے اللہ کا واسطہ ہے۔۔۔" انعل نے ڈرتے ہوئے کہا اور دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر شدت سے رونے لگی تھی۔۔۔

"لیکن مجھے تو تم سے شادی کرنی ہے داریان بلکل بھی اچھا نہیں ہے کیا تمہیں نہیں پتا وہ کتنا برا انسان ہے۔۔" ڈی اے اسکے قریب جھکتے ہوئے کہا تھا نعل اپنا رو نایبند کرتے سوں سوں کے ساتھ اسے گھور رہی تھی اسکا داریان کو برا کہنا پسند نہیں آیا تھا۔۔

"وہ برے نہیں ہے آپ برے بہت برے بہت گندے ہے ہیں نفرت ہے آپ سے ہم کبھی شادی نہیں کریں گے آپ سے ہم داریان سے محبت کرتے ہیں ہم صرف انکے ہے سمجھے آپ" اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر حلق کے بل چلائی۔۔

اسکے انداز پر ڈی اے کے چہرے پر ایک پل کے لئے مسکراہٹ آئی اسکی گرے آنکھوں میں ایک چمکی سی آئی اسکے چہرے پر ماسک کی وجہ سے صرف آنکھیں ہی دیکھ رہی تھی وہ فل بلیک ہو ڈی میں تھا۔۔

"You are very beautiful Seeing you gives a beautiful feeling
your innocence turns people on You are only mine, I will not
let you belong to anyone else i will wait see you very soon my
innocent girl۔۔"

تم بہت خوبصورت ہو تمہیں دیکھ کر خوبصورتی جا احساس ہوتا ہے تمہاری معصومیت لوگوں کو چھیلناڑ دیتی ہے تم صرف میری ہو میں تمہیں کسی اور کا نہیں ہونے دوں گا میں انتظار کروں گا بہت جلد تمہیں دیکھوں گا میری معصوم لڑکی۔۔

"ہم آپ سے نفرت کرتے ہیں آپ کا انتظار کبھی پورا نہیں ہوگا۔" ڈی اے جھک کر اسکے کان میں بولتا پیچھو ہوا تھا نعل نفرت سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی وہ مسکراتا دوسری کھڑکی سے چھلانگ لگا گیا نعل روتے ہوئے زمیں پر بیٹھ گئی تھوڑی دیر میں حیات صاحب آگئے تھے اسکی حالت دیکھ کر وہ بہت پریشان ہوئے انکے بہت پوچھنے پر وہ بس ان سے دور ہونے کا بولتے ہوئے رو پڑی تھی وہ آج انہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اس لئے وہ خود پر ضبط کرتے ہوئے ان سے دور جانے کا بول کر رو پڑی حیات صاحب بہت پیار سے اسے

سمجھانے میں کامیاب ہوئے تھے النعل کو آج اپنے باپ سے دور ہونے پر بے حد خوف آ رہا تھا پتا نہیں کیوں آج اسکا بے حد دل گھبرا رہا تھا ڈی اے کی باتیں اسکے کانوں میں گونج رہی تھی۔۔

⇒

حیات صاحب نے گھر کے باہر لان میں ہی انتظام کیا تھا نکاح کا جو کے ایک ہی فنکشن تھا تو انہوں نے بہت بڑا اچھا انتظام کیا تھا ہر طرف خوبصورت انگیز پھول سفید گلابی لگے ہوئے تھے باہر لان کو بے حد خوبصورتی سے سجایا گیا تھا پہلے بیراج دافیہ کا نکاح ہونا تھا اسکے بعد داریان النعل کا لان میں ہی پھولوں کی لڑی بیچ میں تھی بیراج دافیہ کے بیچ ایک خوبصورت سے پھول کی جالی تھی دونوں دلہن کو تیار ہو کر آگئی تھی پہلے دافیہ بیراج کا نکاح ہونا تھا۔۔

بیراج سفید کرتے میں وہ آج بے حد ہنڈ سم لگ رہا تھا ماتھے پر جیل سے سیٹ کئے بال اسکی آنکھوں میں خوشی کی چمک اسکی محبت کا اظہار کر رہی تھی دافیہ سرخ جوڑے میں ہلکے سے میکپ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی اسکا دل زور سے دھڑک رہا تھا آنے والے وقت کا سوچتے ہی آج اسے اپنے دادا ماں باپ کی شدت سے کمی محسوس ہو رہی تھی دافیہ نے ہونٹ بھیچ کر بمشکل خود کو رونے سے روکا تھا۔۔

کچھ ہی دیر میں نکاح خواہ نے نکاح پڑھوانا شروع کیا۔۔ بیراج اور دافیہ کے نکاح ہوتے ہی سب ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے تھوڑی دیر میں النعل داریان کا نکاح شروع ہوا۔۔ داریان حیدر خان آج سفید شہروانی کے ساتھ واسکٹ پہنے ہوئے ماتھے پر اچھے سے سیٹ کئے ہوئے بال اسکی نیلی آنکھیں میں چمک اور چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ تھی وہ سب سے اچھے سے ملتا بیراج کو مبارکباد دیتا اب مولوی کے ساتھ آکر بیٹھا عفان بھی اسکے ساتھ تھا تھوڑی دیر میں النعل کو لایا گیا دافیہ بھی اسکے ساتھ ہی بیٹھی تھی النعل داریان کے بیچ خوبصورت سے سرخ پھولوں کی جالی بنی ہوئی تھی النعل آنکھیں جھکائے دھڑکتے دل کے ساتھ بیٹھی تھی داریان نے ایک نظر اسکے گھونگٹ جھکے سر کو دیکھا اسکا بھی آج دل دھڑک رہا تھا یہ پھر یہ وقت ہی ایسا تھا سب کے دل کی دھڑکنے ایک خوبصورت احساس کے ساتھ دھڑک رہا تھا۔۔

"انعل ولد حیات شیرازی کیا آپ داریان خان ولد حیدر خان سکھ رائج الوقت اپنے نکاح میں قبول ہیں۔۔؟"
 "ق۔۔۔ قبول ہے۔۔۔ قبول ہے۔۔۔ قبول ہے۔۔۔" انعل دھڑکتے دل کے ساتھ مولوی صاحب کے تین بار پوچھنے پر دل سے قبول ہے کہاتھا۔۔
 "ادھر سائن کر دیں بیٹا اللہ پاک آپکے نصیب اچھے کریں۔۔" مولوی صاحب دعا دیتے ہوئے پیپر ز انعل کے سامنے رکھے۔۔

انعل نے کپکپاتے ہاتھوں سے پین پکڑا اور پیپر ز پر سائن کر دیے اسکا دل بہت گھبراہٹا تھا۔۔
 "مبارک ہو میری جان اللہ تمہیں ڈھیروں خوشیاں نصیب کریں آمین۔۔" بی جان نے انعل کا سر چومتے ہوئے کہا دافیہ نے بھی اسے گلے لگا کر مبارک باد دی تھی۔۔
 "اللہ پاک ہماری بچی کا نصیب بہت اچھا کریں بہت خوشیاں نصیب ہوں آپکو میری جان۔۔" حیات صاحب نے اسے سینے سے لگاتے ہوئے بہت سی دعا دی انعل انکے گلے لگ کر رونے لگی حیات صاحب نے اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے داریان کے پاس گئے۔۔
 "داریان خان ولد حیدر خان آپ کا نکاح انعل ولد حیات شیرازی سے سکھ رائج الوقت اپنے نکاح میں آپ کو قبول ہے۔۔؟ مولوی صاحب نے مائیک پر پوچھا۔۔
 "جی قبول ہے۔۔" داریان خان نے ایک نظر حیات صاحب اور انعل دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے قبول ہے کہاتھا۔۔

"مبارک ہو بیٹا میں نے آج اپنی زندگی آپکو دی ہے اسکا بہت خیال رکھنا اللہ آپ دونوں کو بہت سی خوشیاں نصیب کریں آمین۔۔" حیات صاحب نے اسے گلے لگاتے نم آواز میں کہا اور پھر باری باری سب اسے مبارک باد دینے لگے

حمد ان صاحب حیات نے دونوں کے سروں پر ہاتھ رکھ کے دعائیں دے کر سر پر پیار دیا۔۔
 انعل حیات صاحب کے سینے سے لگی سسکیاں لینے لگی تھی۔۔

"بس میرا بچہ روتے نہیں ہم ہے نہ آپکے پاس۔۔" حیات صاحب نے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا اس نے ڈبڈباتی نظریں اٹھا کر دیکھا۔۔

"ہم آپکے بغیر کیسے رہیں گے آ۔ آپ ب۔۔ بی جان بھی ہمارے ساتھ چلیں۔۔" نعل نے معصومیت سے کہا اسکی بات پر حیات صاحب بی جان مسکرائے تھے۔۔

"نکاح مبارک پر نس اور ہاں داریاں کو بالکل تنگ مت کرنا اب ہم نہیں چاہتے ہماری لڑکی روز روز شکایات لیتی آئے گھر۔۔" بیراج اسکا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے شرارت سے بولا تھا۔۔

"ہم اچھے ہے ہم لڑائی نہیں کرتے لیکن آپ بہت غصے والے ہے آپ میری پیاری بھابی کو تنگ کریں گے بہت دیکھنا لیکن بی جان بڑے پاپا آپ بیراج بھائی پر نظر رکھنا کہیں وہ ہماری پیاری بھابی کو رلائے نہ۔۔" نعل نے بیراج کو گھورتے ہوئے کہا تھا اسکی بات سنتے بیراج دافیہ کو دیکھا جو نعل کی بات پر مسکرا رہی تھی وہ تھوڑا اسکی طرف جھکا۔۔

"ہنس لوں تمہیں تو میں بعد میں بتاؤں گا۔۔" سرگوشی میں بولا دافیہ سرخ پڑتی سر جھکا گئی۔۔

سب سے ملنے کے بعد دونوں کپلسز کا فوٹو شوٹ ہوا نعل دافیہ دھرکتے دل کے ساتھ اپنے ہمسفر کے ساتھ فوٹو کھینچوا رہی تھی اسکے بعد کھانے کا دور چلا

⇒

"نعل بیٹا ہم جانتے ہیں ہم سب نے بہت آپکو بہت لاڈ پیار میں پالا ہے لیکن بیٹا آگے کا سفر لمبا اور بہت مشکل ہے اور آپکو اکیلے چلنا ہے ہمیشہ اپنے باپ کی عزت کا مان رکھنا بیٹا کبھی میری تربیت پر کسی کو انگلی مت اٹھا نے دینا گھر ہمیشہ عزت اور محبت سے چلتا ہے آپ اس چیز کا خیال رکھنا کبھی چھوٹی باتوں پر لڑائی جھگڑا کر کے اپنا گھر مت چھوڑنا مجھے بیٹا اپنے شوہر کی عزت کرنا ان سے محبت کرنا آپکا فرض ہے اب آپ تھوڑی میچور ہو جائے داریاں کی ہر بات مان نہ اپنے اور اسکا خیال رکھنا ہو گا آپکو ایک بات یاد رکھنا بیٹا کبھی ایسا موقع آئے آپکو کام کرنا پڑیگا تو ہمت سے کرنا کسی چیز سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہماری جب بھی یاد آئے ہیں فون کر دینا یا داریاں سے کہنا وہ آپکو ہم سے ملوانے لائے۔۔" حیات صاحب بہت پیار نرمی کے ساتھ اسے ہر ایک بات

ایچھے سے سمجھا رہیں تھے نعل انکے سینے سے لگے انکی باتیں دھیان سے سن رہی تھی اسکے بعد کچھ باتیں بی جان نے بھی اسے ایچھے سے سمجھائی سب کے پیار محبت دعاؤں کے سائے میں اسے رخصت کیا بی جان دافیہ کو بیراج کے روم میں چھوڑ آئی تھی سب نعل کے لئے اداس تھے پر انکے گھر سے ایک بیٹی گئی دوسری آئی یہ سوچتے ہوئے خوش بھی ہوئے حیات صاحب روم میں بیٹھے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے ایک تصویر نکال کے دیکھ رہے تھے جو بہت خوبصورت سی پیاری لڑکی تھی اسکے نین کش کسی سے بہت ملتے تھے یہ بات حیات صاحب کو تھوڑی پریشان کر رہی تھی

⇒

"آہہ۔۔ زافا ایہ کیا تھا۔۔" نیند سے جیختے ہوئے اٹھا۔۔

"یہ چائے ہے وہ میں چیک کر رہی تھی گرم تو نہیں زیادہ۔۔" زافا نے معصومیت سے بولتے ہوئے کہا تھا حنان نے گھورتے ہوئے اپنے ہاتھ کو دیکھا اسکی انگلی لال ہو گئی تھی ہو ایہ تھا حنان صاحب سو رہے تھے مزے سے زافا کب سے بور ہو رہی تھی تو اسنے سوچا وہ حنان کو جگادے لیکن اسے سیدھے سے کوئی کام ہو تو نہ گرم چائے بنا کر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے حنان کا ہاتھ آگے کرتے اسکی انگلی کو غرم چائے کے کپ میں ڈال دیا تھا اور اس بیچارے کی نیند برباد ہو گئی وہ لوگ جب سے لنڈن آئے تھے تب سے زافا نے بہت تنگ کیا ہوا تھا اسے حنان صبر کے گھونٹ پی لیتا تھا صرف اپنے آنے والے بچے کے لئے ورنہ وہ بھی کہاں پیچھو رہتا۔۔

"ایک بار میرے بچے کو سکون سے اس دنیا میں آنے دو پھر تمہیں دیکھتا ہوں۔۔" حنان ڈانٹ پینے ہوئے بولتا واش روم میں بند ہو گیا۔۔

#Just Believe In Success

دافیہ دھڑکتے دل کے ساتھ خوبصورت سے سرخ پھولوں سے سجے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی بیراج کا انتظار کر رہی تھی ایک نظر اٹھا کر پورے روم پر نظر ڈالی بیراج کا روم بہت اچھا سمیل تھا ہر چیز اپنے طریقے کی بنی ہوئی تھی اسنے کبھی نہیں سوچا تھا جسے محبت کی وہ اسے اتنی آسانی سے مل جائیگا آج وہ بیراج کے ساتھ مل کر اپنے رب کا شکر ادا کرنا چاہتی تھی جس نے اسکا نصیب اتنا اچھا لکھا اسے ایسا ہمسفر نصیب کیا جس سے اسنے محبت کی جو اس

سے محبت کرتا ہے وہ اب کچھ نہیں چاہتی تھی بس بیراج سے عزت محبت کے سوا دروازے کھلنے کی آواز پر دافیہ نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا بیراج کی نظریں اسی پر ہی تھی بیراج سے نظریں ملتے اسنے جلدی سے نظریں جھکا دی دافیہ کی اسی ادا پر بیراج مسکراتا ہوا اسکے قریب گیا۔

"السلام علیکم ماشاء اللہ بہت خوبصورت لگ رہی ہے ہماری بیگم۔۔" بیراج نے شرارت سے تھوڑا جھکتے ہوئے کہا تھا۔

"و۔ وعلیکم السلام شکریہ آ۔ آپ بھی اچھے لگ رہیں ہیں۔۔" دافیہ دھڑکتے دل سرخ چہرے کے ساتھ بولی۔۔

"خوش ہو۔۔" بیراج نے اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا محبت سے پوچھا۔

"بب۔ بہت آپ سب بہت اچھے ہیں مجھے اتنا پیار دیا مجھے سنبھالا آپنے جو بھی میری لئے میرے دادا کے لئے کیا میں آپکی ساری زندگی شکر گزار رہوں گی مجھے آپ سے صرف محبت عزت چاہیے اور کچھ نہیں ہر عورت اپنے شوہر سے صرف عزت محبت چاہتی ہے مجھے بھی آپ سے یہی امید ہے کیا آپ میرے ساتھ ہمیشہ ایسے رہیں گے۔۔" دافیہ نے اسکے ہاتھوں پر گرفت مضبوط بناتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

"ہمیشہ وعدہ پر روکیوں رہی ہو اور دوبارہ کسی احسان کی بات مت کرنا ویسے تو میں بہت غصے والا ہوں پر شاید کسی نیکی کا صلہ ہو تم میرے لئے مجھے تم سے محبت نہیں عشق ہو گیا ہے دافیہ ہمیشہ میرے ساتھ رہنا۔۔" بیراج نرمی سے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے محبت سے چور لہجے میں بولا وہ مسکراتے ہوئے سر جھکائی۔

⇒

خوبصورت سے سرخ سفید گلاب کے پھولوں سے پورے روم کو اچھے سے سجایا گیا تھا ہر طرف گلاب کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی انل داریان کے ہاتھ میں ہاتھ دیے اسکے ساتھ چلتی ہوئی اس خوبصورت سے روم میں اندر داخل ہوئی۔۔

"آپکا گھر بہت خوبصورت ہے۔۔" انل بے ساختہ اس کے خوبصورت گھر اور روم کو دیکھ کر بول اٹھی تھی

--

"ہمارا گھراب سے یہ ہم دونوں کا گھر ہے دوبارہ ایسا مت بولنا۔" داریان پیچھو سے اپنے حصار میں لیتا اسکے کان میں سرگوشی میں بولا تھا۔۔

اسکے قریب آنے سے انل نعل کا دل تیز دھڑک اٹھا تھا۔۔

"گھبرا رہی ہو تمہاری تیز دھڑکن تو یہی بتا رہی ہے۔۔" داریان نے گھمبیر لہجے میں سرگوشی میں پوچھا تھا۔۔

"ہم۔۔ ہمیں چیخ کر نا چاہیے۔۔" انل نے اپنی دھڑکنوں کے شور کو کم کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

"اتنی جلدی کیا ہے گفٹ نہیں چاہیے اچھا جاؤ چیخ کر لو پھر دیتا ہوں۔۔" وہ اسکی جھکی نظریں سرخ گال لرزتی پلکیں دیکھتا مبہوت سا بولا۔۔

"گگ۔۔ گفٹ کس لئے۔۔" گھنی پلکوں کی جھلک اٹھاتی کپکپاتی آواز میں بولی داریان کی آنکھوں کی تپش نے اسے دوبارہ آنکھیں جھکانے پر مجبور کر دیا۔۔

"چیخ کر لو آرام سے بات کرتے ہیں۔۔" داریان نرمی سے کہتا اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا پیچھو ہوا اسکے پیچھو ہوتے انل نے آنکھیں کھولی۔۔

⇒

"داریان ہمیں ڈر لگتا ہے۔۔" انل نے داریان کے سینے پر سر رکھے خوف سے کہا تھا۔۔

"کس بات کا ڈر میرے ساتھ ہوتے ہوئے تمہیں ڈر کیوں لگ رہا ہے۔۔" داریان نے آہستہ آہستہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا۔۔

"ہمیں آپکے ساتھ ڈر نہیں لگتا لیکن وہ ماسک میں وہ بہت برا ہے وہ ہمیں بہت ڈراکتا ہے آج بھی پار میں آیا تھا اور آپکے بارے میں بہت برا کہہ رہے تھے۔۔" انل نے معصومیت سے کہا تھا۔۔

"اچھا پھر میری معصوم سی بیوی نے کیا کہا۔۔

"ہم نے انکی بات نہیں مانی وہ برے ہے آپ اچھے ہے بہت ہم آپ سے بہت محبت کرتے ہیں ہم ہمیشہ آپکے ساتھ رہیں گے آپ کبھی ہمیں مت چھوڑنا۔" انل نے شرماتے ہوئے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا۔۔

"اور میں تم سے نفرت عشق کرتا ہوں تم ہمیشہ میری رہو گی اور اب میرے علاوہ کبھی کسی کے بارے میں سوچنا بھی مت جو چیز میری ہوتی ہے وہ صرف میری ہوتی ہے یاد رکھنا۔" داریان اسکی طرف کروٹ بدلتے ہوئے اسکے چہرے سے بال ہٹاتے جھک کر اسکے ماتھے سے اپنا ہاتھ ٹکاتے ہوئے کہا اتحاد دونوں کی آنکھیں بند تھی انکے بیچ خاموش تھی لیکن انکے دھڑکنے شور مچا رہی تھی۔

⇒

"اٹھو یار یہ کیا تماشباہار کھا ہے۔"

نہیں پہلے مجھے وہ لا کر دو پھر ہی اٹھوں گی۔" ہر بات پر ضد اچھی بات نہیں اب چلو شباش اٹھ جاؤ میری جان۔۔۔ خان پیار سے کہتا اسے نیچے سے اٹھانے کے لئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا زافانے غصے سے اسکا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔

"اگر نہیں لیکے آئے تو میں ہی بیٹھی رہو گی ورنہ اس بیچ روڈ پر جا کے بیٹھ جاؤں گی۔" زافا لنڈن کے خوبصورت شہر میں روڈ پر بیٹھی خان کے ساتھ لڑائی کر رہی تھی اسے وہ سامنے شاپ پر رکھا ٹیڈی چائے تھا پر خان اسے لیکے دینے کے موڈ میں نہیں تھا۔

"کیا پاگل ہو اٹھ رہی ہو یا میں اٹھاؤں پتا نہیں کس پاگل سے شادی کر لی۔" خان نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے غصے میں کہا۔

"اگر تم نے اٹھایا تو میں چلاؤں گی تم نے اپن کو پاگل کہا میں رو رہی ہوں اب۔" زافا ہونٹ باہر نکالتے ہوئے رونے کی تیاری کی۔

"یہ اپن اپنے لئے نہیں تمہارے ہی بچے کے لئے لے رہی ہوں نہ اور تم کنجوس اتنے سارے پیسے قبر میں لیکے جاؤ گے۔" زافا نے ڈبڈبائی آنکھوں سے کہا اسکے آنسوؤں گرنے والے تھے کے خان جھکتا صاف کر گیا۔

"اف اچھا بابا جا رہا ہوں رونا بند کرو اور ہاں مجھے میری زافا کبھی روتی ہوئی نہ دکھے پتا ہے کیوں۔" مسکراہٹ دباتا بولا تھا۔

"کیوں میں پیاری ہوں۔"

"نہیں کیوں کے تم روتے ہوئے چڑیل دکھتی ہو اور اگر یہاں کسی نے ایسی چڑیل دیکھ لی تو جیل میں ڈال دیں گے پھر میں بیچارہ اکیلا کیا کروں گا اتنے خوبصورت ملک میں ویسے یہاں کی لڑکیاں ہے بڑی خوبصورت دلکش کیا کہتی ہو آااا اہہ پاگل عورت۔۔" حنان جو مسکراہٹ دباتا مزے سے بول رہا تھا زافا کا پورا دھیان اسکی باتوں پر تھا لیکن جب اسکی آخری باتیں سنی اسکا تو پاراہائی ہو گیا زور سے حنان کا بازو کھینچتے ہوئے ساتھ ہی بیٹھا دیا اسے۔۔

"ایسا سوچا بھی نہ تو آج رات ہی زہر کھلا دوں گی نہ تم ہو گئے نہ تمہارے واہیات خواب مجھے ابھی کے ابھی وہ لا کر دوور نہ یہیں پر تمہیں ماروں گی حانتن۔۔" زافا غصے میں بولتی پھر سے اسکے بال کھینچنے لگی حنان بڑی مشکل سے خود کو چھڑواتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"ایک بار میرے بچے کو آنے دو اس دنیا میں اسکے بعد تمہیں تمہاری دنیا میں بھیج دوں گا۔" حنان گھورتے ہوئے بولتا آگے بڑھ گیا زافا سے جاتا دیکھ کر مسکراتے ہوئے اٹھ کر اسکے پیچھو گئی۔۔

⇒

"آپکو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے بیٹا۔" حیات صاحب سامنے بیٹھے نوجوان سے کہہ رہے تھے۔۔

"کس بات کی غلط فہمی میں یہاں آپ سے آپکی بیٹی کا رشتہ لینے آیا ہوں مجھے وہ پسند آگئی ہے اس لئے اسکا رشتہ مانگے سیدھا آپکے پاس آیا ہوں ورنہ میرے پاس بہت طریقے ہے اسے حاصل کرنے کے لئے۔" زید ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔

"میں آپ سے تمیز سے بات کر رہا ہوں بیٹا تو اسکا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم اپنی بیٹی کے بارے میں کچھ بھی سنے یہ سب سجاوٹ دیکھ رہیں ہے آج میری بیٹی کی شادی تھی وہ بھی بہت بڑے بزنس مین داریان حیدر خان سے اب آپکو جواب مل گیا ہو گا تو آپ جاسکتے ہیں یہاں سے۔" حیات صاحب غصے میں ضبط کرتے ہوئے زید کو سکون سے سمجھایا۔۔

"یہ کیا بکواس کر رہیں ہو وہ صرف اور صرف زید جعفری کی ہے وہ کسی کی نہیں ہو سکتی سمجھے تم مجھے وہ چاہیے کہاں ہے وہ بولو۔" زید حیات صاحب کا کالر پکڑتے ہوئے غصے سے غرایا۔۔

سب سونے کے لئے جا چکے تھے حیات صاحب جانے والے تھے کی ملازم نے اگر بتایا کوئی اسے ملنا چاہتا ہے تو انہوں نے اجازت دے کر اندر بلایا لیکن اسکے منہ سے اپنی بیٹی کا نام سنتے انہیں غصہ آگیا۔۔

"میری بیٹی کی شادی ہو چکی ہے جس کے ساتھ بھی ہے وہ بہت خوش ہے تم میری بیٹی کا پیچکس چھوڑ دو ورنہ تمہارے لئے اچھا نہیں ہوگا۔" حیات صاحب نے غصے سے کالر چھوڑواتے ہوئے کہا تھا۔۔

"اتنی آسانی سے تو میں بھی نہیں چھوڑوں گا وہ جس کے پاس بھی ہے میں اسے حاصل کر کے ہی رہوں گا اور ہاں جاتے ہوئے تمہیں ایک گڈ نیوز تو دینی بنتی ہے مجھے بیڈ نیوز دی ہے تو تمہارے لئے بھی ہونی چاہیے۔۔" زید طنز یہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔۔

"کیا بکواس کر رہے ہوں جاؤ یہاں سے پتا نہیں کہا سے منہ اٹھا کر چلے آ جاتے ہیں۔۔" حیات صاحب غصے میں دھاڑے۔۔

"آرام سے مجھے تیز آواز پسند نہیں اس کا بدلہ تو بعد میں لوں گا بیڈ نیوز حیدر خان کا بیٹا زندہ ہے اور وہ تم سے چھپ چھپ کر بدلہ لے رہا ہے حیدر خان کو تو جانتے ہو گئے تم۔۔" زید اپنی چال چلتا ہوا ایک نظر حیات صاحب کے سفید پڑتے چہرے پر ڈالتا آگے بڑھ گیا۔۔

حیات صاحب چکراتے ہوئے سر کے ساتھ صوفہ پر گرتے ہوئے بیٹھ گئے انہیں یقین نہیں ہو رہا تھا جو انہوں نے سوچا کیا وہ سچ ہے اور اگر ہاں تو کیا وہ چپ بیٹھے گایہ اسکی بیٹی کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے ہزاروں سوچوں میں وہ گرے ہوئے تھے اس وقت۔۔

⇒

"اب ہو گا میرا بدلہ شروع مسٹر حیات شیرازی تمہاری بیٹی تو واقعی بہت معصوم ہے اسکی معصومیت میں ختم کروں گا جیسے تم نے میری آنی کی کی تھی جتنا تم نے میری آنی کو تڑپایا ہے اس سے کہیں زیادہ تمہاری بیٹی کو تڑپاؤں گا۔" وہ اندر بالکانی میں کھڑا چاند کی ہلکی روشنی اسکے خوبصورت چہرے پر پڑ رہی تھی سرخ آنکھیں چہرے پر نفرت ہی نفرت تھی۔۔

"تم لوگوں کی مستی وہاں پر بھی ختم نہیں ہو رہی۔۔" وہ فون پر دوسری طرف کو دبے غصے میں بولا تھا

"ہماری خیر ہے تم بتاؤ اس معصوم کو کب برباد کر رہے ہو اور کب واپس آرہے ہو۔" دوسری طرف افسوس سے بولا گیا تھا۔

"کل آرہیں ہے تم نے اپنا کام کیا۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

"ہاں بس تمہارا انتظار ہے اگر اسکی بریانی بناؤ بہت شور کرتا ہے کان پک گئے میرے۔" دوسری طرف منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔

"تم اسکے چمچے کو دفنانے کی تیاری کرو اس بار میں اسے جیتنے نہیں دوں گا۔" اسکے اندر نفرت غصے کی شدت تھی۔

⇒

"گڈ مارنگ۔۔" بیراج نے دافیا کو اٹھتے دیکھ کر کہا۔

"آ۔ آپ کب اٹھے میں اتنی دیر سے سو رہی تھی اور آپ نے مجھے اٹھایا نہیں۔" دافیا پریشان سی بولی۔

"میری پیاری بیوی سوتے ہوئے بہت پیاری لگ رہی تھی دل نہیں کیا اٹھانے کو لیٹ نہیں ہوئی ٹائم سے اٹھی ہو میں بس تیار ہو کر آ رہا تھا تمہارے پاس۔" بیراج اسے کمر سے پکڑ کر قریب کرتے ہوئے اپنی محبت کی مہر اسکے ماتھے پر ثبت کی۔

"مجھے نہیں پتا تھا آپ اتنے اچھے اور رومینڈک ہے میں نے تو ہمیشہ کھڑوس غصے کرنے والے کو دیکھا ہے۔" دافیا نے دونوں بازو اسکے گلے میں ڈالے شرارت سے کہا۔

"اچھا کیا تم اس کھڑوس غصے والے کو مس کر رہی ہو کو تو جگہ دوں۔" بیراج نے جھکتے ہوئے سرگوشی کی تھی

#Just Believe In Success

"جگادیں میں اب نہیں ڈرتی اس سے میرا ٹوہر ہے میرے ساتھ اس سے بھی زیادہ ہینڈ سم۔" دافیا نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

"اچھا بعد میں رونا مت۔" بیراج شرارت سے بولا تھا۔

"آپ نے وعدہ کیا تھا آپ کبھی نہیں رلائیں گے۔" دافیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔

"کبھی نہیں بیراج شیرازی اپنے وعدے سے کبھی نہیں مکر تا تم اداس مت ہو کرو۔" بیراج محبت سے بولتا اسے گلے لگایا۔

⇒

"آپ ہمارا سامان کیوں پیک کر رہی ہے۔۔۔ داریان کہاں ہے۔۔۔" النعل بیڈ سے اٹھی تو سامنے ملازمہ کو ینگ پیک کرتے ہوئے دیکھا ایک نظر پورے روم میں ڈالی داریان کو تلاش کیا پر وہ کہیں نہیں دیکھا اسکا دل خوف سے دھڑک اٹھا۔

"میڈم صاحب جی باہر بیٹھے ہیں اپکا انتظار کر رہیں تھے اور مجھے کہا آپکا سامان پیک کر دوں۔۔۔" ملازمہ بتا کر پھر اپنے کام میں لگ گئی النعل داریان کا سنتے باہر بھاگی۔

"د۔۔۔ داریان ہم ہم کہاں جا رہیں ہے۔۔۔" النعل باہر گارڈن میں آتے ہوئے سامنے داریان کو بیٹھا دیکھا اسکی طرف بھاگتے ہوئے گئی وہ نائی ڈریس میں بکھرے بال نیند سے بوجھل ہلکی سرخ آنکھیں تیز دھوپ اسکے چہرے پر پڑتے ہوئے اسے اور بھی خوبصورت دلکش بنا رہی تھی داریان ایک نظر اسکے خوبصورت ہولیے پر ڈالتا اس پاس آیا گارڈن کی موجودگی دیکھتا خود پر ضبط کرتا اسکے سامنے آیا۔

"روم میں چل کر بات کرتے ہیں۔۔۔" داریان سرد لہجے میں بولتا اسکا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھ گیا۔

"کیا ہو باہر کیوں آئی اس ہولیے میں۔۔۔" داریان روم میں آتا ملازمہ کو اشارہ کرتا باہر جانے کا روم کا دروازہ بند کرتا اسے بازوؤں سے پکڑتا قریب کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

"وو۔۔۔ وہ ہم کہاں جا رہیں ہے اور س۔۔۔ سوری۔۔۔" النعل نے شرمندہ ہوتے ہوئے نم آواز میں کہا تھا۔

"اگلی بار خیال رہے اب جاؤ تیار ہو جاؤ تمہارے گھر چلنا ہے اپنے بابا سے مل لو آخری بار۔۔۔" داریان مسکراتے ہوئے اسکے چہرے سے بال ہٹائے۔

"م۔۔۔ مطلب آ۔۔۔ آخری بار کیوں ہم کہاں جا رہیں ہے۔۔۔" النعل نے دھڑکتے دل کے ساتھ ڈرتے ہوئے پوچھا۔

"تم ڈر رہی ہو مجھ سے ہم ہنی مون پر جا رہے ہیں لنڈن آج شام کی فلائٹ ہے اب جلدی سے تیار ہو جاؤ تمہیں اپنے بابا سے بھی ملنا چاہیے کیوں کہ ہم جلدی واپس نہیں آسکتے میرا کام وغیرہ وہیں پر ہے۔" "داریان اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیتے آرام سے بتا رہا تھا۔"

"لیکن آپ تو یہی رہتے ہیں نہ کیا ہم کبھی واپس نہیں آئیں گے۔" "نعل نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔"

"یہاں میں کچھ کام سے آیا تھا اب وہ پورا ہو گیا ہے تو واپس جانا پڑیگا وہاں کام بہت رہ گیا ہے تم میرے ساتھ نہیں چلنا چاہتی۔" "داریان اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔"

"نن۔۔ نہیں ہم آپ کے ساتھ ہے ہم یہاں آپ کے بغیر کیسے رہیں گے ہم تیار ہو جائیں۔" "نعل نے مسکراتے ہوئے کہا۔"

"جلدی ہیں دیر نہیں ہونی چاہیے۔" "داریان پیار سے کتا اس کا ہاتھ چوما نعل شرماتے ہوئے تیزی سے واش روم میں بند ہو گئی۔"

⇒

"جلدی پتا لگو او کون ہے وہ کمینہ جس نے میری محبت پر ہاتھ ڈالا ہے اہا اہ۔" "زید شراب پیتے ہوئے غصے میں ڈھاڑا۔"

"سریہ رہی اس کی تصویر یہ ایک بہت بڑا بزنس مین ہے لنڈن میں اس کا اپنا بزنس ہے کل ہی حیات شیرازی کی بیٹی کے ساتھ اس کی شادی ہوئی ہے اور شاید کچھ دنوں میں واپس لنڈن چلا جائے۔" "اس کے ساتھی نے فل انفارمیشن دی۔"

"تو تم ہو وہ اچھا کھیل کھیلا ہے تم نے تم نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ اب میں تمہیں وہ سزا دوں گا ساری زندگی یاد رکھو گے۔" "زید اس کی تصویر کو دیکھتا نفرت سے غرایا۔"

"اور اس ظفر کا پتا چلا کہاں ہے کمینہ یہاں سارے کام چھوڑ کر کہاں بھاگ گیا ڈھونڈو اسے۔" "زید کو ظفر کی اتنے دنوں سے غیر موجودگی پر غصہ آیا تھا۔"

⇒

"السلام علیکم۔۔" دافیہ بیراج کے ساتھ چلتے ہوئے نیچے آئی دھیرے سے سلام کیا دافیہ پیچ کمر کے سوٹ میں کھلے بال لائٹ میکپ میں سر پر دوپٹہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی بیراج بیوفارمل سوٹ میں ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔

"وعلیکم السلام اللہ پاک خوش رکھے آپ دونوں کو۔۔" حمد ان صاحب دافیہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دعا دی بی جان حیات صاحب نے بھی اسے پیار سے دعا دی تھی۔۔

"انعل نہیں آئی۔۔" دافیہ نے انعل کا پوچھا اسکے نام پر حیات صاحب دل خوف سے دھڑکاتھا باقی سب کو اسکی یاد آنے لگی تھی۔۔

"انعل ہمارے گھر کی رونق تھی اسکے جانے کے بعد آپ ہے اب اس گھر کی رونق۔۔" بی جان پیار سے بولتے ہوئے کہا۔۔

"بابا بی جان ہم آگئے۔۔" انعل اندر آتے ہوئے خوشی میں بھاگتے ہوئے حیات صاحب کے گلے لگی انعل نیٹ کے بلیک ڈریس میں ہلکے سے میکپ کھلے بال میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی داریان چلتا ہوا ان سب سے ملنے لگا اسنے بھی فل بلیک سوٹ پہنا ہوا اتحاد دونوں ہی بہت پیارے لگ رہیں تھے انکے سفید رنگ میں بلیک کلر دونوں کو بہت خوبصورت دلکش لگ رہا تھا بی جان حیات صاحب نے دل ہی دل میں انکی نظر اتری۔۔

"ماشاء اللہ بہت پیارے لگ رہیں ہے آپ دونوں۔۔" دافیہ نے مسکراتے دونوں کو دیکھ کر کہا۔۔
 "شکریہ آپ دونوں بھی بہت اچھے لگ رہیں ہے ساتھ میں۔۔" انعل بیراج دافیہ کو ساتھ دیکھتے ہوئے خوشی سے کہا۔۔

"چلے آجائیں پہلے ناشتہ کر لے پھر آرام سے بیٹھ کر باتیں کر لینا۔۔" بی جان سب کو کہتی آگے بڑھ کر ناشتہ لگانے لگی سب نے بیٹھ کر خوش گوار ماحول میں ناشتہ کرتے ہوئے باتیں کی۔۔

⇒

"ہماری جان خوش ہے۔۔" حیات صاحب انعل کو ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔

"ہم بہت زیادہ خوش ہے داریان بہت اچھے ہے اور آپ کو پتا ہے ہم آج رات کی فلائٹ سے جا رہے ہیں لنڈن۔۔" انل نے خوشی میں بولتے ہوئے کہا تھا۔۔

"کیا مطلب بیٹا یہ کیا کہہ رہی ہے آپ لوگ کہاں جا رہے ہیں۔۔" حیات صاحب کی مسکراہٹ غائب ہو گئی انل کی بات پر وہ نا سمجھی سے داریان سے پوچھنے لگے سب حال میں بیٹھے ہوئے تھے داریان بیراج سے بات کر رہا تھا جب انہوں نے پوچھا وہ مسکراتے ہوئے بولنے لگا۔۔

"انکل میں یہاں نہیں رہتا ہوں میرا سب کچھ ہر کام لنڈن میں ہے یہاں مجھے اپنے ایک بزنس ڈیل کی وجہ سے کچھ ٹائم رکنا پڑا تھا اور اس بیچ میری آپ لوگوں سے ملاقات ہو گئی اور اس لئے میں چاہتا تھا شادی جلدی ہو جائے تو میں انل کو بھی ساتھ لے جاؤں اسے یہاں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا ہوں یہ بات آپ لوگوں کو بتانا چاہتا تھا پر موقع نہیں ملا پھر آج رات ہی فلائٹ ہے وہاں کام بہت پینڈنگ میں رہ گیا ہے۔۔۔" داریان نے پوری بات سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

"بزنس کی بات ہے تو میں تمہارے ساتھ ہوں یہ بات میں بہت اچھے سے سمجھ سکتا ہوں ہاں بس ہماری ڈول کا بہت خیال رکھنا۔۔" بیراج نے مسکراتے ہوئے داریان کا ساتھ دیا تھا۔۔

"بیٹا آپ تھوڑا رک جاتے تو ہم اپنی بیٹی کو تھوڑا بہت گھر کا کچھ سکھا دیتے پر آپکا جانا ضروری ہے تو اللہ پاک آپ دونوں کو خوش رکھیں اپنے حفظ امان میں رکھیں آمین۔۔" بی جاننٹ دعائیں دی حمد ان صاحب بھی اسکی بات سمجھتے ہوئے کہا تھا حیات صاحب خاموش تھے انھیں سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا بولے کیسے اپنی زندگی کو اتنا دور بھیج دیں انکا دل گھبرا رہا تھا لیکن وہ انل کے سامنے کمزور نہیں پڑھنا چاہتے تھے۔۔

"ٹھیک ہے بیٹا آپ لوگ آرام سے جائے آپ سے بس ایک ہی امید ہے میری بچی کا بہت خیال رکھنا بیٹا آپ جانتے ہیں انل کیسی ہے اسے اکیلا مت چھوڑے گا۔۔" حیات صاحب دل پر پتھر رکھتے ہوئے بول رہے تھے ورنہ ان میں ہمت نہیں تھی اپنی بیٹی کو اتنا دور بھیجنے کی دل تو بہت گھبرا رہا تھا زید کی باتوں نے بہت اثر چھوڑا ہوا تھا اپنا۔۔

"انکل آپ نے کبھی بتایا نہیں انکل کی موم کی ڈیٹہ کیسے ہوئی آئے نوبہ وقت نہیں بات کرنے کا پر کبھی انکلے بارے میں سنا نہیں۔۔" "داریان کی تیز نظر سے حیات صاحب کے گھبراتے ہوئے چہرے پر تھی اس بات پر سب خاموش ہو گئے تھے انکل نے اداسی سے اپنے بابا کو دیکھا۔۔

"وو۔ وہ بس ایک حادثہ تھا میری زندگی کا خوف ناک منظر تھا بس جو اللہ کو منظور۔۔" حیات صاحب اپنی گھبراہٹ چھپاتے ہوئے کچھ مختصر لفظوں میں بولے تھے۔۔

"اللہ انکی مغفرت فرمائے اور آپ کو کبھی دوبارہ ایسے منظر نہ دیکھائے۔۔" "داریان سنجیدگی سے کہا تھا کچھ دیر بیٹھ کر وہ سب بہت باتوں کے بعد وہاں سے نکلے تھے حیات صاحب نے انکل کو بہت اچھے سے ہر چیز سمجھائی تھی بی بی جان نے بہت اچھے پیار سے اسے سمجھایا تھا سب نے پیار محبت دعاؤں میں اسے رخصت کیا اسے انکل پر ان سب کی باتوں نے بہت اثر کیا تھا۔۔

⇒

"دد۔۔ داریان ہم بابا سے ملنے آسکتے ہیں نہ۔۔" انکل فلاٹ میں بیٹھی گھبراہٹ میں تھی۔۔
 "کیوں تمہیں میرے ساتھ رہنا اچھا نہیں لگتا ہے۔۔" "داریان سنجیدگی سے کہتا ہے دیکھا۔۔
 "نن۔۔ نہیں آپ ایسا کیوں کہتے ہیں آپ کے ساتھ بہت اچھا لگتا ہے ہم تو بابا سے ملنے کی بات کر رہے تھے۔۔" "داریان کا ایسا بولنا اسے اچھا نہیں لگتا تھا۔۔

"انکل میری بات سنو ہم یہاں سے بہت دور جا رہے ہیں اب تمہاری شادی ہو گئی ہے تمہیں میرا خیال رکھنا چاہیے میرے بارے میں سوچنا چاہیے ہم یہاں بار بار نہیں آسکتے تم فون پر بات کر لینا اپنے بابا سے لیکن روز نہیں کبھی کبھی تمہارا سارا دھیان اب مجھے پرہونا چاہیے سمجھ آئی میری بات۔۔" "داریان نرم اور تھوڑا سخت لہجہ اختیار کیا تھا۔۔

"ہم۔۔ ہم خیال رکھیں گیں۔۔" انکل اسکی بات سمجھتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔۔
 "ڈر لگ رہا ہے۔۔" "داریان اسکے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے۔۔

"ب۔۔ بہت ہیں گھبراہٹ ہوتی ہے بہت۔۔" نعل نم آواز میں کہا اور اسکے ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا

"شش گھبراؤ نہیں میں ہوں ناساتھ۔۔" داریان جھک کر بولتا اسے اپنے ساتھ لگاتا تھا پر بوسہ دیا نعل نے سکون سے آنکھیں بند کر دی اسکے حصار میں۔۔

⇒

"دافیہ جلدی سے تیار ہو کر آؤ ہمیں چلنا ہے۔۔" بیراج مصروف سا بولتا اپنی فائل میں لگا ہوا تھا۔۔

"پر کہاں جارہیں ہیں ہم۔۔" دافیہ نے نا سمجھی سے کہا تھا۔۔

"آفس جانا ہے آج میں اپنی بیوی سے ملوانا چاہتا ہوں اپنے ورکرز کو اب کوئی سوال جواب نہیں پانچ منٹ میں ریڈی ہو جاؤ۔۔!! بیراج اسکا کال تھپک کر آگے بڑھ گیا تھا دافیہ مسکراتے ہوئے تیار ہونے لگی۔۔

"کیسی لگ رہی ہوں۔۔" دافیہ سفید رنگ کی نیٹ کی ڈریس میں لائٹ میکپ کھلے بال وہ بہت پیاری لگ رہی تھی بیراج اسے مسکراتا دیکھتا اسکی طرف آیا۔۔

"بہت پیاری خوبصورت بس یہ بال باندھ دو یہ صرف میرے سامنے کھلے اچھے لگتے ہیں سمجھی۔۔" بیراج محبت سے بولتا اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا پیچھو ہوا دافیہ شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ بال باندھنے لگی۔۔

⇒

"ماشاء اللہ ہماری بچی بہت خوش ہے اپنے گھر میں داریان بہت اچھا ہے اسکا بہت اچھے سے خیال رکھتا ہے۔۔" بی جان خوشی سے بولی تھی حیات صاحب حمد ان صاحب ساتھ بیٹھے ہوئے تھے بچے باہر گئے ہوئے تھے

#Just Believe In Success

"ماشاء اللہ ہمیں بہت ڈر تھا نعل کے لئے لیکن اب تھوڑا سکون میں ہوں وہ خوش ہے داریان کے ساتھ اللہ پاک ہمیشہ خوش رکھیں میری بچی کو۔۔" حیات صاحب کو تھوڑا ڈرا بھی تک تھا زید سے ملنے کے بعد وہ روز ڈر ڈر کر سوتے تھے۔۔

"ہماری بچی ہے ہی بہت پیاری ماشاء اللہ سے سب کو اپنا کر دیتی ہے خوش رہیں اپنے گھر میں بات ہوئی ہے آپ لوگوں کی۔۔" حمدان صاحب مسکراتے ہوئے دعا دینے لگے تھے۔۔

"جی وہ لوگ آرام سے پہنچ گئے تھے اب تو داریاں بھی اپنے کام میں بڑی ہے نعل سے دن میں ایک بار بات ہو جاتی ہے۔۔" حیات صاحب نعل کو یاد کرتے ہوئے اداس ہو گئے تھے۔۔

"اداس نہیں ہونا بھائی صاحب ہماری بچی خوش ہے بس اسے دعاؤں کی ضرورت ہے ہماری۔۔" بی جان کو بھی نعل کی بہت یاد آتی تھی پر وہ چاہتی تھی کہ نعل اپنے گھر چلانا سیکھ لے جب بھی انکی بات ہوتی ہے وہ بہت سمجھاتی ہے اسے۔۔

⇒

"حان وہ لڑکی بہت پیاری تھی نہ وہ کون ہے۔۔" زافانے جب سے نعل کو دیکھا تھا اسے بہت پیاری لگی تھی وہ۔۔

"میری ساس مجھے کیا پتا کون ہے میں نے خود تمہارے ساتھ دیکھا اسے۔۔" حنان نے نظریں چراتے ہوئے کہا تھا۔۔

"جانتے تو بہت کچھ ہو بس مجھ سے چھپائے ہوئے ہے بہت کچھ راز میں صرف تمہارے احسانوں کی وجہ سے چپ ہوں ورنہ مجھے راز اگلوانا آتا ہے۔۔" زافانے آبرو اچکاتے ہوئے کہا۔۔

"تم میرے احسان کب سے ماننے لگی تم میری زافا ہی ہو نہ پکا دیکھو تم جو بھی ہو پچی پچی بتاؤ میری بیوی کہاں ہے بس ایک بار میرے بچے کو آنے دو پھر تم اسکی جگالے لینا میں کچھ نہیں کہوں گا۔۔" حنان نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا۔۔

"حانننن ایک تو اپن جب بھی تجھ سے پیار نرمی سے بات کریں تجھے عزت راس نہیں آتی بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہارے چچھو رے ارمان۔۔" بابا بابا میری جنگلی بلی مذاق کر رہا تھا یار تم تو کنٹرول سے باہر ہو جاتی ہو اچھا بابا سوری آرام سے بیٹھو ورنہ درد ہو گا۔۔" زافا غصے میں اسے مارنے لگی تھی جب حنان ہنستے ہوئے اسکے ہاتھ پکڑ کر اسکی حالت دیکھتا اسے آرام سے اپنے پاس صوفہ پر بیٹھاتا اپنے حصار میں لیتا پیار سے بولا تھا۔۔

"یار تم رو رہی ہو کیا ہوا درد ہو رہا ہے۔۔" خان اسے روتا دیکھتا پریشانی سے بولا تھا اکثر زافا کو درد ہونے لگا تھا اسکا پانچواہ مہینہ چل رہا تھا۔۔

"تم کیوں آئے میری زندگی میں مجھے نہیں پتا تھا میں اتنی اچھی زندگی جیوں گی مجھے تم جیسے شوہر ملے گا لڑائی محبت کرنے والا میری اماں کا اتنا اچھا خیال رکھتے ہو مجھے یہاں اتنے بڑے شہر میں لائے میں کبھی زندگی میں اپنے گھر سے گلی سے باہر کی دنیا نہیں دیکھی تھی تم نے وہ سب کچھ دیا جو شاید مجھے کبھی نہ ملتا۔۔" زافا کا آج دل بھر آیا تھا اسے خان سے عشق ہو گیا تھا وہ اس سے لڑائی ضرور کرتی تھی کیوں کے اسے مزہ آتا تھا اسکے ساتھ لڑائی کرنے میں اسکی محبت دیکھتے ہوئے وہ خود کو بہت خوش نصیب سمجھتی تھی اسکی ماں سے ملنے کے بعد وہ خان کو جب بھی دیکھتی اسے بہت پیار آتا تھا اس پر اسکی ماں نے سمجھایا تھا اسے ہر وقت اللہ کا شکر ادا کیا کرو جس نے ہم غریب لوگوں پر اپنا رحم کیا بے شک وہ رحمان ہے رحیم ہے۔۔

"اچھا بس رونا بند کرو مجھے میری جنگلی بلی بہت پسند ہے یہ معصوم لڑکی نہیں سمجھی تم تو میری محبت ہو میرا عشق ہو یہ سب تمہارا حق تھا۔۔" خان اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے اسکا ہاتھ چومتا ہوا بولا تھا۔۔

"حان تمہیں بیٹی چاہیے یا بیٹا۔۔"

"جو وہ رب نوازے اسی میں شکر ادا کروں گا۔۔" خان نے مسکراتے ہوئے دل سے کہا تھا۔۔

"پھر بھی تھوڑا بتاؤ نہ۔۔" زافا نے ضد کی۔۔

"میں چاہتا ہوں پہلے بیٹی ہو اسے میں بہت لاڈ سے پالوں اسے ایک بہت پیاری معصوم بچی لڑکی بناؤ بلکل میری جیسی۔۔" خان شرارت سے بولا تھا۔۔

"حان کیا میں اچھی نہیں ہوں معصوم نہیں ہوں اور مجھے بیٹا چاہیے بلکل میرے جیسا بہادر ہینڈ سم خوبصورت سا۔۔" زافا نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا پر اپنے بیٹے کی بات کرتے ہوئے دل سے مسکرائی۔۔

"کیوں میں ہینڈ سم نہیں ہوں دیکھنا بیٹی ہو گی میری معصوم پری آئے گی۔۔" خان نے فخر سے کہا تھا۔۔

"جی نہیں بیٹا ہو گا بلکل میری طرح اگر بیٹی ہوئی وہ بھی میری طرح ہو گی۔۔" خان زافا کی پھر سے بحث شروع ہو گئی تھی انکی زندگی ہمیشہ ایسے گزرنے والی تھی ہمیشہ پیار محبت لڑائی میں۔۔

⇒

"داریان آپ کب آئیں گے ہم اکیلے ہیں ڈر بھی لگ رہا ہے۔" النعل نے فون پر کہا تھا انہیں یہاں آئے کچھ دن ہو گئے تھے داریان اپنے کام میں بہت مصروف ہو گیا تھا وہ کبھی شام کبھی رات دیر سے گھر آنے لگا تھا النعل بہت پریشان ہو گئی تھی لیکن اس میں ہمت نہیں تھی وہ اپنے بابا سے کچھ کہے۔۔

"کام بہت ہے دیر ہو جائے گی تم کھانا کھا کر سو جانا۔" داریان کی مصروف آواز آئی۔۔

"میڈ نہیں آئی ہے اور کھانا بھی نہیں بناؤں بھوک لگ رہی ہے ہم کیا کریں۔۔" النعل بھوک سے نڈھال ہو رہی تھی۔۔

"کیا تم معصوم بچی ہو خود نہیں بنا کر کھا سکتی یا پھر اپنے گھر سے کچھ بھی سیکھ کر نہیں آئی اتنے دن سے تمہارے خمرے دیکھ رہا ہوں چپ چاپ جا کے کچھ پکا کر کھاؤ میں دیر سے کھا کر آؤں گا۔" داریان غصے میں بولتا فون رکھ دیا تھا۔۔

"دد۔ داریان۔۔ آ۔ آپ ایسے کیوں بات کر رہیں ہیں ہمیں آتا کچھ بنانا۔" النعل کو داریان کی بے رخی برداشت نہیں ہو رہی تھی انسوی تیزی سے اسکی آنکھوں سے بہہ رہیں تھیں وہ کافی دیر موبائل کو گھورتی رہی اسے یقین نہیں آ رہا تھا داریان نے اس طرح بات کی اس سے۔۔

"داریان برے نہیں ہے وہ کام بہت ہو گا اس لئے پریشان ہیں ہاں ہم باہر سے کچھ کھا کر آتے ہیں۔"

النعل اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے خود سے بڑبڑائی اور اٹھ کر بینگ لیا لمبا کوٹ پہنتے ہوئے بالوں کی ٹیل پونی بنائی خود کی تھوڑا فریش کرتے ہوئے باہر نکلی کیوں کہ یہاں سردی کا ہی موسم ہوتا ہے اس لئے النعل خود کو اچھے سے کوور کئے ہوئے باہر آکر کیب بک کروائی۔۔

⇒

"تمہیں نہیں لگتا تم کچھ زیادہ روڈ ہو گئے تھے۔" اسکے ساتھ بیٹھا شخص بولا تھا۔۔

"تمہیں نہیں لگتا مجھے پیار سے پیش آنا نہیں تھا یہ تو ابھی چھوٹی سی شروعات ہے۔" داریان خان نے مسکراتے ہوئے اپنی گن کو صاف کیا۔۔

"جلدی کرو ویسے ہی اسکے پاس کم سانسیں بچی ہے تمہیں دیکھ کر خود ہی مر جائے گا۔" وہ مسکراتے ہوئے اسے سُرور میں لے گیا پیچھو داریان خان۔۔

"اوئے اٹھ دیکھ کون آیا ہے تجھ سے ملنے۔۔" خان نے ظفر کو بالوں سے کھینچ کر اوپر کیا وہ درد سے کراہتا ہوا سامنے دیکھنے لگا۔

"ڈڈ۔۔ ڈی۔۔ اے۔۔ اے۔۔ مم۔۔ مجھے۔۔ چی۔۔ چھوڑ دو۔۔" ظفر خوف سے کانپتے ہوئے بولا تھا۔۔
 "شش آرام سے نام لومیر بول کیوں آئے تھے اسے لینے بول۔۔" ڈی اے غصے میں دھاڑا تھا۔۔
 "مم۔۔ میں۔۔ سس۔۔ سچ بتاتا ہوں مجھے چھوڑ دو۔۔" ظفر درد سے اٹک کر بولا تھا خان نے بہت مارا تھا اسکے اوپر گرم پانی گرایا تھا۔۔

"تو میرے پاس جا سوسی کرنے آتا تھا زید کے لئے کام کرتے تھے اب وہ کہاں ہے تجھے بچانے کیوں نہیں آرہا ہے بول۔۔" ڈی اے غصے کی شدت میں غرایا۔۔

"مم۔۔ میں بتاتا ہوں اس دن جب میں تمہارے گھر آیا تھا تب میں نے ایک لڑکی کو تمہارے گھر دیکھا تھا اور وہ بات میں نے زید کو بتائی تھی تو اس نے مجھے تم پر اور اس لڑکی پر نظر رکھنے کو کہا تھا اور جب میں نے اس لڑکی کے بارے میں سب پتا لگوایا تو مجھے لگا میں اس لڑکی کو بھی اٹھالوں زید خوش ہو جائے گا مجھے سے لیکن میرے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی اہہہہہ۔۔ ظفر اٹک کر بولتا گھر سے سانس بھرنے لگا تھا کہ اچانک ڈی اے نے لات مار کر اسے گرا دیا وہ چیختا اپنی موت کی بھیک مانگنے لگا۔۔

"تم نے زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر دی اس لڑکی کے بارے میں سوچا بھی کیسے تم کیا سمجھتے ہو میں آنکھیں بند کر کے چلتا ہوں نہیں تم لوگ مجھے ابھی اچھے سے جانتے نہیں ہو۔۔" ڈی اے غصے کی شدت سے گھورتے ہوئے دھاڑا۔۔

"بہت کھیل لیا میری زندگی کے ساتھ اب میں کھیلوں گا تو تمہاری نسلیں تک یاد رکھے گی کہ ڈی اے کون تھا۔۔۔۔۔ سب کو ایک موقع ملتا ہے اسکے بعد بھی سدھرنے کے بجائے دوبارہ غلطی کر بیٹھتے ہیں اس لئے

میری پاس۔۔۔ دوبارہ لفظ نہیں ٹھاااٹھااا ڈی اے نے ایک گولی اس کے ماتھے پر دوسری دل پر چلائی اور مسکراتے ہوئے باہر نکل گیا

"بتا کر چلاتے یار معصوم دل رکھتا ہوں اسکے اندر بھی دو پیارے لوگ رہتے ہیں ڈر جاتے تو کتنا برا مار کر گیا ہے اسے۔۔" خان منہ بناتے ہوئے ناک پر ہاتھ رکھ کر بولا تھا۔۔

⇒

"بہت سکون ہے یہاں کاش داریاں بھی ساتھ ہوتے ہمارے۔۔" نعل نے داریاں کو یاد کرتے ہوئے گھرا سانس بھرا کھانا کھاتے ہوئے آس پاس ماحول انجوائے کرنے لگی تھی۔۔

"نعل حیات کیسی ہو۔۔" اچانک بھاری مردانہ آواز آئی اسکے پاس سے نعل تیزی سے سر اٹھا کر سامنے دیکھا اسکے آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھی۔۔

"آ۔ آپ۔۔ بی۔۔ یہاں کیسے آئے۔۔" نعل نے حیرت اور ڈر سے پوچھا تھا اسے ڈر بھی تھا کہیں وہ ماسک مین بھی نہ آجائے۔۔

"گھبراؤ مت یہ بتاؤ تم یہاں کیسے۔۔" زید جانتا تھا وہ ڈر رہی ہے لیکن پہلے وہ اس سے سکون سے بات کرنا چاہتا تھا اتنا ڈھونڈنے کے بعد آج اسے وہ مل ہی گئی تھی وہ یہاں اپنی میٹنگ کی وجہ سے آیا تھا جب اسکی نظر نعل پر پڑی وہ خود کو روک نہیں پایا تھا۔۔

"ہماری شادی ہو گئی ہے اور ہم یہاں اپنے ہسبنڈ کے ساتھ رہتے ہیں یہاں پاس تھوڑا دور ہمارا گھر ہے آپ بھی یہاں رہتے ہیں۔۔" زید کی نرمی سے بات کرنا اسے اچھا لگا وہ اب ڈری نہیں۔۔

"بزنس کی وجہ سے آنا جانا لگا رہتا ہے یہاں ڈیڈ ہی رہتے ہیں میرے اچھا یہ بتاؤ کس سے شادی ہوئی تمہاری۔۔" نعل کی معصومیت پر اسے بہت پیار آیا لیکن اسکی شادی کی بات پر بہت غصہ آیا تھا اسے۔۔

"داریاں حیدر خان وہ بہت بڑے بزنس مین ہے اور بہت اچھے ہے آپ ہمارے ساتھ چلے گھر ہم ان سے آپکو ملواتے ہیں۔۔" نعل داریاں کا ذکر دل سے خوش ہوتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔

"اب تو ملنق پڑیگا اتنی تعریف جو ہو رہی ہے اسکی چلو میرے ساتھ چلتے ہیں گاڑی میں۔۔" زید ضبط کرتا ہوا اٹھا نعل نے نا سمجھی سے اسے دیکھا جب اسنے کما وہ چھوڑ بھی دیگا داریان سے بھی ملے گا تو نعل خوشی سے اٹھ کر اسکے ساتھ جانے لگی۔۔۔

⇒

"کیا بکو اس کر رہے ہو کہاں گئی نعل تمہیں اس پر نظر رکھنے کے ساتھ اسکا خیال رکھنے کو بھی کہا تھا۔۔" داریان اپنے گارڈ پر دھاڑا۔۔

"سس۔۔ سر میں میم کے پیچھو پیچھو تھا لیکن وہاں زید جعفری بھی آگیا تھا اور وہ کافی دیر میم کے ساتھ بیٹھا رہا اسکے بعد وہ میم کو اپنے ساتھ لیکے گیا میں پیچھو جانے والا تھا کہ اسکے کچھ آدمی نے مجھ پر حملہ کر دیا تھا تب تک وہ لوگ وہاں سے غائب ہو گئے تھے سوری سر۔۔!! گارڈ پوری بات بتاتا شرمندگی سے معافی مانگنے لگا۔۔

just shut up I will kill you Zaid!!!

"اس بار تم نے میری عزت پر ہاتھ ڈالا ہے میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑونگا۔" داریان غصے میں آفس سے باہر کی جانب بھاگا۔۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں ہمارا گھر اس سائیڈ نہیں ہے آ۔ آپ کہاں لیکے جا رہے ہیں۔۔!! نعل گھر کو بہت پیچھو دیکھ کر خوف سے بولی تھی۔۔

"خاموشی سے بیٹھی رہو ہم اپنے گھر جا رہے ہیں۔۔؟ زید مسکراتا ہوا بولا تھا۔۔

"ا۔ آپ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں ہمارا گھر یہاں نہیں ہے آپ پلیز ہمیں چھوڑ دے ہم ہم خود چلے جائے گے آ۔ آپ پلیز ہمیں جانے دے۔۔؟؟ نعل نے روتے ہوئے التجا کی زید خاموش رہا۔۔

"بب۔۔ بابا داریان کہاں ہے آپ لوگ پلیز آجائیں۔۔!! نعل روتے ہوئے انہیں پکار رہی تھی۔۔

⇒

"ااااا۔۔ ہم کہاں ہے۔۔؟ نعل سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اٹھ کر آس پاس دیکھا تو خود کو انجان جگہ پایا

"یہ یہ ہم کس کے گھر میں ہے دد۔۔ داریاں کہاں ہے آپ کوئی ہے دروازہ کھولو کوئی ہے۔۔!! نعل تیزی سے بیڈ سے اٹھی دروازہ کی طرف بھاگی چلاتے ہوئے وہ بار بار ہاتھ سے دروازہ بجارہی تھی

"بب۔۔ بابا داریاں کہاں ہے آپ لوگ کوئی ہے یہاں کون ہیں لیکے آیا ہے۔۔؟ نعل چلاتے ہوئے

تھک ہار کر نیچے بیڈھ کر رونے لگی تھی تھوڑی دیر میں کچھ قدموں کی آواز سنائی دی وہ اسی سمت آرہی تھی

نعل جلدی سے اٹھ کھڑی دور ہوئی۔۔

"کیا ہوا ڈارنگ کیوں چلا رہی تھی آپ کو پتا نہیں ہیں آپکے آنسوؤں کتنا درد دیتے ہیں۔۔!! زید نے اندر آتے نعل کے قریب جاتے ہوئے کہا تھا۔۔

"آ۔ آپ ا۔ ایسا کیوں کر رہیں ہیں میں جانے دے ہیں یہاں نہیں رہنا پلیر۔۔؟ نعل نے روتے ہوئے التجا کی لیکن شاید آج زید جعفری رحم کھانے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔

"پلیر ایسے رومت ایک بار بیڈھ کر بات کرتے ہیں پھر کچھ فیصلہ کرتے ہیں آؤ بیٹھو یہاں۔۔!! زید پیار سے کہتا اسکے قریب گیا نعل خوف سے دو قدم پیچھو ہوئی۔۔

"نن۔۔ نہیں ہیں نہیں کرنی کوئی بات آپ پلیر جانے دے داریاں کو بلائیں۔۔!! نعل روتے ہوئے نفی میں سر ہلاتے پیچھو ہوئی۔۔

"داریاں نن داریاں نن کون ہے وہ کمینہ بولو پیار سے کہہ رہا ہوں میری بات سنو لیکن تمہیں صرف وہ چاہیے میری بات غور سے سنو تم صرف اور صرف میری ہو میرے علاوہ کسی اور کا نام بھی نہ آئے تمہاری زبان پر سمجھی ہم نے تمہیں دیکھا تھا ہمیں تم سے محبت نہیں عشق ہو گیا ہے ہم تمہیں کسی اور کا ہونے نہیں دینگے یاد رکھنا تم صرف زید جعفری کی ہو اسکا عشق ہو سمجھی۔۔؟ زید غصے میں اسکا بازو پکڑتا اپنے قریب کرتے ہوئے غرایا تھا اسکے منہ سے داریاں کا نام سنتے ہی اسے غصے آگیا تھا نعل حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھے جارہی تھی

تھی پر داریان کی سرخ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ڈر گئی تھی اسے کہاں عادت تھی ان سب چیزوں کی وہ خاموشی سے حنان کے ساتھ باہر نکل آئی۔۔

"بول کمینے کیا مسئلہ ہے تیرا میرے ساتھ۔۔؟ داریان نے آگے بڑھتے غصے میں زید کے منہ پر پتھر مارا۔۔
"تو بول تجھے کیا مسئلہ ہے کمینے اور یہ کون سا روپ ہے تیرا اسکے سامنے داریان حیدر خان ارف ڈی اے صاحب ہا ہا واہ کیا کھیل کھیلا ہے واہ بہت اچھے پلیئر ہو پر تو جانتا ہے تو نے ایک غلطی کر دی تو اسے حاصل کر بیٹھا جو میری محبت تھی۔۔ چپ دوبارہ اسکا نام تمہارے منہ سے ادا نہ ہو ورنہ بہت برا ہو گا وہ میری عزت ہے میری غیرت کو مت جگاؤ ورنہ تڑپا ترپا کر ماروں گا تمہیں۔۔" دونوں پھر سے ایک دوسرے کو مارنے لگے تھے انکے کچھ لوگ آکر دونوں کو الگ کیا تھا۔۔

"کیا ہو گیا ہے پاگل ہو گئے ہو دونوں دماغ خراب ہو گیا ہے دونوں کا کس بات پر لڑائی ہو رہی ہے۔۔" جعفری صاحب نے دونوں کے بیچ میں آکر غصے میں کہا تھا۔۔

"یہ سوال آپ اپنے بیٹے سے پوچھتے یہ میری بیوی کے پیچھو کیوں پڑ گیا ہے جانتا نہیں یہ وہ میرے نکاح میں ہے میری بیوی ہے لیکن پھر بھی یہ اسکے پیچھو پڑا ہے کیوں پوچھتے اس سے۔۔؟ ڈی اے غصے میں دھاڑا تھا۔۔

"نہیں ہے وہ تمہاری بیوی وہ صرف تمہاری نفرت ہے لیکن میرا عشق ہے میں اسے تم سے حاصل کر کے رہوں گا یاد رکھنا چھوڑو نگا نہیں تمہیں میں۔۔" زید غصے کی شدت میں چلاتے ہوئے اپنے روم میں گیا۔۔
"تم غصہ مت کرو میں اسے سمجھاؤ گا تم اپنا کام کرو۔۔" جعفری صاحب نے ڈی اے کو ٹھنڈا کرنا چاہا۔۔
"یہ آخری بار تھا اگلی بار میں اسکے ساتھ کیا کرونگا یہ آپ بہت اچھے سے جانتے ہیں۔۔!! ڈی اے جعفری صاحب کی آنکھوں میں اپنی سرخ آنکھیں ڈالتا اسے بہت اچھے سے سمجھا گیا تھا وہ غصے سے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔

"یہ لڑکپتا نہیں اور کتنا ذلیل کروائے گا مجھے جانتا نہیں ہے وہ کتنا غصے والا ہے کیا کر سکتا ہے یہ سب اس لڑکی کی وجہ سے ہوا ہے ایک بار اسکا کام ہو جائے اسکے بعد اس لڑکی کو میرے پاس لانا۔!! جعفری صاحب اپنے مینیجر کو بلتا زید کی روم کی طرف بڑھ گیا۔"

⇒

"کیوں اکیلی گھر سے باہر نکلی تھی بولو۔؟ داریاں بے حد غصے میں تھا اسکا بازو پکڑتا خود کے بے حد قریب کرتے سرخ آنکھیں اس پر گاڑتے ہوئے بولا تھا۔"

"دد۔۔ داریاں ہمیں ب۔۔ بھوک لگی تھی اس لئے ہم باہر گئے تھے ا۔۔ اور ہمیں نہیں پتا تھا وہ اتنے برے ہیں۔!! نعل روتے ہوئے اٹک اٹک کر بول رہی تھی اسے داریاں کے غصے سے خوف آرہا تھا۔"

"تمہارا دماغ بہت خراب ہوتا جا رہا ہے کیوں اتنی بیوقوف معصوم بنتی ہو بولو کیوں۔؟ داریاں کی غصے کی شدت میں رگیں تن گئی تھی۔"

"ہم۔۔ ہم۔۔ مم۔۔ معاف۔۔ بس نعل میں اب مزید تمہاری بیوقوفی معصومیت برداشت نہیں کر سکتا ابھی بھی وقت ہے خود کو میچور کرنا سیکھو ورنہ تم میرے ساتھ رہنے کے لائق نہیں ہو سمجھی۔!! داریاں غصے میں اسے دھکے دیتا باہر نکل گیا نعل زمین پر بیٹھے گہری سانس لیتے شدت سے رونے لگی تھی اسے نہیں سمجھ آرہی تھی داریاں کیوں اتنا غصہ کر گیا تھا اسکی آنکھوں میں اسے کیوں اپنے لئے نفرت نظر آئی تھی وہ داریاں کہاں گیا جسے اسنے محبت عشق کیا تھا وہ کہاں گیا جو اسکا اتنا خیال رکھتا تھا کیا ہو رہا تھا اسکے ساتھ وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔"

#Just Believe In Success

"کیسے ہوئی کوئی خاص بات ہے جو سب کو یہاں بلوایا ہے۔؟ ریشا نے بیراج سے ملتے ہوئے سب کو وہاں دیکھ کر کہا تھا۔"

"ایک خاص بات کرنی تھی سب سے کسی خاص انسان کو ملوانا تھا آپ لوگوں سے۔!! بیراج نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔"

"اچھا ایسا کون خاص ہے جس کے ذکر پر تم اتنا خوبصورت مسکرا رہے ہو۔۔؟ رمشا نے طنزیہ انداز میں کہا تھا

--

" I am introducing you my lovely wife today "

" what seriously B "

رمشا شک میں چلائی۔۔

"ریلیکس رمشا تمہیں نہیں پتا بیراج کی شادی ہو چکی ہے دو مہینے ہو چکے ہیں اس بات کو تم باہر تھی اور آج آئی ہو تو تمہیں شک لگنا تو بنتا ہے ہا ہا ہا۔۔!! شان شرارت سے رمشا کے غصے سے چہرہ کو دیکھتا ہوا مزید بولا تھا۔۔

"شی از مائے وائف مائے لائف مسز بیراج۔۔!! بیراج دافیہ کو سب کے سامنے پیش کرتے ہوئے پیار بھری نظروں سے دیکھتا ہوا سب سے ملوایا تھا سب ہی حیرت سے انہیں دیکھنے لگے تھے وہاں کی لڑکیوں کو تو دافیہ پر رشک آ رہا تھا رمشا اپنی پھٹی پھٹی آنکھوں سے دافیہ کے خوبصورت چہرے کو دیکھ رہی تھی جو بیراج کے بازوؤں میں ہاتھ ڈالے خوشی سے سب سے مل رہی تھی۔۔

"نہیں یہ یہ نہیں ہو سکتا یوں تمہیں نہیں چھوڑو گی تمہاری ہمت کیسے ہوئی بیراج پر اپنا حق جتانے کی وہ صرف میرا ہے سمجھی تم تمہیں بیراج سے دور کرنے کے لیے کیا کچھ نہیں کیا تھا میں نے اور تم پھر سے اسکی زندگی میں آگئی میں تمہاری جان لی لوں گی۔۔!! رمشا اپنا آپا کھوتی غصے میں دافیہ کی طرف بڑھتے ہوئے چلائی شان نے جلدی سے اسے پکڑ کر پیچھو کیا تھا۔۔

"تم پاگل ہو گئی ہو وہ میری بیوی ہے میری عزت ہے دوبارہ اگر تم نے اس طرح بات کرنے کی کوشش کی تو میں تمہیں مار دوں گا یاد رکھنا وہ اب میری بیوی ہے میری محبت میرا عشق ہے سمجھی اور کیا کیا ہے تم نے اس کے ساتھ بولو چپ کیوں ہو گئی۔۔؟ بیراج غصے میں دھاڑا۔۔

"تت۔۔ تم بھول گئے اسے ہمارے ساتھ کیا کیا تھا اسے تمہارے دشمن کے ساتھ مل کے ہماری ڈیزائن۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ یو ر ماؤتھ کیا ثبوت ہے تمہارے پاس اسے یہ سب کیا ہے بولو ہے کوئی ثبوت تو لاؤ

میرے پاس دوبارہ اگر میری بیوی پر کوئی بھی جھوٹا الزام لگایا تو بہت برا ہوگا۔!! بیراج نے انگلی اٹھا کر اسے وارننگ دی تھی۔۔

"بیراج تم اس کے لئے مجھے سے کیسے بات کر رہے ہو اور تم نے کیسے یقین کیا اس پر بولو تمہارے پاس کیا ثبوت ہے یا پھر اس نے تمہیں اپنے پیار کے جال میں پھنسا لیا اس لئے تمہیں کچھ نہیں دکھ رہا ہے نہ بولو اس (گالی) چٹاااخ۔۔ بیراج کا ہاتھ اٹھا تھا اس پر اسکے منہ سے دافیہ کے لئے گالی سنتے اسکی برداشت ختم ہو گئی تھی

۔۔۔

"بس بہت ہوا تمہارا تماشایہ لو دیکھ لو کسے کس کو دھوکہ دیا ہے خود ہی دیکھو میرے پیٹھ پیچھو مجھے پر ہی وار کرتی جا رہی تھی تم تمہنے ہمارے بیچ اس دوستی کے خوبصورت رشتے کو ہی بیچ دیار مشا تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں چلو دافیہ۔۔!! بیراج اسے وہ ثبوت جو دافیہ نے اسے دیا تھا دیکھتا ہوا غصے میں بولا تھا اور دافیہ کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکل گیا تھا مشا اس ویڈیو کو دیکھتے ہوئے شرمندگی سے روپڑی تھی شان ایک افسوس بھری نظر ڈالتا آگے بڑھ گیا۔۔

⇒

"بب۔۔ بیراج آپ ٹھیک ہے۔۔؟ دافیہ نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔۔

"پتا نہیں مجھے یقین نہیں آتا مشا نے مجھے دھوکہ دیا اور آج جس طرح اسے تم سے بات کی مجھے بہت برا لگا سوری۔۔!! بیراج آج بہت ہرٹ ہوا تھا مشا کی باتوں سے۔۔

"پلیز بیراج آپ سوری مت کریں اس میں آپکی غلطی نہیں ہے یہ سب ہونا تھا اب بھول جائے۔!! دافیہ نے ہلکی مسکراہٹ سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔۔

"میرے ساتھ چلو گی کہیں دور جہاں بہت سکون ہو خاموشی ہو۔۔؟ بیراج اسے اپنی طرف کھینچتا ہوا سرگوشی میں بولا۔۔

"میں آپکے ساتھ کہیں پر بھی چلوں گی بس آپکا ساتھ میرے پاس ہونا چاہیے ایک جگہ بتاؤں جہاں بہت سکون ہو۔!! دافیہ نے دل سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

"بتاؤ کہاں چلنا چاہیے ہیں۔۔۔ مجھے لگتا ہے میں عمرے پر جانا چاہیے ہیں اس پاک ذات کا شکر ادا کرنا چاہیے جس نے ہمارا اتنا خوبصورت نصیب لکھا ہے وہاں سکون مل سکتا ہے بہت زیادہ میری خواہش ہے میں اپنے ہم سفر کے ساتھ اس خوبصورت سفر پر جاؤ۔۔!! دافیہ جھکی پلوں سے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا تھا میرا ج اسکی بات سے دل کھول کر مسکرایا تھا جک کر اسکا ہاتھ چومتا ہوا ہاں میں سر ہلایا۔۔"

⇒

"حان کیا میں موٹی ہو گئی ہوں۔۔؟ زافا اپنے آپکو آئینے میں دیکھتے ہوئے حان سے پوچھا تھا۔۔"

"موٹی ارے نہیں میری جان تم تو بہت کمزور ہو گئی ہو دیکھو۔۔!! حان مسکرا ہٹ دباتا ہوا اسکے بھرے ہوئے جسم کو دیکھتا بولا تھا۔۔"

"حان ننن آہہہ۔۔۔ زی پاگل ہو کتنی بار منا کیا ہے چلایا مت کرو ہوا نہ درد۔۔!! حان پریشانی سے بھاگتا ہوا اسکے پاس آیا۔۔"

"مجھے ڈانٹو مت اور مجھے اس نے مارا۔۔!! زافا کی آنکھوں میں پانی بھر گیا تھا وہ معصومیت سے کہتی اپنے پیٹ پر حان کا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔"

"بیچ اپنے معصوم باپ کا بدلہ لے رہا ہے دیکھا میری تو آج تک ہمت بھی نہیں ہوئی تمہیں آنکھیں دیکھانے کی اور یہ دیکھو کیسے میری معصوم بیوی کو مار رہا ہے آنے دو باہر پھر دیکھتا ہوا سے میں۔۔!! حان شرارت سے بولتا اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔"

"اچھا سنو میں اب ڈی اے کے ساتھ رہنا ہو گا میرا کچھ کام ہے اس لئے ہم وہاں رہیں گے کچھ دن اسکے گھر پھر ہم واپس آجائیں گے اوکے۔۔!! حان کو ڈی اے کے پاس جانا تھا اس لئے وہ زافا کو بھی ساتھ لیکے جانا چاہتا تھا اسے اکیلا تو چھوڑ نہیں سکتا تھا اس حالت میں۔۔"

"اس کھڑوس کے ساتھ مجھے نہیں رہنا۔۔ وہاں وہ معصوم پیاری لڑکی بھی ہے تمہیں تو وہ پسند ہے نہ۔۔ کیا بیچ میں وہ بھی ہمارے ساتھ ہوگی پھر ٹھیک ہے۔۔" زافا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔"

⇒

"میم یہ کیا کر رہی ہیں آپکے ہاتھ سے خون نکل رہا ہے پلیمیم میں صاف کرنے دیں آپکو تکلیف ہوگی۔!!

ملازمہ النعل کے ہاتھ سے خون نکلتا دیکھ کر گہبرا کے کہا پر النعل تو جیسے اسے سن ہی نہیں رہی تھی۔۔

"تکلیف ہیں تکلیف ہو رہی ہے یہ نئی بات ہے میں تکلیف ہونی چاہیے پتا ہے پتا ہے میں کبھی تکلیف نہیں

ملی کبھی چوٹ لگی تو جلدی سے اسکا علاج کروادیا کبھی تکلیف محسوس کرنے کا موقع نہیں ملا کبھی دکھ تکلیف اپنی

زندگی میں دیکھی نہیں ہم نے اور آج ہا ہا دیکھیے ہم محسوس کر رہیں ہیں میں تکلیف ہو رہی ہے یہ یہ ہاتھ پر کم

ہمارے دل میں زیادہ ہو رہی ہے۔!! النعل اپنے ہاتھ سے بہتے اس خون کو دیکھتے ہوئے بولے جا رہی تھی

کبھی ہنستی تو کبھی روتے ہوئے آنسو تیزی سے بہہ رہے تھے ملازم کو وہ کوئی پاگل ہی لگ رہی تھی جو خود سے

باتیں کرتی جا رہی تھی وہ جلدی سے بھاگتی ہوئی داریاں کے پاس گئی اس دن کے بعد النعل خاموشی سے

سارے کام سیکھنے لگی تھی پھر بھی داریاں کا غصہ کم نہیں ہو رہا تھا وہ اس سے بے رخی سے بات کرتا تھا النعل

سے برداشت نہیں ہو رہی تھی داریاں کی ناراضگی وہ اپنی پوری کوشش کر رہی تھی اسے منانے کی۔۔

"سس۔۔ سر۔۔ وو۔۔ وہ نیچے میم کے ہاتھ سے۔۔ خ۔۔ خون۔۔ نکل رہا ہے میم اپنے آپ سے باتیں

کر رہی ہے وہ مجھے ہاتھ صاف کرنے نہیں دے رہی۔!! ملازمہ نے جلدی سے اپنی بات کہہ دی

"وااٹ تمہیں میں نے اسکا خیال رکھنے کو کہا تھا آرام سے سیکھاؤ اسے یہی کہا تھا نہ۔!! داریاں غصے میں بولتا

نیچے بھاگا۔۔

"انوپاگل ہو گئی ہو یہ کیا کیا ادھر دکھاؤ۔!! داریاں کچن میں آتا اسے سامنے زمین پر بیٹھا ہاتھ پکڑے دیکھتا پریشانی

سے اسکے پاس گیا اسکا ہاتھ پکڑتا دبے غصے میں کہام۔۔

"آ۔ آپ جھوٹ بول رہیں ہے آپکو ہماری فکر نہیں ہے ہم برے ہیں میں کچھ نہیں آتا میں کچھ نہیں آتا میں بابا

کے پاس جانا ہے آپ ہمارے ساتھ نہیں رہنا چاہتے ہیں آپ میں چھوڑ دیں گے آپ ہم سے ناراض ہیں

آااا۔۔۔ بس خاموش کچھ نہیں ہوا مجھے صاف کرنے دو رو نابد کرو۔!! داریاں اسکی شکایات سنتا اسے نرمی

سے خاموش کروایا جانتا تھا اس وقت غصہ کرے گا تو وہ نہیں سمجھے گی۔۔

”آااا کیا کروں جتنی تم سے نفرت کرتا ہوں تم اتنی میرے قریب آتی ہو کیوں کیوں نہیں میں اپنا مقصد نہیں بھول سکتا تمہارے باپ کو سزا دے کر رہوں گا۔!! داریاں اپنے بالوں میں ہاتھ ڈالتا غصے میں غرایا وہ اپنی فیلنگس سمجھ نہیں پار ہاتھ اوہ اپنی نفرت بدلے میں اسے جتنی تکلیف دیتا جا رہا تھا اسے بھی برا لگ رہا تھا کہیں نہ کہیں۔۔

"جی لیکن ہم دونوں چاہتے ہیں آپ لوگ بھی ہمارے ساتھ چلیں ایک فیملی گروپ ماشاء اللہ سے بہت مزہ آئیگا۔۔!! بیراج نے سب کو کہا تھا وہ سب اس وقت رات کا کھانا کھا رہے تھے۔۔

www.kohnovelsurdu.com



ماضی

"حیات ہماری ایک خواہش۔۔!! وہ کھڑکی کے پاس کھڑی باہر دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔
"اور وہ کیا ہے جو ہمیں نہیں پتا۔!! حیات نے پیچھو سے اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے محبت سے کہا تھا

--

"ہم چاہتے ہیں ہمارے بے بی کے آنے کے بعد ہم عمرے پر چلیں ہماری چھوٹی سی پیاری فیملی کے ساتھ کتنا سکون ہو گا وہاں ہم جائیگے نہ۔!! اس نے پیار سے کہتے ہوئے حیات سے پوچھا تھا۔۔
"ان شاء اللہ ہماری بیٹی آجائے خیر سے پھر ہم چلیں گے۔!! حیات سکون سے کہتا اسکا ماتھا چوما۔۔
"بھائی صاحب آپ یہاں کیا کر رہے ہیں گئے نہیں سونے۔!! بی جان حیات صاحب کو باہر اکیلے سوچوں میں گم دیکھتے ہوئے کہا تھا بی جان کی آواز پر حیات صاحب حال میں آئے اس پاس دیکھتے ہوئے جیسے تصدیق چاہی۔۔

"ہاں بس جا رہا تھا کچھ یادوں نے اپنی سوچوں میں لیا تھا آپ بھی سو جائیں۔!! حیات صاحب بولتے آگے بڑھ گئے بی جان انھیں جاتے ہوئے دیکھتے خود بھی چلی گئی سونے۔۔



"انعل نے ہوش آتے ہی اٹھ کر اس پاس دیکھا تو سامنے ہی داریاں نماز پڑھتا ہوا دکھائی دیا انعل نیم مسکراہٹ سے سامنے داریاں کو نماز پڑھتا ہوا دیکھ رہی تھی وہ سلام پھیر تادعا مانگنے لگا وہ محسوس کر سکتا تھا وہ اسکی نظروں کے حصار میں ہے۔۔

"اٹھو کھانا کھاؤ۔!! وہ بہ ظاہر بے رخی سے بولا تھا لیکن اسے فکر ہو رہی تھی اسکی وہ جتنا ظالم بننے کی کوشش کرتا پر کر نہیں پاتا تھا۔۔

"تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا۔؟ وہ اسے ٹس سے مس نہ ہوتے دیکھتا دبے غصے میں بولا تھا اسے معصومیت سے نفی میں سر ہلایا ایسا کرتے ہوئے وہ بہت کیوٹ لگی داریان کو وہ گہرا سانس لیتا تھوڑی دیر اسکی آنکھوں میں دیکھتا پھر اسکے پاس گیا۔"

"اپنے بابا کے پاس جانا چاہتی ہو۔! اسے پانی بھری آنکھوں سے نفی میں سر ہلایا۔"

"ا نعل مجھے غصہ مت دلاؤ بات کرو کیا چاہتی ہوں۔!! داریان کو اسکی خاموشی اچھی نہیں لگ رہی تھی اور غصہ دلا رہی تھی۔"

"آ۔ آپ۔۔ ہم۔۔ ہیں۔۔ نن۔۔ غار پڑھائیں گے ہم۔۔ ہیں۔۔ س۔۔ سکون چاہیے۔۔؟ اسے آج اپنے دھڑکتے دل کے ساتھ دل کی بات کہہ دی وہ روز داریان کو غار پڑھتا دیکھتی تھی وہ کبھی مسجد میں لیٹ ہو جاتا تو ہمیشہ گھر پر پڑھ لیتا تھا یہ عادت اسکی ا نعل کو بہت پسند تھی اسے شرمندگی ہوتی تھی وہ کبھی جمعہ کے علاوہ نہیں پڑھتی تھی اسے تو ٹھیک سے پڑھنے بھی نہیں آتی تھی وہ داریان سے سیکھنا چاہتی تھی اسے داریان سے ایسے تو عشق نہیں تھا کچھ تو خاص بات تھی اس میں داریان خاموش ہو گیا تھا اسکے سوال سے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کہے اتنا تو وہ جانتا تھا انکار تو وہ نہیں کر سکتا تھا کسی کو سیکھانہ تو ثواب کا کام ہے۔"

"کل سے پڑھاؤنگا ابھی اٹھو کھانا کھاؤ۔!! داریان دھڑکتے دل کے ساتھ بولا تھا۔"

"حق۔۔ قرآن پاک بھی وہ وہ ہیں صحیح سے پڑھنا نہیں آتا ہم بہت شرمندہ ہیں ہیں کچھ نہیں آتا۔!! ا نعل بولتے ہوئے دونوں ہاتھ منہ پر رکھتے ہوئے شدت سے رونے لگی تھی اسے اب غصے آتا تھا خود پر کیوں اسے کچھ نہیں آتا کیوں۔"

"تمہارے باپ کا قصور ہے اس نے تمہیں ایسا بنایا ہے اب خاموش ہو جاؤ۔!! داریان اسے دیکھتا قریب ہوتے اسے اپنے حصار میں لیتا چپ کر جانے لگا بے خودی میں اپنے لب اسکے بالوں پر رکھے۔"

⇒

"کب تک ڈیڈ کب تک وہ اسے چھوڑے گا کب اسکا بدلہ پورا ہوگا مجھے وہ چاہیے مجھ سے برداشت نہیں ہوتا میری محبت اسکے پاس ہے۔!! زید غصے میں پاگل ہوتا ہوا غرایا۔"

"بس کچھ وقت صبر رکھو وہ جلد ہی اپنا بدلہ پورا کر لے گا اسکے بعد وہ اس لڑکی کو ضرور چھوڑ دے گا پھر تمہیں جو کرنا ہے کرنا میں کچھ نہیں کہوں گا لیکن ابھی تم اسکے راستے میں آئے تو وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا اسکے غصے کو تم بھی اچھے سے جانتے ہو۔!! جعفری صاحب اپنے بیٹے کے پاگل پن سے پریشان ہو رہے تھے اب اس کا جنون اس لڑکی کے لئے اسے اور بھی غصہ دلانا تھا۔"

"ا نعل حیات صرف زید جعفری کی ہے صرف میری اسے کچھ بھی نہیں ہونا چاہیے ورنہ آپ مجھے بہت اچھے سے جانتے ہیں میں انتظار کرونگا اسکا۔!! زید غصے میں بولتا اپنے روم میں چلا گیا جاتے ہوئے اپنے باپ کو دھکی دینا نہیں بھولا وہ جانتا تھا اسکا باپ کچھ بھی کر سکتا تھا۔"

"دونوں بھوکے شیروں کی طرح پڑے ہیں اس لڑکی کے پیچھو میں کچھ کر بھی نہیں سکتا شٹ۔!! جعفری صاحب غصے میں گلاس دیوار پر مارا۔"

⇒

"ا نعل سے بات ہوئی آپ کی بیٹا۔؟ حیات صاحب بیراج سے پوچھا فکر مندی سے کچھ دنوں سے انکی بات نہیں ہو رہی تھی ا نعل کا فون بند جا رہا تھا۔"

"نہیں چاچو میں خود چاہتا ہوں اس سے بات ہو جاتی تو اچھا تھا ہم جا رہے ہیں اور اس سے بات ہی نہیں ہو پارہی داریاں کا فون بھی آف ہے۔!! بیراج پریشانی سے کہتا تھا۔"

"میرا بھی بہت دل کر رہا تھا ا نعل سے بات ہو جاتی شاید وہ لوگ بھی بڑی ہو کہیں گھومنے نہ گئے ہو۔!! دافیہ نے اپنی سوچ ظاہر کی۔"

"آپ لوگ پریشان نہ ہو سب خیر سے جاؤ میں کچھ دن میں لندن جاؤنگا تو ا نعل سے بات ہوگی پھر آپ لوگوں کی کرواؤں گا آپ لوگ خیر سے جائے بہت سی دعا کرنا ہمارے لئے ا نعل کے لئے۔!! حیات صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا وہ انہیں پریشان نہیں بھیجنا چاہتے تھے وہ سب لوگ اس وقت ایئر پورٹ پر تھے آج بیراج والوں کی فلاٹ تھی۔"

"بھائی صاحب میری بچی سے بات ضرور کروائیے گا اپنی بچی سے ملے بغیر جا رہی ہوں اسکی بہت یاد آئیگی۔۔!!
 بی جان دکھی ہو گئی تھی پھر کچھ باتوں کے بعد سب کی دعاؤں سے وہ لوگ رخصت ہوئے حیات صاحب یہاں
 سے سیدھا آفس گئے وہ کچھ کام جلدی سے ختم کرتے ہوئے لندن جانا چاہتے تھے نعل کے پاس انھیں آج کل
 بہت برے خیالات آرہے تھے۔۔۔"

"ہیلو کون بات کر رہا ہے۔۔؟ حیات صاحب ان جان نمبر دیکھتے ہوئے بولے تھے۔۔"

"تیرا باپ اتنی جلدی بھول گئے اپنے دوست کو بہت افسوس ہوا ویسے حیات شیرازی۔۔!! دوسری طرف
 افسوس بھری آواز آئی تھی۔۔"

"کیا بکواس کر رہے ہو کون ہو تم مجھے کیسے جانتے ہو۔۔؟ حیات صاحب بھڑک اٹھے۔۔"

"آرام سے اتنا غصہ کس بات کا اپنی بیٹی پیاری نہیں تھے۔۔!! فون پر غصے میں طنزیہ آواز آئی۔۔"

"کک۔۔ کیا مطلب۔۔ مم۔۔ میری بیٹی کہاں ہے کون ہو تم بولو میری بیٹی کے ساتھ کیا کیا ہے بول کمینے میں
 تجھے چھوڑوں گا نہیں میری بیٹی کو کچھ بھی ہوا نہ میں تیری جان لے لوں گا۔!! حیات صاحب غصے میں بھڑے
 ہوئے بھڑک اٹھے۔۔"

"اوہ اتنا غصہ اتنی تڑپ بہت سکون مل رہا ہے تمہارے اندر کی تڑپ کو جگہ کر لیکن آج کے لئے اتنا کافی ہے
 باقی اگلی بار ویسے میرا نام ڈی اے ہے اگلی بار نام سے بلانا۔!! وہ وارننگ دیتا کال کٹ کر گیا تھا حیات صاحب
 غصے میں پاگل ہوتے جا رہے تھے انھیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا ہو رہا ہے انکے ساتھ وہ اپنی بیٹی کو کھونا نہیں
 چاہتے تھے بہت بار وہ داریاں نعل کا نمبر ملا کر چیک کر چکے تھے لیکن کوئی جواب نہیں وہ پریشان ہوتے ہوئے
 رو پڑے تھے کچھ گناہوں کی سزا آپکو اسی دنیا میں مل جاتی ہے۔۔"

⇒

"کیا چاہتے ہو کیوں بلایا ہے۔۔؟ زید نے ڈی اے کو غصے میں دیکھتے ہوئے کہا تھا اے۔۔"

"تم کیا چاہتے ہو کیوں میری بیوی کے پیچھو پڑے ہو میں یہاں آج تمہیں لاسٹ وارننگ دینے آیا ہوں اب
 تم مجھے اسکے آس پاس بھی نظر نہ آؤ۔!! ڈی اے نے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔"

"ہا ہا کمال کے بندے ہو بیوی سیریلی بدلہ لے رہے ہونہ تم چوڑ دو گے اسے پھر کیوں ہو رہی ہے تکلیف تمہیں۔۔!! زید نے قہقہہ لگایا تھا اسے جلانے کے لئے۔۔

"تمہیں کس نے کہا میں اسے چوڑ دوں گا اس کا مطلب تم انتظار میں بیٹھے ہو ہا ہا پھر یاد رکھنا اسے تو میں اپنی آخری سانس تک نہیں چوڑوں گا جب تک ڈی اے ہے تب تک نعل داریاں خان ہے اسے حاصل کرنے کے خواب دیکھنے چوڑ دو۔۔!! ڈی اے طنزیہ ہنستا اسے مزید جلایا تھا۔۔

"تمہارا یہ پلین نہیں تھا تم اسے چوڑنے والے تھے میں اسے تمہارا ہونے نہیں دوں گا وہ صرف میرے۔۔۔ کینے دوبارہ اگر بولا تو جان لے لوں گا تمہاری وہ صرف میری ہے سن میری ہے ڈی اے داریاں حیدر خان کی ہے وہ۔۔!! زید غصے میں بولتا آگے کچھ لیکن ڈی اے نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر پیچ مارا بدلے میں زید نے بھی وار کیا دونوں پھر سے لڑنے لگے تھے لیکن ان کے آدمیوں نے آکر انہیں الگ کیا۔۔

"تو کیا سمجھتا ہے تو اسے تکلیف دیگا وہ پھر بھی تیرے ساتھ رہے گی نہیں دیکھنا وہ بھاگ جائے گی تیری قید سے میں اسے حاصل کر کے ہی رہوں گا پر سہی وقت پر ابھی کر لے جو کرنا چاہتے ہو میں واپس آؤں گا۔!! زید اپنی آخری بات کہتا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔

"ااا آہ شٹ کیوں کیا نعل حیات ایسا کیوں آ نیسیسی۔!! ڈی اے غصے میں ٹیبل سے چیزے پھینکتا غصے میں ہاتھ اپنے بالوں میں پھیرنے لگا تھا۔۔

⇒

KOH NOVELS - URDU

ماضی؛

"یار حیدر کہاں رہ گئے تھے کب سے تجھے پوری یونی میں ڈھونڈ رہا تھا۔؟ حیات حیدر کے گلے لگتے ہوئے کہا تھا۔۔

"یار وہی کام لیکن تمہیں تو کوئی پروا نہیں ہے تم جانتے ہو ہم سب نے مل کر یہ کام سٹارٹ کیا ہے اب سیریس ہو کر ساتھ دو۔!! حیدر ناراضگی سے بولا تھا۔۔

"اچھا میرے باپ کرتے ہیں سیریس ہو کر کام اب پڑھائی کے ساتھ کام سٹارٹ تو کیا ہے لیکن ہم جلدی نہیں کر رہے۔!! حیات کو لگا پڑھائی کے بیچ ان لوگوں نے جو بزنس سٹارٹ کیا ہے وہ صحیح نہیں۔۔۔"

"تجھے نہ کوئی مسئلہ ضرور ہے جب سے کام سٹارٹ کیا ہے خرے نہیں ختم ہوتے بیٹا ہم سب نے مل کر کام میں پیسے لگائے ہیں اگر ہم پڑھائی کے ساتھ ابھی اپنا بزنس سٹارٹ کریں گے سوچو کس بلندیوں پر پہنچ جائے گے۔۔۔"

مصطفیٰ نے پوری بات سمجھائی وہ ان چار دوستوں میں سمجھدار پڑھائی میں سیریس تھا حیدر بھی اسکی طرح تھا بس حیات اور فرحان مستی مذاق بہت کرتے تھے یہ ان چاروں کا گروپ تھا یہ لوگ بزنس پڑھ رہے تھے چاروں نے سوچا پڑھائی کے ساتھ کیوں نہ کچھ کام شروع کریں جو وہ لوگ ساتھ مل کر چلائیں۔۔۔

"یہ لوں۔۔۔ یہ کیا ہے۔۔۔ مجھے بھی دکھاؤ۔۔۔ پر یہ ہے کیا بتا تو صحیح فرحان۔۔۔؟ فرحان نے کچھ پیپر ز آکر انھیں دے سب اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔"

"یہ ہمارے بزنس کھولنے کے لئے جگہ ہے یہاں ہم شام کے ٹائم اپنا کام کریں گے چلو کوئی اچھا سا نام سوچتے ہیں۔۔۔ واہ یار یہ تو کمال کر دیا۔۔۔ پہلے کلاس لیتے ہیں اسکے بعد سوچتے ہیں باقی چیزیں چلو شبا بش۔۔۔ حیات سب کو بولتا آگے بڑھ گیا وہ لوگ بھی ہنستے ہوئے پیچھو گئے چاروں کی دوستی سکول ٹائم سے تھی اس لئے وہ لوگ ایک دوسرے کو بہت اچھے سے سمجھتے تھے۔۔۔"

⇒

حال؛

"حان ہم صبح بھی تو آسکتے تھے ابھی رات کو آنا ٹھیک تھا۔۔۔ زافا کو اچھا نہیں لگا تحارات کو آنا وہ بھی اس کھڑوس کے گھر۔۔۔"

#Just Believe In Success

"میری جان صبح مجھے جلدی نکلنا ہے اس لئے ہم ابھی آئے ہیں اب چلو آؤ آرام کرو صبح بات کرنا۔!! حنان اسے لیکے اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔"

⇒

ماضی؛

"فانتلی آج ہم کامیاب ہو گئے ہم چاروں نے مل کر اپنا وعدہ پورا کیا ایک ساتھ بزنس سٹارٹ کرنے کا۔۔" حیات نے مسکراتے ہوئے خوشی سے کہا تھا۔۔

"ماشاء اللہ بہت خوشی ہو رہی ہے آج سے ایک اور وعدہ کرتے ہیں ہم ایک دوسرے کے ساتھ ایمانداری سے کام کریں گے ایک دوسرے کو کبھی دھوکہ نہیں دیں گے۔۔؟ حیدر نے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔۔

"وعدہ آگے بھی ساتھ کام کرتے رہیں گے۔۔!! چاروں نے مل کر وعدہ کر لیا تھا پر یہ وعدہ کب تک چلنے والا تھا یہ تو وقت بتائے گا۔۔

"وقت کا کام تھا گزرنہ اور اسی تیزی سے وقت گزرنا سب نے مل کر پڑھائی کے بعد کام شروع کر دیا تھا حیدر فرحان نے یونیورسٹی میں ہی اپنی لائف پارٹنر پنڈ کر کے شادی کر لی تھی حیات مصطفیٰ نے ابھی تک شادی نہیں کی تھی ان سب کا بہت اچھا کام جا رہا تھا وہ لوگ ایک دوسرے کے گھر فیملی کو بہت اچھے سے جانتے تھے آتے رہتے تھے فرحان حیدر حیات مصطفیٰ کو بہت تنگ کرنے لگے تھے وہ لوگ بھی اب شادی کر لے لیکن وہ ابھی اپنے کام پر دھیان دینا چاہتے تھے۔۔

⇒

السلام علیکم بھابی کیسی ہیں آپ اور یہ حیدر کہاں ہے کال کر رہا تھا میں اسے اٹھا نہیں رہا تھا۔۔؟ حیات حیدر سے ملنے اس کے گھر آیا تھا کچھ کام سے۔۔

"ہاں وہ جلد بازی میں اپنا فون ہی بھول گئے ہے۔۔۔ کیوں کہاں جا رہا تھا۔۔۔ وہ اپنی بہن کو لینے گئے ہے آج پڑھائی کے لئے باہر گئی تھی آج واپس آرہی ہے اس لئے حیدر خوشی میں بھاگے چلے گئے تھے۔۔!! مسز حیدر نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔

"اچھا داریاں بھی ساتھ گیا ہو گا اوکے میں چلتا ہوں آپ اسے بتا دینا مجھے کال کرے کچھ کام تھا۔۔!! حیات بولتا جانے لگا مسز حیدر نے بہت کمارک جاؤ پر اسے جلدی تھی واپس جانے کی اس لئے باہر نکل گیا تھا سامنے ہی حیدر کی گاڑی نظر آئی۔۔

"السلام علیکم آپ کون۔۔۔۔۔م میں حیدر کا دوست آپ۔۔۔اچھا، انکی چھوٹی بہن انعم خان۔۔!! انعم کے سوال پر حیات نے ہوش کی دنیا میں آتے جواب دیا تھا انعم مسکراتے ہوئے جواب دے کر آگے بڑھ گئی۔۔

"السلام علیکم چاچو کیسے ہیں آپ۔۔۔وعلیکم السلام ٹھیک آپ سناؤ کیسے ہو ماشاء اللہ بہت بڑے پیارے ہو گئے ہو۔۔! حیات داریان کو پیار کرتا اندر گیارہ سال کا خوبصورت گول مٹول بالکل اپنے باپ جیسا تھا۔۔

⇨

"ہاں یہ تو اچھی بات ہے پھر ہمیں بھی بہت دھیان دینا چاہیے جو کہ ہم بہت کم دے رہے ہیں کتنا کہتے ہیں مصطفیٰ حیدر ہمیں لیکن ہم ہے کم نہ پھر نہ بس۔۔!! حیاتِ انعم کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ فرحان کے بولنے پر اس نے اپنی سوچ حاضر کی وہ اور فرحان بہت کم ہوتے تھے کام پر دونوں کا دھیان بہت کم ہونے لگا تھا۔۔

وقت گزر رہا تھا حیاتِ انعم کی وجہ سے بہت جانے لگا تھا حیدر کے گھر اسے انعم پہلی نظر میں ہی بہت پسند آگئی تھی اب اسے انعم کے دل میں اپنے لئے جگہ بنانی تھی اس کا زیادہ جانا انعم سے تھوڑی بہت بات ہو جانا ایسے میں دونوں کی کافی اچھی بات چیت ہونے لگی تھی انعم کو بھی حیات پسند آنے لگا تھا اس وقت حیات کا کام پر توجہ دینا بہت کم ہو گیا تھا لیکن حیدر اور مصطفیٰ بہت محنت کر رہے تھے کام پر اپنے ایک دن حیات نے اپنے ماں باپ کو انعم کے گھر بھیج دیا اس بات سے سب بہت خوش ہوئے تھے دونوں فیملی ایک دوسرے کو بہت اچھے سے جانتی تھی اس لئے کسی کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا کچھ دن بعد انکی شادی کی ڈیٹ رکھ دی تھی۔۔

⇒

"تم جانتی ہو تمہیں پانے کے لئے کتنی محنت کی ہے میں نے۔۔!! حیات النعم کو پیچھو سے حصار میں لیتا محبت سے بولا تھا۔۔"

"اچھا جناب آپ نے اکیلے نہیں کی ہماری ہاں کی وجہ سے بھی ہوا ہے کچھ ورنہ بھائی نے تو بتایا تھا آپ بہت مستی کرتے ہیں سیریس بندے نہیں ہے۔۔؟ النعم نے مسکراہٹ دبا کر کہا تھا۔۔"

"اس کمینے کو تو میں نہیں چھوڑو گا میری تعریف کرنی نہیں آتی تو معزتی تو نہ کریں وہ بھی میری محبت سے۔۔!! حیات نے ہلکے غصے میں کہا تھا۔۔"

"اچھا بس میں داریان کی یاد آ رہی ہے چلے ملنے اور میرا دل بھی کر رہا ہے کچھ اچھا کھانے کو۔۔۔ اوکے جناب چلتے ہیں اب تو میری پیاری بیوی کی فرمائش جو ہے اب۔۔!! انہوں نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔"

وقت کے ساتھ انکی محبت اور گہری ہوتی جا رہی تھی النعم تو حیات سے عشق کرنے لگی تھی اسے حیات کی عادت ہو گئی تھی حیات اب اس پر کام پر دھیان دینے لگا تھا چاروں کی دوستی بہت اچھی تھی انکی بیویا بھی اچھی تھی بس فرحان کی بیوی کو لالچ ہونے لگی تھی وہ دن رات فرحان سے کہنے لگی تھی اسے اپنا بزنس الگ کر دینا چاہیے کیوں کہ اسے لگتا تھا وہ لوگ اور بھی زیادہ کامیاب ہو سکتے ہیں فرحان بھی اسکی باتوں میں آنے لگ گیا تھا آئے دن وہ ان سب سے روڈ بات کرنے لگا تھا ایک دن اسکی لڑائی ہو گئی تھی حیدر سے تب سے اسے حیدر پر اور بھی غصہ آنے لگا تھا حیات حیدر کے بہت قریب ہو گیا تھا یہ بات اسے برداشت نہیں ہو رہی تھی اس لئے اسے سوچ لیا تھا حیات کو حیدر سے دور کرنے کا ویسا ہی ہو اوہ حیات سے بہت ملنے لگا اسے حیدر کے خلاف بھڑکانے لگ گیا تھا تھوڑا تھوڑا کر کے حیات بھی حیدر سے بیچٹ کرنے لگا تھا گھر آکر وہ النعم سے کہتا تھا النعم پریشان ہو گئی تھی ایسا کیوں ہو رہا تھا انکے ساتھ ان سب کے بیچ اتنی اچھی دوستی تھی پھر کس کی نظر لگ گئی تھی انہیں النعم اپنے بھائی سے کچھ کہتی تو وہ ہمیشہ اسکے لئے حیات سے جھگڑا ختم کر لیتا کیوں کہ اسے اپنی بہن بہت عزیز تھی ایک ہی بہن تھی اسکی جان تھی وہ۔۔۔"

⇒

"مجھے لگتا ہے میں اب اپنا بزنس الگ کر دینا چاہیے۔۔؟ حیات کو یہ بات فرحان نے کہی تھی اسے لگا وہ صحیح کہہ رہا ہے روز روز کے جھگڑوں سے اچھا ہے ایک ہی بار میں الگ ہو جائے۔۔"

"یہ کیا کہہ رہے ہو پاگل ہو گئے ہو ہم سب نے مل کر کتنی محنت سے یہ بزنس ایک ساتھ سٹارٹ کیا ہے اب الگ ہو جائیں فرحان بھی لڑ کر اپنا حصہ لیکے الگ ہو گیا تھا اور اب تم۔۔!! مصطفیٰ نے غصے میں کہا تھا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی یہ لوگ ایسا کیوں کر رہیں ہے۔۔۔"

"تمہیں یہ سب فرحان نے کہا ہے نہ تم اسکی وجہ سے کر رہے ہو نہ کیا ملے گا تمہیں یہ سب کر کے بولو۔۔!!"

حیدر کی آج بس ہو گئی تھی اتنے دنوں سے اسکے خسرے برداشت کر رہا تھا صرف اپنی بہن کی وجہ سے۔۔

"کیوں میرے پاس کوئی دماغ نہیں ہے میں خود کچھ سوچ نہیں سکتا اور کیا ہو گیا اگر الگ اپنا کچھ کرنا چاہتا ہوں تو کیوں تم یہ سب اکیلے لیکے بھاگنا چاہتے ہو مت بھولو ہم بھی حصہ دار ہیں۔۔!! حیات نے غصے میں آگے بڑھ کر کہا تھا۔۔"

"اگر مجھے بھاگنا ہوتا تو بہت پہلے ہی لیکے بھاگ جاتا لیکن تم نے کیا کیا ہے بولو یہاں جتنی محنت میں نے اور مصطفیٰ نے کی ہے اس حساب سے ہم دونوں کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے تم نے کیا کیا ہے کبھی کبھی آفس آکر احسان کرتے تھے ہم پر اور اب بار بار کا حصہ کبھی نہیں ملے گا تم نے فرحان نے بہت دھوکہ دیا ہے مجھے اب نہیں تمہیں تمہارا حصہ چاہئے مل جائے گا جتنا ہے برابر کا کبھی نہیں۔۔۔ حیدر نے بے حد غصے میں فیصلہ سنایا تھا دونوں غصے میں دیکھتے ہوئے چلے گئے تھے انکے جاتے فرحان آیا تھا۔۔"

"دیکھا میں نے کہا تھا نا وہ سب کچھ خود لینا چاہتا ہے اب دیکھ لیا نہ یہ سب ہم نے بھی محنت کی لیکن اسے نظر نہیں آئی میں تو تھوڑے حصے میں خاموش ہو گیا تھا تم اپنا پورا حصہ لینا مت بھول نہ۔۔!! فرحان شیطانی مسکراہٹ سے بولا تھا۔۔"

"وہ کمینہ کبھی نہیں مانے گا وہ بول کر گیا ہے نہیں دیکھا لیکن میں بھی اسے نہیں چھوڑوں گا لیکن میں کیا کروں وہ اپنا فیصلہ بدل دے۔۔!! حیات نے غصے میں ٹیبل پر سے ساری چیزیں گرا دی تھی۔۔"

سن رہا تھا اس وقت داریاں کھڑکی سے کھڑا سب دیکھ سن رہا تھا اسے حیات پر بہت غصہ آیا پروہ کچھ نہیں کر سکتا تھا وہ اپنی آنی کو گر تادیکھتا چلاتے ہوئے نیچے بھگا۔۔۔

⇒

"یہ کیا بکواس کی ہے اسنے ایسے چھوٹی چھوٹی باتوں پر رشتے ٹوٹے ہیں اسکا دماغ خراب ہو گیا ہے اور کچھ نہیں افسوس ہوتا ہے اسکی دوستی پر۔۔!! حیدر کو بہت غصہ آرہا تھا حیات پر۔۔۔"

"پلیز بھائی اسکی بات مان لے میرے لیے ورنہ وہ ہیں چھوڑ دینگے ہماری بیٹی سے بھی ملنے نہیں دینگے بھائی پلیز ہم انکے نعل کے بغیر مرجائے گیں۔ بھائی پلیز۔۔۔ انعم انعم کیا ہوا تمہیں۔۔!! انعم روتے ہوئے بے ہوش ہو گئی تھی حیدر نے پریشانی سے اسکو جلدی سے اٹھایا۔۔۔"

⇒

"آنی انوکھاں ہے آپ رو کیوں رہی ہیں۔۔؟ وہ نو سالہ بچا کل سے اپنی جان سے پیاری پھوپھو کو روتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔"

"نعل نعل کہاں ہے اسے لے آؤ نہ داری مجھے میری بیٹی چاہیے پلیز اپنے بابا کو بولوں نہ اسے لے آئے ہم مرجائیں گے انکے بغیر۔۔!! وہ شدت سے روتے ہوئے بولی۔۔۔"

"آنی آپ رونابند کریں میں لے آؤں گا اسے آپ پلیز رونا نہیں میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں آپ ایسے مت روئے۔۔!! داریاں سے اپنی آنی کا رونا برداشت نہیں ہو رہا تھا وہ خود سے عہد کرنے لگا وہ اپنے بابا سے بات کرے گا۔۔۔"

"بابا آپ آنی کی بات کیوں نہیں مان رہیں ہے وہ بہت رو رہی ہے انوکھ لے آئے نہ۔۔!! داریاں نے روتے اپنی آنی کے لئے بولا تھا۔۔۔"

"کچھ سمجھ نہیں کیا کروں میں ہر بار اسکی ضد کو پورا کرنا کون سی سمجھداری ہے بولو آج یہ کیا ہے کل کچھ اور کرے گا پھر کیا کرونگا میں بولو تم لوگ۔۔!! حیدر پریشانی میں بولا تھا اسکی بیوی اور داریاں کو اسکی بات بالکل صحیح لگی تھی پورے گھر میں پریشانی کا عالم تھا۔۔۔"

⇒

"میں یہ نہیں کرنا چاہتا ہوں ان سب میں انعم کی کوئی غلطی نہیں لیکن حیدر کی وجہ سے میں اسے وہ سزا دے رہا ہوں جس کی وہ حقدار نہیں ہے۔۔!! حیات انعم کے لئے بہت پریشان ہو رہا تھا غصے میں تو اسے فیصلہ لے لیا تھا پر اب وہ پچھتا رہا تھا پر اپنی ضد سے پیچھو بھی نہیں ہٹ رہا تھا۔۔"

"دیکھ تو پریشان مت ہو کچھ غلط نہیں کیا تو نے جو بھی ہوا ہے صحیح ہوا ہے اور بس دیکھ کیا کرتا ہے وہ ابھی تو زیادہ پریشان مت ہو۔!! فرحان مسکراتے ہوئے اسے سمجھا رہا تھا جس میں وہ کافی کامیاب بھی ہو گیا تھا پھر سے اسے بھڑکانے میں۔۔"

"مجھے لگتا ہے میں کچھ اور بھی کرنا چاہیے۔۔ کیا مطلب کیا کرنا چاہیے اب۔۔ دیکھ میری بات غور سے سن میں اسے تھوڑا دھمکانہ چاہیے کیوں کہ تم اور میں جانتے ہیں وہ اتنی جلدی راضی نہیں ہو گا ہماری بات ماننے کے لئے ایک ہفتہ ہو گیا ہے لیکن وہ ابھی تک خاموش ہے۔!! فرحان بہت برین واش کرنے لگا تھا حیات کا وہ بھی اسکی باتوں میں آنے لگا تھا پھر دونوں نے مل کر ایک پلین بنایا تھا۔۔"

⇒

"آنی پلیز چلیں باہر ہم گھومے گے بہت مزہ آئیگا پلیز میرے لیے چلے نہ۔!! داریان بہت محبت سے اسے منارہا تھا وہ ہمیشہ سے اس سے زیادہ قریب تھا انعم کو ایک ہفتہ ہو گیا تھا یہاں آئے ہوئے اب وہ تھوڑی خاموش ہو گئی تھی اپنے بھائی سے وہ ناراض تھی بات نہیں کرتی تھی روزرات کو وہ اس رب کے سامنے روتی تھی داریان اس کے ساتھ رہتا تھا وہ دن رات اپنی آنی کو ترپتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔"

"آنی مجھے حیات چاہو اچھے نہیں لگتے ہیں وہ بہت رولاتے ہے آپ کو۔!! داریان کو حیات کا اس دن انعم کے ساتھ رویہ یاد آیا۔۔"

#Just Believe In Success

"ایسے نہیں کہتے آپ چھوٹے ہیں سمجھتے کچھ وہ اچھے ہے بس وقت حالت انسان کو بدل کر رکھتے ہیں اچھا چلو کہاں جانا ہے۔!! انعم داریان کی خاطر اس کے ساتھ باہر جانے کے لئے راضی ہوئی تھی وہ سب گاڑی میں بیٹھ کر باہر جانے لگے تھے آج تھوڑا موڈ اچھا تھا سب کا کیوں کہ داریان کی برتھڈے تھی آج تو وہ لوگ باہر جا رہے تھے حیدر نے سختی سے کہہ دیا تھا وہ اتنی جلدی حیات کی بات نہیں مانے گا اس وجہ سے خاموشی ہو گئی تھی

انعم نے بات کرنی بند کر دی تھی حیدر اسکا خیال بہت اچھے سے رکھ رہا تھا وہ جانتا تھا یہ باتیں کچھ ٹائم کے لئے ہے پھر سب صحیح ہو جائے گا حیات اپنی غلطی مان لیگا جلدی ہی وہ اسکی بہن کو لے جائے گا وہ اپنی ہی سوچ میں تھا کہ سامنے۔۔

"- ڈیڈ سامنے دیکھے بھائی حیدر ٹھاااا۔۔!! سب کی چیخ سے ایک زوردار دھماکہ ہوا تھا سامنے سے آتی ٹرک نے زور سے وار کیا گاڑی جو کہ جنگ کی سائیڈ تھی اس پار ہوئی تھی گاڑی کے الٹ ہونے سے داریاں اپنی سائیڈ سے گر چکا تھا اس جنگل میں باقی سب بیلٹ کی وجہ سے اس گاڑی میں ہی تھے وہ سیدھی کھائی میں گری ایک زوردار دھماکہ کے ساتھ داریاں کا بیلٹ کھولا ہونے کی وجہ سے وہ گر گیا تھا۔

⇒

"یس کام ہو گیا ہے۔۔!! فرحان فون پر دوسری طرف خبر سنتا خوش ہوا تھا۔۔

"پتا نہیں کیوں میرا دل گھبرا رہا ہے زیادہ چوٹ تو نہیں آئی نہ اسے تم نے کہا تھا ہم چھوٹا سا ایکسیڈنٹ کروائے گئیں۔۔

"تم پریشان مت ہو کچھ نہیں ہوا ہے بس اسکا دماغ ٹھکانے لگانا تھا۔۔

"ہاں بولو کیا ہوا کیا اایہ یہ کیا بکواس کر رہے ہوں اا۔ ایسا۔۔ رک۔۔ کچھ نہیں ہو سکتا آ۔ انعم نہیں۔۔ کیا ہوا حیات کس کا فون تھا۔۔۔ تم تم نے کہا تھا چھوٹا سا صرف حیدر کا لیکن اسکی پوری فیملی کے ساتھ تو نے میں نے یہ کیا کر دیا۔۔!! حیات فون پر دوسری طرف خبر سنتا غصے میں فرحان پر چلایا تھا انکی ایک غلطی نے انکی پوری زندگی برباد کر دی تھی۔۔

#Just Believe In Success

"کون ہو تم۔۔!! جعفر نے سامنے اس نو سالہ بچے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

"مم۔۔ میں داریاں حیدر خان ہوں مجھے اپنے بابا کے پاس جانا ہے میں کہاں ہوں۔۔!! داریاں نے ڈرتے ہوئے کہا اسے سامنے بیٹھے شخص سے خوف آ رہا تھا۔۔

"تمہارے ماں باپ مر گئے ہے کیا تمہیں یاد نہیں تم لوگوں کے ساتھ کیا ہوا تھا تمہیں وہاں سے میرے ایک آدمی نے ہسپتال پہنچایا تو تم بچ گئے ہو اب تمہاری زندگی ہماری ہے تو آج سے تم ہمارا کام کرو گے۔!! جعفر نے مسکراتے ہوئے سخت لہجے میں کہا تھا۔

"نہیں تم جھوٹ بول رہے ہو میرے بابا والے زندہ ہے ہم لوگ گھومنے جارہے تھے میں یہاں نہیں رہونگا بھاگ جاؤنگا۔!! داریان کو غصے آیا تھا اس سامنے بیٹھے شخص پر۔

"ابھی کمزور بچا ہے اسے مضبوط بناؤ پھر بات کریں گے بچے۔!! جعفر بولتا اسے اندر لے جانے کا حکم دیا تھا داریان ایک گنگ کے ہاتھوں لگ چکا تھا اس پر دن رات ظلم کرتے اسے اور بھی زیادہ مضبوط بناتے تھے وقت کے ساتھ وہ خاموش ہو گیا تھا اسکا غصہ بہت تیز تھا وہ بہت کم اپنا غصہ ظاہر کرتا تھا جعفر نے اس کے بارے میں بہت کچھ پتا لگوایا تھا اسے جب معلوم ہوا اس کے ماں باپ کا قتل ہوا ہے تو اسنے اس بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے داریان کو بہت کچھ سمجھایا اسے اپنے بدلے کے لئے تیار کیا داریان کو جب پتا چلا یہ سب کس نے کیا ہے تب اسے حیات شیرازی سے بے انتہا نفرت ہونے لگی تھی اسے جعفر سے کہا وہ پڑھنا چاہتا ہے ساتھ اس کے کام میں بھی ہاتھ بڑھائے گا وقت گزر تا جا رہا تھا داریان نے اپنی پہچان چھپانے کا سوچا اور اپنا نام اس گینگ میں ڈی اے رکھ دیا ڈی اے حیات شیرازی کی بیٹی انل کار کھا تھا اسنے اسے جب بھی کوئی ڈی اے بولتا اسے اپنا آپ یاد آتا اسے اپنی نفرت بدلہ یاد آتا تھا وہ جعفر کے ساتھ رہنے لگا تھا جعفر کا بیٹا زید دونوں کے بیچ بہت لڑائی جھگڑے ہونے لگتے تھے پھر دھیرے دھیرے انکی دوستی ہونے لگی ساتھ پڑھنا لکھا شروع ہوا تھا لیکن جب بھی گینگ میں ڈی اے کو زیادہ عزت مان دیا جاتا تھا اسے اور بھی غصہ آنے لگا تھا اس طرح زید پھر سے اس سے دور ہو گیا تھا اور اب تو انکے بیچ ایک لڑکی آگئی تھی جس سے ایک کو تو نفرت تھی تو دوسرے کو عشق ہو گیا تھا داریان انکی گینگ کا آدمی ضرور تھا وہ صرف بڑی ڈیل کرتا تھا اس کے ساتھ اسنے اپنا ایک بزنس سٹارٹ کر دیا تھا خان اسی دوران اسے ملا تھا جب وہ جعفر کے قید میں گیا تھا وہ بھی اٹھایا گیا تھا داریان لڑکیوں والے نشے میں کام نہیں کرتا تھا وہ صرف بزنس ڈرگ ڈیلنگ کرتا تھا۔

⇒

حال؛

"تت۔۔ تم کون ہو اور مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔۔!! فرحان صاحب اس بند روم میں قید سیاہ فام نوجوانوں کو دیکھتا خوف سے بولا تھا۔۔

"ہم کون ہے بہت جلد بتادیں گے تجھے اتنی جلدی بھی کیا ہے۔۔!! وہ شخص قہقہہ لگا اٹھا اس کے خوف سے چہرے کو دیکھتے ہوئے۔۔

⇒

"یہ ہے خان اور یہ زافا اسکی بیوی خان میرے بھائی کی طرح ہے مطلب بھائی سمجھو اور یہ النعل داریان خان میری بیوی۔۔!! ڈی اے نے خان زافا سے النعل کو ملاتے ہوئے کہا تھا۔۔

"تم بہت پیاری ہو اپن مم مطلب مجھے بہت اچھی لگی تم۔۔!! زافا نے النعل کے معصوم خوبصورت چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔۔

"آپ بھی بہت پیاری ہو۔۔!! النعل نے اسکے بھرے ہوئے جسم کو دیکھتے ہوئے کہا اسے زافا بہت پیاری لگی تھی خوبصورت نین نقش والی بھرا ہوا جسم وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔

"اچھا اب چلیں دیر ہو رہی ہے ہیں ڈی مم مطلب داریان چلو۔۔!! خان نے جلدی میں بولتے ہوئے کہا ڈی اے وہ النعل کے سامنے نہیں بول سکتا تھا ڈی اے کی گھوری سے وہ جلدی سے باہر بھاگا۔۔

"آ۔ آپ بیٹھیں کیا آپ کچھ کھائیں گی۔۔ نہیں تم بیٹھو میرے پاس ویسے ایک بات بتاؤ تمہیں اس کھڑوس میں ایسا کیا دکھا جو شادی کر لی۔۔!! زافا نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا اسے داریان بہت کھڑوس لگتا تھا۔۔

"نہیں وہ کھڑوس نہیں ہے وہ بہت اچھے ہیں یہ بے بی کب آئیگا۔۔!! النعل نے مسکراتے ہوئے کہا اسے داریان کو کھڑوس کہنا اچھا نہیں لگتا تھا۔۔

"یہ دعا کرو جلدی آجائے بہت تنگ کر رکھا ہے اسنے اور اسکے باپ نے بھی۔۔!! زافا نے مسکراتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔۔

"بابا یہ تو ابھی آیا ہی نہیں آپ نے ایسا کیوں کہا۔!! زافا کی بات پر النعل نے قہقہہ لگا کر زافا نے اسکی معصوم چہرے پر خوبصورت ہنسی دیکھتے ہوئے دل میں ماشاء اللہ کہا تھا وہ واقعہ بہت پیاری تھی۔۔"

"آپ لوگ اب یہاں رہیں گے نہ ہم روز بات کریں گے اوکے دوست۔!! النعل نے مسکراتے ہوئے دوستی کے لئے ہاتھ بڑھایا اسے زافا بہت اچھی لگی تھی۔۔"

"ہیں کہاں جانا ہے اب تمہارے ساتھ ہی رہیں گے پیاری ڈول بابا۔!! زافا کو اسکی معصومیت پر بہت پیار آیا تھا۔۔"

"آپ بیٹھیں ہم نماز پڑھ کر آتے ہیں ایک بات بتائیں آپکو ہمیں نماز قرآن پڑھنا داریاں سکھا رہے ہیں ہمیں اتنا نہیں آتا تھا اب بہت سکون ملتا ہے ہم بہت کچھ سیکھ گئے ہیں داریاں کے ساتھ رہ کر اس لیے تو ہمیں اس سے عشق ہے وہ بہت اچھے ہے۔۔"

"کاش وہ بھی تم سے اتنی محبت کرے جتنی تم کرتی ہو معصوم لڑکی۔!! زافا نے اسے جاتے ہوئے دیکھتے کہا تھا۔۔"

⇔

"دو۔۔ داریاں ہمیں بب۔۔ بابا سے بات کرنی ہے بہت دن ہو گئے ہیں ان سے ملنا ہے پلیز۔!! النعل نے نم آنکھوں سے کہا تھا۔۔"

"نہیں کرو اس کتاب جاؤ یہاں سے۔!! داریاں سرد لہجے میں کہتا لیپ ٹاپ میں جھک کر کام کرنے لگا۔۔"

"پپ۔۔ پلیز آ۔ آپ ایسے کک۔۔ کیوں کر رہیں ہے۔!! النعل کی آنکھ سے آنسوؤں نکلے تھے اسکی بے رخی سے بات کرنے پر۔۔"

"کیوں کر رہا ہوں (داریاں ہنستا تھا) سزا دے رہا ہوں تمہارے باپ کو تم کو تمہارے پورے خاندان کو جس نے ایک معصوم کا گھر برباد کر دیا تھا کسی کو بھی اس پر رحم نہیں آیا تھا ایک ماں کو اسکے بچے سے الگ کرتے ہوئے بولو آا اہہ۔!! داریاں غصے کی شدت میں دھاڑا تھا النعل کا بازو اپنی سخت گرفت میں لیا۔۔"

"بی۔۔ یہ آ۔ آپ کک۔ کیا کہہ رہے ہیں ہمارے بابا برے نہیں ہے آپ ہم سے ناراض ہیں اس لئے ایسا کہہ رہیں ہے نہ۔۔!! نعل اسکی آنکھوں میں نفرت دیکھتے ہوئے تڑپ گئی تھی۔۔

"سچ کہہ رہا ہوں مجھے نفرت ہے تم سے تمہارے باپ سے اسے سزا دینے کے لئے ہی تم سے شادی کی تھی یہاں تم تڑپو گی وہاں تمہارا باپ پھر اسے پتا چلے گا کسی کو سزا دینا کیسے لگتا ہے کسی کو تڑپانا کیسے لگتا ہے۔۔!!

داریان اسے قریب کرتے نفرت سے اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا۔۔

"نن۔۔ نہیں یہ سچ نہیں ہے آپ ایسا کیوں بول رہے ہیں داریان مت کریں ایسا ہمارے ساتھ ہم مر جائے گیں ہمیں ایسی سزا مت دیں جو ہم سے برداشت نہ ہو پلیر۔۔!! نعل روتے ہوئے اسکے سینے سے لگی تڑپ کر بولی تھی داریان نے غصے سے آنکھیں بند کر تا کہہ اسانس بھرا تھا۔۔

⇒

"فرحان کہاں ہے اسکا فون بند آرہا ہے۔۔؟ حیات صاحب نے فرحان صاحب کے مینیجر سے پوچھا تھا وہ کل لنڈن آچکے تھے ان سے پہلے ایک دن فرحان بھی نکل چکا تھا۔۔

"پتا نہیں سرنے کہا تھا وہ آرہے ہیں لیکن جب میں ایئر پورٹ پر گیا تو وہ نہیں تھے وہاں انکا فون بھی نہیں لگ رہا ہے سر میں پتا لگو رہا ہوں کچھ پتا چلا تو آپکو بتاؤں گا۔۔!! مینیجر نے کہا تھا۔۔

"او کے کچھ پتا چلے مجھے فورن بتانا۔۔ او کے سر۔۔!! مینیجر بول کر چلا گیا تھا حیات صاحب بہت پریشان ہو گئے تھے وہ گھر میں بھی کسی کو بتا نہیں سکتے تھے انھیں نعل کے لئے بہت ڈر لگ رہا تھا پورے تین مہینے گزر چکے تھے انکی بات نہیں ہوئی تھی نعل سے کل بیراج والوں کی واپسی تھی وہ لنڈن آئے تھے تو نعل سے ملے بغیر نہیں جانا چاہتے تھے۔۔

"یہ یہ کیا ہے کک۔۔ کون ہے کیوں کر رہا ہے ایسا میرے ساتھ۔۔!! حیات صاحب کے پاس ایک میج آیا انہوں نے کھول کر دیکھا تو سامنے ایک تصویر تھی جس میں فرحان صاحب کرسی پر بندھے ہوئے تھے حیات صاحب بہت ڈر گئے تھے۔۔

⇒

"کک کون ہو تم لوگ کک۔۔ کیا چاہتے ہو چھوڑ دو مجھے پلیز جانے دو۔۔!! فرحان صاحب نے سامنے دو ماسک مین سے کہا تھا۔۔

"تمہاری موت لیکن مرنے سے پہلے تمہیں یہ تو پتا ہونا چاہیے میں ہوں کون دیکھنا چاہو گے۔۔؟ ڈی اے نے اسکی طرف جھک کر سختی سے کہا تھا۔۔

"کک۔۔ کون ہو اور مجھے کیوں یہاں رکھا ہے کیا چاہتے ہوں پیسے چاہیے نہ تمہیں مم۔۔ میں دو نکاپپ۔۔ پلیز چھوڑ دو مجھے۔۔!! فرحان صاحب خوف سے پسینے میں شرابور تھے۔۔

"میں ہوں داریان حیدر خان جانتے تو ہو گے یا پھر بھول گئے بیس سال پہلے والے بچے کو یا پھر حیدر خان کو جو تمہارا بہت اچھا دوست تھا جسے تم نے تمہارے دوست نے مل کر مار دیا تھا ایک دوست کو جس نے تم لوگوں سے کبھی بے وفائی نہیں کی جس نے تم لوگوں کا ہر حال میں ساتھ دیا جس نے تم لوگوں کے ساتھ اپنا وعدہ ہمیشہ نبھایا پھر کیا تم لوگوں نے اسے بولو ایک بزنس کی خاطر تم لوگوں نے اپنے دوست کو اسکی فیملی کو مار دیا یہ ہے تم لوگوں کی انسانیت یہ تھی دوستی ایسی دوستی ہوتی ہے بولو۔۔؟ ڈی اے دھاڑتے ہوئے شدت سے غصے میں چلایا تھا فرحان تو سکتے میں تھا اسے یقین نہیں آ رہا تھا حیدر خان کا بیٹا زندہ ہے۔۔

"میں ہوں ڈی اے گینگ کا آدمی جانتے تو ہو گے سنا تو ہو گا نہ یاد ہے ایک ڈیل کرنے آئے تھے وہ میں نے ہی کروائی تھی تمہاری اور ایک اور بات میں تو حیات شیرازی کا داماد ہوں یاد آیا تمہارے بیٹے کو بیوقوف بنا کر تم لوگوں کے سامنے آیا تھا میں تب بھی نہیں پہچانا ویسے تو بہت بڑی گیم کھیلتے ہو یہاں تو بیوقوف بن گئے۔۔!! ڈی اے نے افسوس سے کہا۔۔

"تت۔ تم کیسے بچ گئے تھے تم نے حیات کی بیٹی سے شادی کیوں کی یہ سب تم نے بدلہ لینے کے لئے کیا ہے۔۔!! فرحان صاحب نے غصے میں کہا تھا۔۔

"یہ میرا اور اسکا مسئلہ ہے اب تم سے بہت بات ہوگی میں بہت کم بات کرتا ہوں صرف اپنا کام کرتا ہوں سو تمہیں کیسی سزا ملنی چاہیے بولو پاکستان ہوتا تو تمہیں وہی اسی جگہ سزا دیتا جہاں تم نے ایک معصوم فیملی کا قتل کیا تھا

اب بس ٹھاٹھا۔!! ڈی اے غصے میں بولتے ہوئے اسے بنا معافی مانگنے کا موقع دیئے بغیر اسے گولی مار دی۔۔

"ڈی اے کی گن سے صرف دو نشانے ہوتے ہیں ایک دل دوسرا دماغ یہ دو چیزیں انسان کے لئے بہت خطرناک ہے جس سے وہ سوچتا ہے پیار کرتا ہے۔!! ڈی اے مسکراتے ہوئے ایک نظر اس لاش پر ڈالتے ہوئے باہر نکل گیا خان گہرا سانس بھرتا اپنے آدمیوں سے بولتا اسکی لاش کو ٹھکانے لگانے کا حکم دیتا تھا۔۔۔

"ڈی اے ایک بات کہوں۔!! خان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

"نہیں جانتا ہوں کیا بولو گے میں کچھ نہیں سننا چاہتا۔!! ڈی اے نے سنجیدگی سے ڈرائیونگ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

"تم اس معصوم کو سزا مت دو جس کی وہ حق دار نہیں ہے پلینز یا تمہیں اسکے باپ کو سزا دینی ہے تم اسے دو اسکو نہیں اس سے پیار سے بات کرو غصے کرو گے تو باغی ہو جائے گی وہ۔!! خان ہمیشہ کی طرح پھر سے اسے سمجھانے لگا تھا جیسے وہ اسے سن کر ان سنا کر رہا تھا خان نے افسوس سے دیکھا اسے۔۔

⇒

"نماز پڑھ لی کھانا کھایا۔؟ داریان نے روم میں آتے اسے بیڈ پر بیٹھا دیکھتے ہوئے پوچھا تھا نماز پر اسے اثبات میں سر ہلایا کھانے پر اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ جان گیا تھا وہ صبح اسے ڈانٹنے کی وجہ سے روئی ہوگی پورا دن۔۔

"او کے جو کرنا ہے کرو باہر جانا ہے جاؤ اپنے بابا کے پاس جانا ہے نہ تو جاؤ واپس مت آنا میرے پاس کھانا نہیں کھانا مت کھاؤ بھوکے مرنا ہے مرنے میں جا رہا ہوں مجھے سے شکایت ہے نہ اب نہیں آؤنگا۔ داریان غصے سے روم سے نکل گیا۔۔

انگل اسکا جانے کا سن کر ہی تڑپ گئی حواس بحال کرتے ہوئے اسکے پیچھو بھاگی وہ تو صبح سے اسکی بات سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی داریان کیوں اسکے باپ سے نفرت کرتا ہے وہ کیوں کر رہا ہے اسکے ساتھ ایسا

داریان سیرھیوں تک پہنچا تھا کہ پیچھو سے النعل نے اسکے بازوؤں کو اپنی مضبوط گرفت میں لیا اور روتی ہوئی نفی کرنے لگی النعل اپنے ہوش میں نہیں تھی اسکے بال بکھرے ہوئے تھے دوپٹہ بھاگتے ہوئے وہیں گر گیا تھا سرخ آنکھوں سے مسلسل آنسو بہ رہے تھے۔

"نن۔۔ نہیں نہیں ہم آ۔۔ اچو نہیں جانے دینگے ہم نہیں رہ سکتے آپکے بغیر ہم آ۔۔ اپکی بات مانتے ہیں نہ اور اب ضد نہیں کریں گے آپکی ہر بات مان لے گیں پ۔۔ پر آپ ہیں چھوڑ کر نہیں جائے گے نہ پلیز۔۔ النعل نے ہچکیوں سے روتے ہوئے کہا۔۔

حنان زافا پریشانی سے باہر نکل آئے تھے انہیں النعل کی حالت دیکھتے ہوئے بہت افسوس ہو رہا تھا وہ توفل پاگل تھی اس پتھر دل شخص کے عشق میں دیوانی تھی زافا کو غصہ آیا ڈی اے پر وہ آگے بڑھی ہی تھی کہ حنان نے اسے روک دیا تھا۔۔

داریان غصے سے اپنا بازو چھوڑ وہ کر اپنے آفس میں چلا گیا وہ جانتا تھا وہ جائے گا تو وہ بیوقوف لڑکی اسکے پیچھو ہی بھاگ آئے گی۔۔ النعل روتی ہوئی وہی زمین پر بیٹھ گئی حنان ایک دکھ بھری نظر ڈالتا ہوا اندر چلا گیا زافا اسکے قریب آئی اسے بازو سے پکڑ کر زمین سے اٹھا کر روم میں لے گئی بیڈ پر بیٹھا کر اسکے لئے پانی لائی۔۔

"کیوں تڑپا رہی ہو خود کو اس پتھر دل کے پیچھو روک لو خود کو النعل زندگی بہت لمبی ہے اسے برباد مت کرو۔۔!؟ زافا نے افسوس کرتے ہوئے اسے سمجھانا چاہا۔۔

"نہیں روک سکتے ہم خود کو ہم بہت آگے نکل چکے ہیں اگر رک گئے تو شاید مر جائے گیں ہم عشق کرتے ہیں اس سے اور عشق کی منزل موت ہوتی ہے اور ہم تو اسکے عشق میں پہلے ہی مر گئے ہیں ہمارے پاس اب کچھ نہیں رہا۔۔!! النعل واش روم کا دروازہ بند کرتے ہوئے زمین پر بیٹھ کر منہ پر ہاتھ رکھ کر شدت سے رونے لگی تھی اسے داریان کی باتیں اسکا نفرت بھر الجھ مار رہا تھا آج اسکو داریان حیدر خان کے ہر الفاظ مار رہے تھے اندر ہی اندر وہ شدت سے روتے ہوئے وہی زمین پر بیٹھ گئی۔۔

⇒

"النعل کہاں ہے۔۔؟ داریان گھر میں آتے النعل کو نہ پایا تو سامنے بیٹھی زافا سے پوچھا۔۔

"اسکی طبیعت خراب ہے شاید اس لئے روم میں چلی گئی ہے ایک بات کہوں آپ اچھا نہیں کر رہے اسکے ساتھ اسکی معصومیت پر ترس نہیں آتا ایک بار بھی اس سے محبت نہیں ہوئی میں مان نہیں سکتی۔۔!! زافانے مسکراتے ہوئے اس سے کہا تھا وہ ایک نظر اسے گھورتا ہوا اوپر چلا گیا روم میں۔۔۔

"اس لڑکی کو بھاگ جانا چاہیے یہاں سے پتا نہیں کیوں خود کو برباد کر رہی ہے اسکے پیچھو۔۔!! زافانہ بناتے ہوئے ٹی وی دیکھنے لگی تھی۔۔

"کیا ہوا ہے تمہیں۔۔!! داریان روم میں آتا اسکے سامنے صوفے پر بیٹھا دیکھتا اسکے پاس گیا نعل اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے واپس نظر جھکا گئی داریان سمجھ گیا وہ کل سے رو رہی ہے۔۔

"کیا چاہتی ہو تم کس بات کا سوگ منا رہی ہو کیا میں مر گیا ہوں۔۔ اللہ نہ کریں آ۔ آپ ایسا کیوں کہتے ہیں کیوں ہیں تکلیف دیتے ہیں ہے کیوں۔۔!! نعل چینی تھی آج وہ اپنے دل کا غبار نکالنا چاہتی تھی آج وہ اسے ہر بات پوچھ لینا چاہتی تھی آنسو تیزی سے اسکی آنکھوں سے بہہ رہے تھے وہ کھلے شرٹ ٹائوز میں بھکرے ہوئے بال کل سے رونے کی وجہ سے سرخ سوچی ہوئی آنکھیں سرخ ناک اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے دیکھ رہی تھی آنسو تھے کہ رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے وہ بس اسے دیکھتا رہا اسکا دل دھڑک رہا تھا اسے اس حالت میں دیکھ کر۔۔۔

"تم جاننا چاہتی ہو میں یہ سب کیوں کر رہا ہوں تو سنوں میں یہ سب تمہارے باپ کو سزا دینے کے لئے کر رہا ہوں اسے تڑپانا چاہتا ہوں۔۔!! داریان نے غصے میں آگے بڑھتا اسکو کھینچ کر قریب کرتے ہوئے کہا تھا وہ لب دبا کر اسے پانی بھری آنکھوں سے دیکھ رہی تھی اسکا دل دھک دھک کر رہا تھا وہ کچھ ایسا نہ کہہ دے اسے وہ برداشت نہ کر پائے۔۔

"تمہارا باپ ایک قاتل ہے اس نے میری آنی کو میری پوری فیملی کو مارا ہے انہوں نے خون کیا ہے بے گناہ معصوم لوگوں کا اور جانتی ہوں انہیں ایک معصوم بچا بھی تھا وہ میں تھا جس کی قیمت میں موت نہیں لکھی تھی وہ بچ گیا تمہارے باپ نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی کسی کو بھی مارنے کی اس نے میری آنی میری جان سے پیاری پھوپھو تمہاری ماں کو تڑپانے کی جانتی ہوں صرف ایک بزنس کی وجہ سے انہوں نے تمہیں چھین لیا

میری آنی سے انکو بیک میل کیا انھیں چھوڑ دیا اپنے بھائی کے در پر ایک سال کی معصوم بچی کو اسکی ماں سے دور کر دیا جب کچھ اور نہیں کر سکتا تھا تو انکا اکسیڈنٹ کروا کر جان سے مروا دیا اس لئے میں تمہارے باپ سے نفرت کرتا ہوں اگر تمہیں مجھے سے تھوڑی بھی محبت ہے اپنی ماں کے لئے عزت ہے تو تم کبھی انکے پاس جانے کا نہیں کہو گی سمجھی ورنہ میں تمہیں بھی جان سے مار دوں گا۔۔!! داریان کی غصے کی شدت سے آنکھیں سرخ ہو گئی تھی اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ کچھ کر دے۔۔

"ا۔۔ ایسا۔۔ نن۔۔ نہیں۔۔ ہم۔۔ ہو۔۔ س۔۔!! نعل نفی کرتے ہوئے اٹک کر بولتے ہوئے اسکے باہوں میں جھول گئی اسکی کل سے طبیعت خراب ہو رہی تھی سرچکرا رہا تھا۔۔

"انواٹھوانو آنکھیں کھولو نعل شٹ۔۔؟ داریان اسے اٹھا کر بیڈ پر لیٹا کر اسے ہوش میں لانے لگا لیکن آج تو شاید وہ ہوش میں آنا نہیں چاہتی تھی وہ جلدی سے اسے اٹھا کر باہر بھاگا۔۔

"ڈی اے نعل کو کیا ہوا ڈی آہ آہہ حانن مم۔۔ مجھے درد ہو رہا ہے اہہ زافا کیا ہوا میں ہسپتال چلنا چاہیے آؤ چلوں آرام سے اہہ حانن۔۔!! حنان ڈی اے کی بازوؤں میں نعل کو دیکھتا پریشانی سے پوچھا تھا کہ پیچھو زافا کی طبیعت خراب ہونے لگی تھی وہ اسے لیکے جلدی سے گیا۔۔

⇒

"کانگریجو لیشن شی از پریگنٹ لیکن انھیں کسی بھی سٹریس سے دور رکھیں وہ بہت کمزور ہے اپنی مسز کا بہت خیال رکھیں۔۔!! ڈاکٹر اپنی ہدایت دیتا آگے بڑھ گیا داریان اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہی بیچ پر بیٹھ گیا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے اب وہ اپنے بچے کو نہیں کھو سکتا تھا اور نعل کی حالت کچھ سوچتے ہوئے اسنے کسی کو فون لگایا تھا۔۔

"ڈی اے یار میں باپ بن گیا۔۔!! حنان بھاگتے ہوئے اگر خوشی میں گلے لگا کر کہا تھا وہ بھی اسی ہسپتال میں تھے۔۔

"وہ تو مجھے پہلے سے ہی پتا ہے نعل بھی اسپیکٹ کر رہی ہے۔۔!! ڈی اے نے بھی اسے بتایا۔۔

"کیا اسچ میں تو بھی باپ بن گیا واہ یار بہت مبارک ہو۔۔!! حنان نے گلے لگاتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا تھا
ڈی اے نے بھی اسے مبارک باد دی تھی کچھ باتوں کے بعد وہ زافا کے پاس چلا گیا اور ڈی اے انعل کے پاس
گیا تھا۔۔"

⇒

"آپ بہت بے وفا ہیں۔۔!! اسنے اداس مسکراہٹ سے کہا۔۔
"میں نے وفا کا وعدہ کب کیا ہے تمہارے ساتھ۔۔؟ اسنے بھی سکون سے جواب دیا۔۔۔
"یہی تو بے وفائی کی ہے ایک بھی وفا کا وعدہ نہیں کیا۔۔!! اسکی آنکھوں میں نمی آئی تھی اسکی بات پر۔۔
"اب کیسے فیل ہو رہا ہے۔۔؟ داریان نے اسکی سوجی ہوئی آنکھوں کو دیکھتے کہا تھا وہ لوگ ابھی تک ہسپتال میں
تھے۔۔"

"بہت پین فیل ہو رہا ہے۔۔!! انعل نے آنکھیں موڑ کر کہا تھا اسکی بند آنکھوں سے آنسوؤں نکلے تھے۔۔
"اب نہیں ہو گا حنان کا بے بی دیکھنا ہے۔۔؟ داریان اسکے کو دیکھتا جھک کر ماتھے پر بوسہ دیتا نرمی سے بولا انعل
آنکھیں کھولے حیرت سے اسے دیکھا پھر ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔
"کیا سچ میں انکا بے بی آگیا۔۔؟ انعل نے مسکراتے ہوئے خوشی سے پوچھا تھا داریان اسے لیکے حنان والوں
کے روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔"

"میری پیاری ڈول دیکھو بالکل مجھے پرگئی ہے اسے میں بہت پیاری معصوم شہزادی بناؤں گا دیکھنا۔۔!! حنان
اپنی بیٹی کو گود میں لیتا اسے پیار کرتے ہوئے کہا تھا وہ گلابی سرخ سفید پیاری بچی اس وقت بالکل حنان کے
جیسی دیکھ رہی تھی۔۔۔"

"حانن وہ میری جیسی ہے اسے اپن اپنی جیسی بنائے گی بہادر مضبوط معصوم نہیں کوئی بھی اگر اسکی معصومیت
کا فائدہ اٹھائے۔۔!! زافا کی بات میں طنز تھا جو اسنے آخری بات ڈی اے کو اندر آتے دیکھ کر کہی تھی اس بات
پر انعل نے بھی زافا کی طرف دیکھا تھا لیکن اسنے جلدی سے نظریں چرا لی۔۔"

"آپ دونوں کو بہت بہت مبارک ہو کیا ہم اسے اٹھائیں۔۔!! نعل دل سے انھیں مبارک باد دیتی خان کی گود میں اس گلابی ڈول کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

"ہاں کیوں نہیں یہ لو۔۔!! خان نے مسکراتے ہوئے اس کے گود میں دی تھی داریاں ایک نظر اس معصوم بچی پر ڈالتا نعل کو بولتا باہر نکل گیا تھا خان بھی اس کے پیچھو گیا نعل آگے بڑھتے ہوئے زافا کے پاس بیٹھ گئی تھی

 "تمہیں بھی مبارک ہو۔۔۔ نام کا سوچا ہے آپ لوگوں نے۔۔!! زافا سے مبارک باد دی خان نے اسے بتایا تھا نعل اس بچی کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے کھیل رہی تھی اس کے چہرے پر بہت خوبصورت مسکراہٹ تھی۔۔

"ایک بات کہوں اسے بہت مضبوط ہمت والی بنانا اسے کبھی کمزور نہیں پڑنے دینا اسے ہر تکلیف دکھ سہنا سیکھانا اسے اتنا مضبوط بناؤ یہ کبھی محبت میں کمزور نہ پڑے اسے لاڈ دینا لیکن ایک حد تک لڑکیوں کو اتنا بھی لاڈ نہیں دینا چاہیے جو آگے اس کا لاڈ اس کی معصومیت ہی ختم کر دے پتا ہے لاڈلوں کو زندگی کا تھپڑ بہت زور سے لگتا ہے۔۔۔ پیزرک جاؤ۔۔!! نعل اس بچی کو دیکھتے ہوئے بولے جارہی تھی اسے اب پتا چل رہا تھا زندگی کیسی ہوتی ہے دنیا کیسی ہے اس کے لاڈ میں پلنے کی وجہ سے اس نے کچھ نہیں دیکھا کچھ نہیں سہا اب وہ ہر تکلیف جانتی تھی جیسے اسے پتا چل رہا تھا وہ اپنی عمر سے بڑی لگنے لگی تھی اپنی باتوں میں اس کا ایک الگ ہی روم ہوتا تھا وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے باہر نکل آئی داریاں سامنے گاڑی میں بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا وہ خاموشی سے آکر بیٹھ گئی داریاں بھی کچھ نہیں بولا تھا دونوں کے بیچ خاموشی تھی بہت گہری۔۔

#Just Believe In Success

"اس گھر کے اندر جاؤ میں کل آؤں گا تمہیں لینے ابھی جاؤ۔۔!! داریاں نے ایک گھر کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے کہا تھا اسے جو ایک نظر پاس والے گھر پر ڈالتے داریاں کی طرف حیرت خوف سے دیکھا وہ کیا کرنے والا تھا۔۔

"ہم۔۔۔ کک۔۔۔ کیوں جائے آ۔ آپ ہیں یہاں کیوں چھوڑ کے جا رہے ہیں۔۔۔؟ نعل کا دل تیز دھڑک رہا تھا داریان نے سنجیدگی سے اسے دیکھا تھا وہ اب رونے کو تیار تھی آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا اسکے داریان کو وہ اس وقت بہت ہی پیاری لگی تھی۔۔۔

"کیا تم مجھے چھوڑ کے نہیں جانا چاہتی۔۔۔ نن۔۔۔ نہیں آ۔ آپ کیوں نہیں چھوڑ رہیں ہے ہم ہم سوری بولتے ہیں ہم کبھی زور سے نہیں چلائیں گے۔۔۔!! داریان کے پوچھنے پر وہ تیزی سے نفی میں سر ہلا کر بولی آنسو پھر سے بہنے لگے تھے اسکی آنکھوں سے داریان اسکی طرف جھکا نعل نے آنکھیں بند کر لی تھی داریان نرمی سے اسکے آنسو صاف کرتا اسکا ہاتھ چومتا پیچھو ہو گیا نعل نے سکون سانس بھرا تھا وہ ڈر گئی تھی داریان کے پھر سے غصہ نہ کر لے۔۔۔

"مجھ پر یقین ہے۔۔۔ ہاں لیکن ہم نہیں جائیں گے آپ ہیں چھوڑ کے چلے جائیں گے۔۔۔ نعل لعل بس بہت ہو اکیوں غصہ دلاتی ہو۔۔۔!! داریان آرام سے اسے سمجھانے لگا تھا کہ نعل پھر سے ضد میں رو پڑی تھی داریان نے سختی غصے میں کہا تھا نعل اسے دیکھتے غصے میں گاڑی سے نکل کر آگے بڑھنے لگی تھی وہ اس گھر میں نہیں گئی داریان ضبط سے آنکھیں بند کر تاجلدی سے گاڑی سے نکلتا اسکے پیچھو بھاگ کر اسکا بازو پکڑتا اپنی طرف کھینچا اسکے پکڑ سے نعل سیدھی اسکے سینے سے لگی تھی لنڈن کے شہر میں اس وقت بھی بہت خوبصورت سی لائٹیں چلتی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی بہت خوبصورت منظر عالم تھا اس وقت دونوں اس گلی میں کھڑے ایک دوسرے کے قریب دھڑکتے ہوئے دلوں کے ساتھ ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بہت پیارے حسین دلکش لگ رہے تھے۔۔۔

"کہاں جا رہی تھی۔۔۔ آپ سے بہت دور اپنے کمانہ جاؤ نہیں رہنا آپ کو ہمارے ساتھ اس لئے ہیں دور بھیجنا چاہتے تھے نہ۔۔۔!! داریان اسکے بال کان کے پیچھو کرتے ہوئے پیار نرمی سے پوچھا نعل روتے ہوئے اسکے سینے سے لگ گئی پیچھو سے اسکی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑ لیا تھا بچکیوں سے روتے ہوئے گلہ کرنے لگی تھی۔۔۔

"آ۔ آپ بہت برے ہیں بہت برے ہیں چھوڑ نہ چاہتے ہیں نہ ہم کی نہیں جائے گے ہیں آپکے پاس رہنا ہے ہیں آپکے ساتھ رہنا اچھا لگتا ہیں ہم آپ سے عشق کرتے ہیں ہم نہیں رہ سکتے آپکے بغیر ہیں دور مت کریں داریان پلیر ہیں مت چھوڑیں۔۔!! نعل اسکے سینے سے لگی روتے ہوئے بولے جارہی تھی داریان نرمی سے اسکے بال سہلاتا ہوا اسکی باتیں سنتا ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔

"ششش بس بہت رولیا اب چپ میں تمہیں یہاں کسی سے ملوانے لایا تھا اور تمہاری یہ ٹنگی کبھی خالی نہیں ہوتی کیا اب اگر روئی تو تھپڑ ماروں گا چپ۔۔ داریان اسے خود سے الگ کرتا تھوڑا سختی اور سنجیدگی سے بولا تھا نعل نے سوں سوں کرتے ہوئے حیرت سے اسے دیکھا۔

"کک۔۔ کس سے ملنا ہے۔۔ چلو آؤ۔۔ داریان اسکا ہاتھ پکڑتا ہوا آگے بڑھ گیا اس گھر میں۔۔

"بب۔۔ بابا۔۔ نعل میرا بچا۔۔!! نعل داریان کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے اس گھر کے اندر گئی سامنے ہی حیات صاحب کو دیکھتے ہوئے خوشی سے انکی طرف بھاگتے ہوئے سینے سے لگی حیات صاحب بھی حیرت سے نعل کو دیکھتے ہوئے پیار سے اسکا ہاتھ چوم

تے ہوئے اپنی بیٹی کو سی سلامت دیکھتے ہوئے خوشی سے آنکھوں میں پانی آگیا تھا انکے داریان دور سے انکا پیار محبت والا سین دیکھتا بیزار ہوا تھا۔۔

"نعل آپ ٹھیک ہے نہ آپ کو کچھ ہوا تو نہیں ہے نہ میرا بچہ ٹھیک ہے۔۔؟ حیات صاحب نے نم آواز میں پوچھا تھا۔۔

"بب۔۔ بابا آپ ہم سے ملنے آئے ہیں نہ۔۔؟ نعل نے خوشی سے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

"تم تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیٹی کو تکلیف دینے کی ہو کون تم سچ بتاؤ۔۔؟ حیات صاحب کی نظر داریان پر پڑتے ہی وہ اسکے طرف بڑھتے ہوئے اسکا کار پکڑتے ہوئے غصے میں کہا تھا داریان خاموشی سے کھڑا تھا جیسے پہلے سے ہی تیار تھا اسنے اپنے ہاتھوں کی مٹھی بھینچ لی۔۔

"بب۔۔ بابا یہ آپ کیا کر رہیں ہے چھوڑے انہیں۔۔؟ نعل نے گہرا تے ہوئے اپنے باپ کو پیچھو کیا تھا داریان ضبط سے سرخ آنکھوں سے حیات صاحب کو گھورتا رہا۔۔

"ا نعل میرا بچہ ہم آپ کو لینے آئے ہیں آپ ہمارے ساتھ چلیں یہ اچھا انسان نہیں ہے اس نے دھوکہ دیا
ہمیں میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔!! حیات صاحب بے حد غصے میں پھر سے داریان کی طرف بڑھے تھے
کے ا نعل نے انکا بازو پکڑ کر روک دیا تھا۔۔"

"بس بہت ہوا آپکا دھوکہ میں نے دیا ہے بابا یہ لفظ تو آپ پر بہت اچھا سوٹ کرتا ہے مسٹر حیات شیرازی بہت
اچھے سے دھوکے کا مطلب آتا ہے آپ کو تو۔!! داریان غصے میں غرایا تھا پھر قہقہہ لگاتے ہوئے بے حد
غصے میں آیا تھا اسکی بات پر حیات صاحب خاموش ہو گئے تھے انہوں نے ا نعل کی طرف دیکھا جو ڈر خوف سے
انہیں ہی دیکھ رہی تھی اسکا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔"

"کیا ہوا خاموش کیوں ہو گئے بتائے نہ دھوکہ کیسے دیتے ہیں آپ سے بہتر کون جانتا ہو گا یہ بات۔۔؟ داریان
نے سنجیدگی سے کہا تھا اسکو بہت غصہ آرہا تھا ان پر۔"

"ا نعل بیٹا آپ اندر جائیں اور تم ہو کون سچ سچ بتاؤ کیوں کر رہے ہو میری بیٹی کے ساتھ ایسا۔۔!! حیات
صاحب ا نعل سے نظریں چراتے ہوئے داریان سے پوچھا تھا۔"

"بب۔۔ بابا آپ لوگ ایسے کیوں بات کر رہے ہیں۔؟ ا نعل دھڑکتے دل سے پوچھا تھا ان دونوں کو
دیکھتے ہوئے وہ انکے بیچ تھوڑے فاصلے پر تھی وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے تھے ایک کی آنکھ میں غصہ
تھا دوسرے کی نفرت۔"

"آپ بھول گئے آپنے بھی کسی کی بیٹی کے ساتھ کچھ ایسا یا شاید اس سے بھی بہت برا کیا تھا بھول گئے ایک
چیپ سی ڈیل کے لئے ایک بچے کو اسکی ماں سے دور کیا تھا ایک بیوی کو اسکے شوہر سے دور کیا تھا ایک بہن کو
اسکے بھائی سے دور کیا تھا بھول گئے اتنا سب کچھ بھول گئے کیسے ایک معصوم فیملی کا قتل کیا تھا تھوڑا سا صرف
تھوڑا سا بھی رحم نہیں آیا آپنے آپ پر اپنی دوستی پر اپنی محبت پر کیسے انسان تھے آپ کوئی بھی انسانیت نہیں
بچی تھی آپ میں یہ سب کرتے ہوئے خدا کا خوف نہیں آیا دل میں اس فیملی کو ایک ہی وار میں ختم کر دیا تھا
میں ہوں وہ بد نصیب جو اس دن اتنے بڑے حادثے سے بچ گیا تھا میں ہوں داریان حیدر خان کا بیٹا یاد تو ہو گا
آپکو داریان آنی کا داریان جسے چھوڑتے ہوئے شرم بھی نہیں آئی آپکو کیسے انکو اپنی بچی سے دور کیا تھا آپ نے

اب میں آپ کو بتاؤ نگاہ سب کیسے محسوس ہوتا ہے جب اپنے ہی دل جگر پر کوئی وار کرتا ہے کیسے میرا باپ تڑپا تھا دن رات اپنی بہن کو روتا ہوا دیکھتے اب تمہیں بتاؤ نگاہیں تڑپ کیا ہوتی ہے جب اپنا کوئی تکلیف میں ہو کیسا محسوس ہوتا ہے۔!! داریان غصے کی شدت میں دھاڑ رہا تھا اسکی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں ان میں پانی آگیا تھا اپنے گھر والوں کی یاد میں انکی باتیں کرتے ہوئے حیات صاحب سکتے کی کیفیت میں اسے دیکھے جا رہے تھے النعل بت بن کر کھڑی داریان کی طرف شک میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تت۔۔ تم ز۔ زندہ ہو۔۔۔ ہاں ہوں میں زندہ مارنے میں تو کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی آپنے۔۔!! حیات صاحب نے صدمہ سے نکلتے ہوئے پوچھا تھا داریان نے غصے میں انہیں جواب دیا تھا۔

"د۔ داریان بیٹا دیکھو میری بات سنو وہ سب میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا م۔۔ مجھے تو یہ بھی نہیں پتا تھا اس دن آپ سب لوگ ساتھ تھے کیا ہوا تھا میں ٹھیک سے نہیں جانتا تھا وہ سب فرحان کا پلین تھا م۔۔ مجھے معاف کر دو میری غلطی کی سزا میری بیٹی کو مت دو داریان اسے یہ سب مت دکھاؤ م۔۔ بس بس بہت اچھا ٹانگ کرتے ہیں آپ یہ سب کرتے ہوئے تو اس وقت خوف نہیں آیا آج کیوں آ رہا تھا اپنی بیٹی بہت عزیز ہے نہ آپ کا ویسے ہی آنی ہیں میرے بابا کو بہت عزیز تھی اس پر رحم کیوں نہیں آیا تھا بولو کیوں نہیں آیا آپ کو۔!! حیات صاحب روتے ہوئے معافی مانگنے لگے تھے داریان غصے کی شدت میں پھر سے دھاڑا تھا النعل کا سکتا ٹاوا تیزی سے حیات صاحب کے سامنے آئی اسے یقین نہیں آ رہا تھا اسکے باپ نے کیا کیا ہے اسکی ماں سے اسکا لگ کیا اور یہ سب وہ سوچتے ہوئے کانپ گئی تھی وہ اپنے بابا سے نفرت نہیں کر سکتی تھی کیوں کے وہ اسکی زندگی تھے اسکا آئیڈیل تھے۔۔

"بب۔۔ بابا یہ جھوٹ ہے نہ بب۔۔ بولے نہ یہ جھوٹ ہے سب۔!! النعل نے روتے ہوئے ایک امید سے اپنے باپ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا حیات صاحب اسکی آنکھوں میں دیکھتے نظریں جھکائے دونوں کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے النعل کی طبیعت ویسے ہی صبح سے خراب تھی اسکا سر چکر رہا تھا۔۔

"العلل میراجان میرا بچہ کیا ہوا داریان داریان دیکھو نہ اسے کیا ہوا۔۔۔ آپنے میری آنی کو دیکھا تھا اسکے آنوں دیکھے تھے اس پر رحم کھایا تھا بولے بولے نہ چپ کیوں ہے۔۔!! داریان غصے میں دھاڑا تھا حیات صاحب روتے ہوئے نعل کو دیکھا جو نیچے زمین پر انکی گود میں بے ہوش تھی۔۔

"تمہیں جو سزا دینی ہے مجھے دے دو اسے مت دو یہ سہ نہیں پائے ئی میری بیٹی بہت معصوم ہے داریان اس پر رحم کھاؤ اسے یہ سزا مت دو وہ بے قصور ہے۔۔!! حیات صاحب روتے ہوئے منت سماجت کرنے لگے تھے۔۔

"وہ بہت معصوم تھی اسکی بھی کوئی غلطی نہیں تھی اسے کس بات کی سزا دی تھی بولو آپ کی بیٹی کے ساتھ تو پھر بھی میں نے کچھ برا نہیں کیا ہے کل آؤنگا اسے لینے اگر چاہتے ہیں یہ میرے ساتھ خوش رہے تو دوبارہ اپنی بیٹی سے ملنے کا سوچنا بھی مت یہ بات اپنی معصوم بیٹی کو سمجھا دینا اچھے سے۔۔!! داریان سرخ آنکھوں میں نفرت لیے غصے سے بولتا لمبے لمبے دگ بڑھتا ہوا وہاں سے تیزی سے نکل گیا تھا وہ نعل کو نہیں دیکھ پارہا تھا اس حال میں خود بار بار ضبط کرتا وہاں سے چلا گیا تھا پیچھو حیات صاحب ماضی میں کی گئی غلطی پر آج بے حد پچھتا رہے تھے۔۔

⇒

"آہ نہیں ہو رہا مجھ سے آنی نہیں ہو رہا میں کیا کروں وہ بالکل آپکی طرح روتی ہے آنی آپکی طرح تکلیف میں ہے مجھ سے نہیں ہوتا میں اسے دیکھتا ہوں تو مجھے اسکے باپ کی بے وفائی یاد آتی ہے پر میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں میں اسے دور نہیں رکھ سکتا ہوں میں اس سے نفرت بھی کرتا ہوں تو مجھے اس سے عشق بھی ہے وہ کیوں ہے آپکی جیسی وہ کیوں ہے اتنی معصوم کیوں آہ۔۔!! داریان گھر آتے ہی خود کو روم میں بند کر تا ہر چیز توڑتا ہوا پیچ رہا تھا وہ رو رہا تھا وہ مضبوط مرد آج وہ دس سالہ بچا بن کر رو رہا تھا اپنوں کی یاد میں انھیں کھونے سے وہ کس درد میں تھا آج وہ زخم تازہ ہو گئے تھے حیات صاحب کو دیکھتے ہوئے وہ نعل سے محبت کرنے لگا تھا پر اسکے باپ کی وجہ سے وہ اپنی نفرت بھی نبھا رہا تھا وہ روتے ہوئے وہیں زمین پر بیٹھ گیا آج وہ اپنی نفرت میں رو رہا تھا آج وہ اپنے عشق میں رو رہا تھا آج وہ اپنے بدلے میں رو رہا تھا وہ نعل کو تکلیف دیتا تو خود بھی اسے

محسوس کرتا تھا وہ ظالم مرد نہیں بننا چاہتا تھا وہ اس پر ظلم نہیں کرنا چاہتا تھا پر وہ مجبور تھا اسکے باپ کو سبق سیکھانے کے لئے اسے بتانے کے لئے کسی کی بیٹی کو تکلیف دینا کیسا ہوتا ہے۔۔

"لیکن نہیں میں اتنی دور آکر تک نہیں سکتا اسکے لئے اسکی بیٹی سب کچھ ہے وہ اپنی بیٹی کو تڑپتا ہوا نہیں دیکھ سکتا اور میں اسے ہی سزا دے سکتا ہوں۔۔۔ داریان اپنی سرخ آنکھیں ضبط سے بند کر تا مگر اسانس لیتا آنکھیں کھول کر اس بار اسکی آنکھوں میں نفرت تھی ایک بدلے کی نفرت حیات صاحب کو تڑپانے کی نفرت تھی

⇒

"نعل بچہ آپ ٹھیک ہے نہ آپ کچھ کھایوں نہیں رہی مجھے سے بات کرو پلیر جان مجھے تڑپاؤ مت ہم تک چکے ہیں۔۔!! حیات صاحب نعل کے ساتھ بیڈ پر بیٹھے کب سے اپنے کیے کی مافی مانگ رہے تھے اسے کھانا کھلانے کی کوشش کر رہے تھے نعل جب سے ہوش میں آئی تھی وہ خاموش ہو گئی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے اسکے ہی بابا نے اسکی ماں کے ساتھ جو کیا وہ سب سمجھ نہیں آ رہا تھا اسے وہ نفرت بھی نہیں کر پار ہی تھی وہ اپنے باپ سے بہت محبت کرتی تھی نفرت کرتی بھی کیسے جس نے اسے کبھی چوٹ لگنے نہیں دی اسکے آنسو بہنے نہیں دیے وہ تو زندگی تھے نعل کی اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے حیات صاحب سے کہا تھا۔۔

"ہم ٹھیک نہیں ہے بابا ہم ٹھیک نہیں ہے ہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا بابا ہیں کچھ سمجھ نہیں آتا کیوں کیوں اپنے ہیں ایسے پالا کیوں ہیں کبھی رونے نہیں دیا کیوں ہیں کوئی تکلیف محسوس کرنے نہیں دی کیوں بابا کیوں آج بہت درد ہو رہا ہے بہت تکلیف ہو رہی ہے پر برداشت نہیں ہو رہا بابا کیوں کیا ایسا ہمارے ساتھ کیوں کاش ماما ہوتی وہیں کچھ سیکھا دیتی وہیں ڈانٹتی وہیں سکھاتی لڑکیوں کو لاڈلہ نہیں ہونا چاہیے آگے کی زندگی بہت مشکل ہوتی ہے بابا وہ ہم سے ناراض ہیں وہ نفرت کرتے ہیں ہم سے بابا۔۔!! نعل بے حد روتے ہوئے بولے جا رہی تھی حیات صاحب اسے چپ کروانا چاہتے تھے پر انکے پاس کچھ نہیں تھا بولنے کو آج وہ انکے سینے سے لگی اپنی تکلیف بتا رہی تھی ان تین ماہ میں اسنے کیا کچھ نہیں سما وہ بہت میچور ہو گئی تھی۔۔

"نہیں میری جان یہ ہماری غلطی ہے یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے کاش میں اس وقت اتنا لالچی نہیں ہوتا فرحان کے ساتھ ہاتھ نہ ملاتا انعم کو نہیں چھوڑتا تو یہ سب نہیں ہوتا مجھے معاف کر دو میرا بچہ مجھے معاف کر دو۔۔!! حیات صاحب اس سے معافی مانگنے لگے تھے وہ انکے سینے سے لگی روتی جا رہی تھی آنکھوں سے تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔

"میرا عشق خاموش ہے بابا اس میں کوئی شور نہیں ہے وہ خاموش ہو گیا ہے بابا۔۔۔ وہ تڑپ کر رو رہی تھی حیات صاحب کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو جیسے وہ اپنی بیٹی کو تڑپتا نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔

"بس کروا نعل مت رو اس ظالم کے لئے اسے یہ سب مجھ سے بدلہ لینے کے لئے کیا ہے اب اور نہیں ہم آپ کو بچائیں گے آپ ہمارے ساتھ چلیں گی ہم اس پتھر دل شخص کے ساتھ آپ کو نہیں رہنے دیں گے اسے بہت غلط کیا ہے آپ کے ساتھ آپ کی معصومیت ہی چین لی ہے میں نہیں چھوڑوں گا اسے اسکو سزا دینی ہے مجھے دیگا آپ کو نہیں۔۔!! حیات صاحب اسے اپنے سے الگ کرتے ہوئے محبت سے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا تھا نعل نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

"ہم ان سے نفرت نہیں کر سکتے ہیں تو عشق ہے ان سے وہ نفرت کر سکتے ہیں ہم نہیں ہمارے بیچ نفرت عشق ہے بابا وہ اپنے ارادے نہیں بدل سکتے ہیں نہ تو کرنے دو انہیں نفرت اور ہمیں عشق ہم ان سے الگ نہیں ہونا چاہتے ہیں بابا ہمیں انکے ساتھ رہنا ہے ہم دوسری انعم خان نہیں بن سکتے ہم ایک بچے کو اسکے باپ سے الگ نہیں کر سکتے ہیں بابا ہمیں مجبور مت کریں انہیں بلائے وہ ہیں چھوڑ کر نہیں جاسکتے ہیں۔۔!! نعل نے روتے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا تھا وہ داریان سے الگ نہیں ہونا چاہتی تھی وہ بہت محبت کرنے لگی تھی اس سے۔۔۔

"نہیں کرو اپنے ساتھ ایسا وہ تمہیں صرف تکلیف دیگا وہ میری نفرت کا بدلہ آپ سے لیگا میری جان سمجھو اس بات کو وہ نفرت کرتا ہے آپ سے یہ سب بدلہ لینے کے لئے کیا ہے اس بے۔۔!! حیات صاحب نے سمجھنا چاہا تھا۔۔

"پتا ہے ہم ان سے نفرت نہیں کر سکتے بابا کوئی اپنے استاد سے نفرت کر سکتا ہے نہیں نہ پھر ہم کیسے کریں ہیں تو نماز قرآن سکھایا پڑھایا ہے انہوں نے پھر ہم ایسے شخص سے کیسے نفرت کر سکتے ہیں بولیں۔۔؟ انعل نے زخمی مسکراہٹ سے کہا تھا اسے وہ دن یاد آئے جب وہ اسے پیار سے سیکھاتا تھا پڑھاتا تھا حیات صاحب اس بات پر خاموش ہو گئے تھے کہیں نہ کہیں وہ شرمندہ ہو رہے تھے لاڈ پیار دنیا کی چیزوں میں وہ انعل کو دین کے بارے میں آخرت کے بارے میں پڑھانا سیکھانا بھول گئے تھے۔۔

⇒

"ڈی اے انعل کہاں ہے زافا جب سے آئی ہے اسکا پوچھ رہی ہے اور وہ گھر میں بھی نہیں تم یہاں ہو تو وہ کہاں ہے۔۔؟ حنان نے پریشانی سے پوچھا تھا۔۔

"اپنے باپ کے پاس ہے اسے لینے جا رہا ہوں۔۔!! ڈی اے سنجیدگی سے بولتا آگے بڑھ گیا بنا حنان کی بات سننے۔۔

"حان یہ بہت رو رہی ہے کیا کریں۔۔۔ میری پیاری جگلی بلی اسے بھوک لگی ہے ویسے تو بہت کچھ سمجھ آتا ہے تمہیں بچے کا رونا سمجھ نہیں آیا محترمہ کو۔۔!! زافا کو بچے سنبھالنے نہیں آتے تھے اس لئے ڈرتے ہوئے اپنے بچے کو اٹھا رہی تھی حنان نے ہنستے ہوئے اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھا تھا جو ماں کے روپ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

"حان اس کا نام رکھو۔۔۔ میں کیوں تمہیں رکھنا تھا نہ۔۔؟ حنان نے حیرت سے اسے دیکھا جو کچھ دن پہلے اس سے نام پر لڑ رہی تھی۔۔

"ہاں لیکن بیٹے کا سوچا تھا نہ اب انعل کے بیٹے پر رکھوں گی اس پر تم رکھو۔۔!! زافا نے مسکراتے ہوئے کہا تھا حنان اٹھ کر اس کے ساتھ برابر بیٹھ گیا تھا اپنا ایک بازو اس کے گرد حائل کیا دو سرا اپنی پیاری سے بیٹی کو دیکھا چھوٹی

گلابی سی پیاری بچی انکے بیچ بہت پیاری فیملی لگ رہی تھی انکی خان نے مسکراتے ہوئے زافا کے ماتھے پر بوسہ دیا پھر اپنی بیٹی کو چومتھا۔

"اس کا نام ہے زویا فاطمہ۔!! خان نے پیار کرتے ہوئے اذان دے کر اس کا نام رکھا تھا زافا نے مسکراتے ہوئے دیکھا ان کو۔"

⇒

"کیوں بلایا مجھے یہاں۔۔؟ زید کالج بے زار سا تھا۔"

"نعل کا بیچکس چھوڑ دو۔۔۔ ڈی اے نے سر دلجے میں کہا تھا۔"

"محبت ہو گئی ہے۔۔؟ زید نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔"

"نہیں عشق ہو گیا ہے۔۔ ڈی اے نے گہری دلچسپ مسکراہٹ سے کہا تھا۔"

"اتنی جلدی ہار مان لی اپنی نفرت بدلہ بھول گئے۔۔؟ زید نے طنزیہ مسکراہٹ سے کہا تھا۔"

"ڈی اے کبھی ہار نہیں مانتا یہ تم اچھے سے جانتے ہو بدلہ نفرت کیسے کرنا چاہیے یہ میرا کام ہے ن او ف یور

بزنس۔۔؟ ڈی اے نے دل جلانے والی مسکراہٹ سے کہا تھا۔"

"اسے چھوڑنے کے لئے کیا لوگ۔۔؟ تمہاری جان۔۔۔ ہا ہا تم نے کہا تھا تم بدلہ لے کر چھوڑ دو گے۔۔؟"

کس سے کہا تھا۔۔؟ ڈی اے نے آبرو اٹھا کر کہا تھا زید نے ضبط سے مٹھی بھیجنے کی تھی۔"

"اوکے تو تم اسے نہیں چھوڑ سکتے اور میں بھی نہیں وہ میری پہلی اور آخری محبت ہے اسکے جیسی معصوم

حسین دلکش آج تک نہیں دیکھی اور تم کیا کرو گے اسکی معصومیت چھین لو گے۔۔؟ زید نے غصے میں کہا تھا۔"

"میں اسکے ساتھ کیا کرونگا یہ میرا مسئلہ ہے تمہارے منہ سے اب کوئی بھی لفظ نہ نکلے اسکے لئے ورنہ اچھا نہیں ہوگا

اور اگر تم واقع اسکا بھلا چاہتے ہو تو اسے سکون سے رہنے دو اسکی طبیعت صحیح نہیں ہے ڈاکٹر نے اسے پریشانی

تکلیف سے دور رکھنے کو کہا ہے اس لیے تمہیں بلایا تھا اگر تمہارے دل میں اسکے لیے عزت ہے تو اسکا خیال

کرنا تمہارا فرض ہے۔۔!! ڈی اے کو غصہ تو بہت آیا زید کے منہ سے نعل کے لئے ایسے لفظ سنتے ہوئے پر

خود پر ضبط کرتے ہوئے کہا تھا وہ جانتا تھا زید النعل کو تکلیف تو نہیں دیگا ڈاکٹر کی بات نے اسے تھوڑا خوف زدہ کر دیا تھا وہ اپنے بچے کو نہیں کھونا چاہتا تھا۔

"کیا کیا ہے تم نے اس کے ساتھ بولو کیا ہوا ہے اسے وہ ٹھیک ہے نہ کیوں کر رہے ہوا اس کے ساتھ ایسا۔!! زید دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ غصے میں بولا تھا اسکی محبت النعل کے لئے سچی تھی وہ کبھی اسے تکلیف دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا بس وہ چاہتا تھا وہ اسکی ہو جائے۔۔

"وہ ٹھیک ہے اب میں بس تمہاری ہیلپ چاہتا ہوں تم جانتے ہو اسے کبھی بھی کوئی بھی تکلیف نقصان دے سکتا ہے تمہاری میری دشمنی اپنی جگہ لیکن میں جانتا ہوں تم بھی اسے کچھ نہیں ہونے دو گے اسکی جان کو خطرہ ہے وہ بھی تمہارے باپ سے اگر میرے بچے کو کچھ بھی ہوا تو تم جانتے ہو میں کیا کچھ کر سکتا ہوں۔۔؟ ڈی اے کے لہجے میں سخت وارننگ تھی جسے زید اچھے سے سمجھ گیا تھا دونوں بچپن سے ساتھ تھے ایک دوسرے کو بہت اچھے سے جانتے تھے۔۔

"تم چاہتے ہو اتنا عرصہ میں دور رہوں اس سے یہ بہت مشکل ہے میرے لئے تم جانتے ہو اسے میں کچھ نہیں ہونے دوں گا لیکن اسے دیکھے بغیر میں رہ نہیں سکتا پہلے بتا رہا ہوں۔۔؟ زید کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ آئی تھی وہ دیکھنے میں بھی بہت ہینڈ سم خوبصورت مرد تھے ڈی اے زید دونوں فل بلیک سوٹ میں تھے بہت ہی پیارے ڈیننگ لگ رہے تھے۔۔

"وہ نہیں جانتی ڈی اے کون ہے وہ صرف داریان حیدر خان کو جانتی ہے اور زید جعفری کو جانتی ہے۔۔؟ ڈی اے بولتا اٹھ کر باہر نکل گیا پیچھو زید ہلکی مسکراہٹ سے اسکی پشت دیکھتا رہا۔۔

#Just Believe In Success

"بب۔۔ بابا۔۔ دد۔۔ داریان آئے کیوں نہیں ہیں لینے اا۔۔ انھیں فون کریں نہ ہم ہم معافی مانگ لیں گے ان سے بس وہ ہیں چھوڑیں نہیں ہم ایک اور انعم ماما نہیں بنا چاہتے ہیں پلیر بابا۔۔ النعل نے روتے ہوئے کہا ہر لمحہ گزرتا ہوا دل پر بڑا گہرا گز رہا تھا۔۔

"وہ ضرور آئیگا بیٹا اسنے کما تھا وہ حیات نہیں بنے گا دیکھنا وہ آئیگا ہم معافی مانگ لیں گے وہ آپ کے ساتھ کچھ نہیں کرے گا اب کچھ کھالو اسے کرو گی تو طبیعت خراب ہو جائے گی آپ اس ننھی سی جان کو کیوں سزا دے رہیں ہے۔۔۔؟ حیات صاحب کا دل تو تڑپ رہا تھا اپنی بیٹی کی ایسی حالت دیکھتے ہوئے ان سے انکل کا دکھ برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔"

"ہم نہیں وہ دے رہیں ہے سزائیں اپنے بچے کو انہیں کیوں ہم پر رحم نہیں آتا بلکہ کیوں آہ۔۔ انکل تڑپتے ہوئے رو رہی تھی اس ظالم انسان کے لئے جس سے وہ عشق کر بیٹھی تھی۔۔"

"میری جان آپ مضبوط بن جاؤ آپ ایک نہیں ہے اب آپکو ہمت کرنی ہو گی آپ اسکو محبت سے جیتیں گی اس طرح ہار کر نہیں اب کوئی حیات انعم نہیں بنے گا آپ سمجھ رہی ہے ہماری بات۔۔!! حیات صاحب پیار سے اسے سمجھانے لگے تھے وہ نہیں چاہتے تھے کہ پھر سے انکی کہانی شروع ہو وہ انکل کو مضبوط بنانا چاہتے تھے۔۔"

"چلیں اٹھیں آپ کو ناز ادا کرنی چاہیے وہی آپ کو سب دیکھا جو آپ اس رب سے دل سے مانگے گی آپ جانتی ہے نہ اسکے سوا کوئی نہیں ہے جو مشکل وقت میں بھی ساتھ چھوڑے وہ ہمیشہ اپنے بندے کے ساتھ رہتا ہے۔۔؟ حیات صاحب کے بہت سمجھانے کے بعد وہ اٹھ کر وضو کرنے لگی تھی۔۔"

"رَبِّیْ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَاتَّصِرْ"

اے میرے رب! میں بے بس ہوں تو میری مدد فرما
انکل دعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر آیت پڑھتے ہوئے بے بسی سے روتے ہوئے اپنے رب سے دعا کرنے لگی تھی
اسکا معصوم چہرے پر حجاب اسکا معصوم خوبصورت چہرہ بہت زیادہ پیارا لگ رہا تھا وہ دل سے عبادت کرنے لگی
تھی اسکے چہرے پر نور آیا تھا بیشک رب کی عبادت کرتے ہوئے چہرے پر خوبصورت سانور آتا ہے جو آج
انکل کے معصوم چہرے پر تھا۔۔

⇒

"بیراج ایسا کیوں ہے وہاں جا کر واپس کیوں آنا پڑتا ہے ہم اپنی روح دل وہیں چھوڑ کے آتے ہیں ساتھ صرف اپنا وجود لیکے آتے ہیں میرے آنکھوں کے سامنے وہی منظر بیت رہا ہے کعبۃ اللہ شریف روزہ رسول ﷺ کے آگے بیٹھ کر کتنا سکون آتا ہے وہاں ایک ایسا سکون ہے جس کے لئے ہم یہاں تڑپتے ہیں۔۔۔!!
دافیہ ان منظر میں کھو گئی تھی وہ لوگ کل ہی واپس آئے تھے عمرے سے حیات صاحب سے کل رات ہی بات کی تھی انعل کی بھی بات ہو گئی تھی انعل سے وہ بہت خوش تھی انکے لئے یہاں بھی سب اس سے بات کرتے ہوئے بہت خوش ہوئے بہت سی دعا سب نے اسے دی۔۔

"صحیح کما دل روح تو وہیں چھوڑ کے آئے ہے اللہ پاک پھر ہم سب کو یہ سعادت نصیب کرے آمین۔۔۔!!
بیراج نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

"بیٹا کیا انعل پاکستان آئے گی۔۔؟ بی جان نے روم میں آتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

"نہیں بی جان چاچو نے کما داریاں اسے اس حالت میں پاکستان لیکے نہیں آنا چاہتا اس لئے آپ بے فکر رہیں ہم کچھ دن میں چلیں گے اس سے ملنے۔۔!! بیراج نے مسکراتے ہوئے بی جان سے کہا تھا وہ مسکراتی انعل کے لئے دعا کرنے لگی۔۔۔

"اللہ آپ دونوں کو بھی نیک صالح اولاد نصیب کرے آمین۔۔!! بی جان انہیں دعا دینے لگی بیراج دا فیہ نے بھی آمین کہا تھا۔۔۔

⇒

"کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتے۔۔؟ حیات صاحب نے بے بسی سے کہا تھا۔۔

"کیا آپ نے میری آئی کو معاف کیا تھا۔۔؟ داریاں انکے سامنے تھا اسکی آنکھوں میں وہی نفرت تھی۔۔

"انعل کو لینے آیا ہوں اسے میرے ساتھ بھیجو ورنہ آپ نہیں جانتے میں کیا کچھ نہیں کر سکتا۔۔؟ داریاں کو لگا شاید وہ انعل کو نہیں جانے دیگا۔۔

"میں اسے روکوں گا نہیں کیوں کے میں اب ایک اور انعم حیات نہیں چاہتا بس ایک گزارش ہے میری بیٹی کو میرے گناہ کی سزا مت دینا پلیز داریاں وہ سہ نہیں پائے گی وہ بہت معصوم ہے اسکی معصومیت مت چھین نہ

"یہی تڑپ دیکھنا چاہتا ہوں یہی شرمندگی سے جھکا سر دیکھنا چاہتا ہوں آپ کا یہی درد دل میں دیکھنا چاہتا ہوں جو میرے باپ کے اندر تھا میری آنی کے پاس تھا لیکن آپ وہ درد کبھی محسوس نہیں کر سکتے ہیں جو میرے اندر ہے کیسے اپنے ہی ملک سے اپنے ماں باپ آنی کا آخری بار بھی چہرہ دیکھ نہیں پایا میں جانتے ہیں کیسا درد ہوتا ہے جو درد دیتے ہیں وہ درد محسوس نہیں کر پاتے لیکن آپ کو تو میں ساری زندگی تڑپاؤنگا اپنی بیٹی کو دیکھنے کے لئے تڑپیں گے لیکن اگر اس سے آج کے بعد ملنے کا سوچا بھی تو میں اسے کیا کرونگا یہ بات آپ بہت اچھے سے جان جائیں گے جا کے دیکھ لیں اپنے دوست کی لاش کو بھیج دی ہے اسکی لاش کو دل تو آپ کے ہزار ٹکڑے کرنے کو کر رہا ہے پر صرف اپنی آنی کی وجہ سے چھوڑا ہے آپ کو لیکن یہ مت سمجھنا معاف کر دیا میں نے آپکو اب تو جب تک سانس لے رہیں تب تک تڑپیں گے۔۔۔!! داریاں بے حد سرخ چہرے سے حیات کی آنکھوں میں دیکھتا غصے میں غرایا تھا۔۔۔

"درد۔۔ داریان پپ۔۔ پلیز آ۔۔۔۔۔ چپ ایک دم چپ تم بچ میں نہیں بولو گی یہ میری جنگ ہے میری تکلیف ہے اسکے بچ مت آؤ مجھے نفرت ہے ان لوگوں سے جو دوسروں کے درد کو نہیں سمجھتے اپنی لالچ میں جیتے ہیں اور اگر تم سچ میں میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو تو آخری بار مل لو اپنے باپ سے یہ انکے لئے سزا ہے جیسے میری آنی کودی تھی نہ انکے بچے شوہر سے الگ کر کے چلو اب۔۔۔!! داریان غصے میں دھاڑتے ہوئے آگے بڑھ کر نعل کا ہاتھ پکڑتا آگے بڑھا تھا نعل نے روتے ہوئے پیچھو اپنے باپ کو دیکھا جو اسے اداس سی مسکراہٹ اور خم آنکھوں سے دیکھ رہے تھے وہ روتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگی تھی داریان بے حد غصے میں تھا اسکے آنسوؤں بھی اس پر کوئی اثر نہیں کر رہے تھے۔۔۔"

"السلام علیکم النعل کیسی ہوتا ہے زافا آپکا کب سے انتظار کر رہی ہے۔۔!! حنان داریان کے ساتھ اندر آتی النعل کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

"وعلیکم السلام جی ہم بعد میں آ کے ملتے ہیں۔۔!! النعل حنان کو جواب دیتے داریان کے پیچھوروم میں گئی جو اسے انور کیے اوپر روم میں چلا گیا تھا حنان اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنے روم میں چلا گیا تھا۔۔

"آ۔ آپ ہم سے ناراض ہیں پ۔۔۔ پلیرب۔۔۔ بابا کو معاف کر دیں وہ بہت شرمندہ ہے آ۔ آپ سے بھی معافی مانگ چکے ہیں۔۔ النعل نے ڈرتے ہوئے کہا تھا داریان غصے میں اپنی فائل ڈھونڈ رہا تھا وہ اس وقت النعل پر غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن شاید وہ چاہتی تھی وہ غصہ کرے وہ ضبط کر تا باہر جانے لگا تھا کے النعل پھر بول پڑی تھی۔۔۔

"کک۔۔ کہاں جا رہے ہیں آپ۔۔؟ اسکا ہاتھ پکڑ کر روکتے ہوئے پوچھا تھا اس نے۔۔

"مرنے جا رہا ہوں چلو گی۔۔؟ داریان نے غصے میں گھور کر کہا تھا۔۔

"اللہ نہ کریں ایسے نہیں کہتے۔۔!! النعل نے دھڑکتے دل کے ساتھ اسکے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

"اچھا پھر کو مرے آپکے دشمن بولو۔۔؟ وہ طنز یہ مسکراہٹ سے بولا۔۔۔

"ہم۔۔ ہم ایسا بھی نہیں کہیں گے آپ کیوں ایسا بول رہیں ہیں۔۔!! وہ نم آواز میں بولی تھی۔۔

"کیوں نہیں کہو گی کیا مجھے ایسا نہیں بولنا چاہیے!! داریان اسکا ہاتھ ہٹا کر اس پر گرفت مضبوط بناتے بولا تھا۔۔

"ہم۔۔ ہم جانتے ہیں آپ کے اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔۔!! النعل نے پانی بھری آنکھوں سے کہا تھا۔۔

"پھر تو تمہیں کنا چاہیے تمہارے شوہر کے دشمن ہے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔!! داریان نے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔۔

"آ۔ آپ واپس کب آئیں گے کک۔۔ کیا جانا ضروری ہے پلیر داریان کیا آپ ہمارے ساتھ خوش نہیں رہ سکتے ہیں ہم آپ کے بغیر نہیں رہنا چاہتے ہیں پلیر۔۔!! النعل نے بات بدلتے ہوئے اسے روکنا چاہا بولتے ہوئے اسکے آنسو بہنے لگ گئے۔۔

"پتا ہے اس دنیا کے لوگ بہت ظالم ہے لیکن اس دنیا کو بنانے والا بہت رحمن رحیم ہے وہ کسی بھی بندے کو اکیلا نہیں چھوڑتا میں اس کے سامنے پتا ہے کیوں جھکتا ہوں کیوں کوئی نشہ وغیرہ نہیں کرتا کیوں کے اس نے مجھے سنبھالا ہے اس نے مجھے زندہ رکھا ہے اس نے مجھے دنیا کے یہ ظالم لوگ دیکھائے ہیں اس نے اپنی رحمت دکھائی ہے اس کی راہ میں چلنے سے کتنا سکون ملتا ہے یہ مجھ سے پوچھو اسکے ذکر میں کتنا آرام آتا ہے یہ میں جانتا ہوں جب مجھے کوئی سنبھالنے والا نہیں تھا تو اسے سنبھالا اسے مجھے روزی دی بھوکا سونے نہیں دیا وہ تو رب ہے ستر ماؤں سے بھی زیادہ محبت دینے والا وہ کسی کو بھی تنہا نہیں چھوڑتا جو لوگ کہتے ہیں نہ ہم ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے وہ لوگ رہ لیتے ہے جب وہ اس کی راہ میں جاتے ہیں جب وہ سکون کی تلاش میں نکلتے ہے۔۔

"اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے" اور وہ میرے لئے آسانی پیدا کرتا ہے انسان تو صرف مشکلیں پیدا کرتا ہے میں صرف اس کی ذات سے ڈرتا ہوں مجھے صرف اس سے خوف آتا اسکے جلال سے آتا ہے تمہیں بھی سکون کی تلاش ہے نعل تمہیں مجھ سے نہیں اس کی راہ میں سکون ملے گا تم انکے آگے جھکو اس سے مانگو خود کو مجھے صرف وہی دیتا ہے انسان کچھ نہیں ہوتا وہ صرف اس کا وسیلہ بنتے ہیں میں نے صرف ایک ہی دعا مانگی ہے اس سے وہ مجھے انصاف دلا دے میرے ماں باپ آنی کی روح کو سکون دے میں غلط کام نہیں کرنا چاہتا لیکن میں مجبور ہوں میرے پاس کچھ نہیں ہے میں جو کام کرتا ہوں میں جانتا ہوں اسے کیسے کرنا ہے اس لئے وہ مجھے غلط راہ پر چلنے سے روکتا ہے اور ایک بات میں تمہارے باپ کو کبھی معاف نہیں کر سکتا اگر تم میری جگہ ہوتی شاید تم بھی یہی کرتی میں اسکے ساتھ جو بھی کروں تم میرے بیچ میں مت آنا یہاں میں تمہیں تکلیف دیتا ہوں تو وہاں اسے تکلیف ہوگی لیکن میں اپنے بچے کو تکلیف نہیں دے سکتا اس لئے جب تک یہ نہیں آتا اس دنیا میں تب تک میرے ساتھ رہو خوش رہو اپنے باپ سے ملنے کی کوشش مت کرنا میں برداشت نہیں کروں گا نعل۔۔!! داریان اس کا منہ اپنے ہاتھ کے پیالوں میں لیتا بہت نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا وہ روتے ہوئے اسکے سینے سے لگ گئی تھی داریان نے اسکے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھ دیے۔۔

"ہیں نہیں پتا ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے پر ہم اپنا نصیب سمجھ کر خاموش ہیں شاید یہی سب لکھا تھا ہماری قسمت میں۔۔!! نعل نے اسکے سینے سے لگ کر روتے ہوئے کہا تھا داریان خاموش رہا۔۔

⇒

اس دن کے بعد حیات صاحب النعل سے نہیں ملے نہ ہی النعل نے کوشش کی اس نے سوچ لیا تھا وہ داریان کا غصہ جلد ہی ختم کروادے گی پھر اپن عبا با کو معافی دلادے گی اب یہ تو وقت بتائے گا کیا ہوتا ہے ان سب کی زندگی میں النعل زافا اور اسکی بیٹی کے ساتھ سارا دن اچھا وقت گزارتی تھی داریان اب اس سے نرمی سے پیش آتا تھا اسکے ساتھ کیوں کے النعل کی طبیعت خراب رہنے لگی تھی وہ پھر بھی بہت کوشش کرتی تھی کبھی کبھی کھانا بنانے کی لیکن داریان اسے اب کام کرنے نہیں دے رہا تھا رات کا کھانا بھی وہی اسے کھلانے لگتا تھا لیکن النعل کو اب خود سے کھانا کھانے پینے آ رہا تھا وہ بہت سمجھ دار اور مضبوط بن رہی تھی جو اسکے لئے مشکل تھا پر ناممکن نہیں داریان اسے بہت پیار سے سمجھاتا تھا وہ غار قرآن میں اپنا دل لگایا کرے اور النعل وہی کرتی تھی اسے بہت سکون ملتا تھا ان سب کے لئے ہی تو وہ داریان سے عشق کرنے لگی تھی جو اسے اسے رب سے قریب کیا داریان پوری کوشش کرتا تھا النعل سے پیار نرمی سے پیش آئے لیکن جب اسکے باپ کا چہرہ اسکے سامنے آجاتا تھا تو وہ النعل پر کبھی غصہ بھی کر جاتا تھا النعل سمجھ جاتی تھی وہ ایسا کیوں کرتا ہے وقت کا کام ہے گزر نہ وہ گزر رہا تھا جیسے وقت گزر رہا تھا النعل کا جسم بھاری ہوتا جا رہا تھا وہ اس روپ میں مزید خوبصورت حسین لگنے لگی تھی۔۔۔

⇒

"کیسی ہو کھانا کھایا کہیں درد تو نہیں ہو رہا ہے۔۔!! داریان نے روم میں آتے ہوئے پوچھا تھا وہ بیڈ سے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھی تھی اسکا ساواں ماہ چل رہا تھا۔۔"

"کھانا کھانے کو دل نہیں کر رہا ہے۔۔!! النعل نے اداسی سے کہا پتا نہیں کیوں وہ اب اداس رہنے لگی تھی کبھی کبھی اسکا دل بہت گھبرا جاتا تھا۔۔"

"دل کو کیا ہوا۔۔۔ دل کو تو بہت کچھ ہوا ہے پر آپ سمجھنا نہیں چاہتے۔۔ داریان کے سوال پر النعل نے مسکراتے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا اسکی بات پر داریان کے ہونٹوں پر بھی ہلکی مسکراہٹ آئی تھی

"اچھا پھر آج سمجھا دو تمہارے دل کو کیا ہوتا ہے۔۔؟ داریان اس کے ساتھ سامنے بیٹھ کر اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیتا ذرا اس کے آگے جھکتے ہوئے کہا تھا نعل مسکراہٹ سے سرخ پڑتے چہرے کو جھکائی اسکی دھڑکنوں کا شور داریان با آسانی سن سکتا تھا۔۔

"ہم آپ کے ساتھ پوری زندگی گزارنا چاہتے ہیں پر ڈر لگتا ہے اب پتا نہیں کیوں ہم جانتے ہیں آپ ہم سے نفرت کرتے ہیں لیکن ہم آپ سے کبھی نفرت نہیں کر سکتے ہیں کیوں کہ ہمیں آپ سے عشق ہوا ہے عشق میں تو نفرت نہیں ہوتی ہیں نہ ہمیں آپ کے غصے سے بھی محبت ہے پر آپکی ناراضگی سے بہت ڈر لگتا ہے۔۔!!

نعل نے دھڑکتے ہوئے دل سے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

"مجھے نہیں پتا مجھے تم سے محبت ہے یا نہیں لیکن اتنا جانتا ہوں میں تم سے نفرت عشق کرتا ہوں نفرت تمہارے باپ کی وجہ سے ہوتی ہے عشق آنی کی وجہ سے اور وہ بچپن والا داریان ہوتا تو شاید ہی تم سے محبت کرتا یہ داریان بہت اکیلا ہے ٹوٹا ہوا انسان ہے جیسے اس دنیا کے ظالم لوگوں نے ہی سنبھالا تھا وہ بھی اب انکے جیسے بن گیا ہے مجھ سے اچھے کی امید کم رکھا کرو۔۔!! داریان سنگدلی سے بولا تھا نعل کے اندر کچھ ٹوٹا تھا اسے ہمیشہ سے خواہش تھی وہ کبھی تو اسے اپنی محبت عشق کا اظہار کرے گا وہ خود کو کتنا خوش نصیب سمجھے گی اس دن پر شاید ہی وہ دن آئے۔۔۔

"باہر چلیں آئیں کریم کھانے کا دل کر رہا ہے اور تھوڑا اک کرنے کا پلیر۔۔!! نعل نے خم آواز میں کہا داریان جانتا تھا وہ اداس ہو گئی ہے اسکی باتوں سے وہ آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ چومتا پیچھو ہوا اور پھر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا نعل نے مسکراتے ہوئے ہاتھ تھام لیا تھا۔۔

#Just Believe In Success

"آپ بہت برے ہیں گندے ہیں۔۔؟ نعل نے اس کے ساتھ باہر سڑک پر چلتے ہوئے ہلکی آواز میں کہا تھا اس کے ہاتھ داریان کے بازو میں تھے داریان کے دونوں ہاتھ اپنی پینٹ کی جیب میں تھے دونوں آرام آرام سے قدم اٹھا رہے تھے اپنے گھر سے تھوڑا آگے نکل آئے تھے۔۔

"ہاں ہوں میں برا۔۔!! داریان نے ہلکی مسکراہٹ سے بولا تھا۔۔

"ہم آپ سے نفرت نہیں کر سکتے پر آپ بہت اچھے ہیں۔۔!! نعل کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ آئی تھی۔۔"

"مت کرو یہ کام میں بہت اچھے سے کروں گا۔!! داریان نے ایک نظر اسکے مسکراتے ہوئے چہرے پر ڈالی تھی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی خوبصورت رات لنڈن جیسا شہر رات میں بھی ایک خوبصورت منظر رکھتا تھا روشنیوں سے بھر ادونوں نے لونگ کوٹ پہنا ہوا تھا نعل نے شال اچھے سے اوڑھ رکھی تھی آگے سے دونوں ہی بے حد خوبصورت پیارے لگ رہے تھے۔"

"ہم نے آپ سے عشق کیا ہے داریان کیا آپ کو ایک بار بھی ہم سے محبت نہیں ہوئی ہیں تڑپا کر آپ کو سکون ملتا ہے۔!! نعل جب بھی اس سے باتیں کرتی یہی سوال کرتی تھی جس پر داریان کا جواب وہی۔۔"

"تمہاری تڑپ تمہارے باپ کو تڑپاتی ہے اور یہی میرے لئے سکون ہے محبت عشق یہ لفظ تمہارے باپ سے پوچھنا وہ تمہیں بتائے گا کیسے اسے کسی بے گناہ کو سزا دی تھی۔؟ داریان نے سنجیدگی سے کہا تھا۔"

"آ۔ آپ ہیں وہ سزا مت دیں ہم بے قصور ہیں ہیں اس گنہگار کی سزا مت دیں جو ہم نے نہیں کیا داریان پلیز میرے ساتھ ایسا مت کریں۔!! وہ پھر سے رونے لگی تھی۔"

"باپ کے گناہ کی سزا بیٹی کو ہی ملتی ہے یاد رکھنا۔!! وہ بولتا آگے بڑھ گیا تھا کہ اسکی بات نے اس کے قدم روک دیئے۔"

"دعا کریں آپ کی بیٹی نہ ہو ورنہ اسے بھی اپنے باپ کی سزا ملے گی۔ پانی بھری آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔"

"آا اہہ۔۔ دوبارہ اگر ایسا بولا تو جان لے لوں گا تمہاری شروعات تمہارے باپ نے کی تھی میں تو صرف انہیں انکی غلطی یاد دلارہا ہوں۔ اس کے بولنے پر داریان نے تڑپ کر اس کا بازو کھینچنا سخت گرفت میں لیتا بولا تھا نعل ہلکا سا مسکرائی داریان نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کا بازو چھوڑ دیا تھا۔"

"آپ ہم سے نفرت کرتے ہیں۔؟ پانی سے بھری آنکھوں میں ایک امید تھی شاید وہ انکار کر دے۔"

"بے انتہا نفرت عشق کرتا ہوں۔!! وہ ذرا جھک کر مسکراتے ہوئے بولا۔"

"نہیں نفرت آپکی ہے عشق میرا نفرت کو عشق سے ملا کر اسکی توہین مت کریں۔۔!! نعل نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

"اسکی توہین تم کر رہی ہوں میں تو اسے بھاریا ہوں۔۔ داریان نے بھکتے ہوئے اسکی ناک سے ناک ملاتے ہوئے کہا نعل کی بند آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔

"کیسے ہو لو برڈز سڑک پر رومانس نہیں کیا جاتا کیا تم نہیں جانتے۔۔؟ ایک بھاری مردانہ آواز آئی انکے قریب سے داریان نعل سے دور ہوتے ہوئے سامنے دیکھا اسکی آنکھوں میں غصہ آگیا تھا اسے یہاں دیکھ کر نعل اسکو دیکھتے ہوئے ڈر سے داریان کا بازو مضبوطی سے پکڑ لیا تھا زید اسکے خوبصورت چہرے پر اپنے لئے خوف دیکھتا ہوا تھا۔۔

"کیا تم ڈر رہی ہو مجھے سے یار میں تو ڈر ختم کرنے آیا تھا۔۔؟ زید نے مسکراتے ہوئے کہا تھا وہ وائٹ شرٹ بلیک پیٹ بلیک لونگ کوٹ میں بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔

"تم یہاں کیوں آئے ہو۔۔۔ بیٹھ کر بات کرتے ہیں نعل بھی تھک گئی ہوگی اب آؤ پاس والے ریسٹورنٹ میں چل کر بیٹھتے ہے۔۔!! زید مسکراتے ہوئے آفر دیتا اندر چلا گیا پیچھو داریان گہرا سانس لیتا نعل کا ہاتھ پکڑ کر اندر چلا گیا تھا۔۔

"ہر ہیر و ولن کی ایک داستان ہوتی ہے ہر نفرت کی ایک کہانی ہوتی ہے اور محبت کا ایک راز ہوتا ہے ہر انسان بے آواز ہوتا ہے۔۔!! زید مسکراہٹ سے بولتا ان دونوں کو دیکھا جو اسے ہی گھور رہے تھے۔۔

"تمہاری اس بکواس کا مطلب۔۔؟ داریان نے اسے دیکھتے ہوئے غصے میں کہا تھا۔۔

"مطلب ہی تو نہیں ہے اس میں یہاں نعل سے ملنے آیا تھا کافی عرصے سے نہیں دیکھا تھا دل بہت بے

چین ہو رہا تھا اب عشق کیا ہے اس میں دیدار سے یار نہ ہو تو تڑپ بڑھ جاتی ہے یہ بات تم دونوں بہت اچھے سے سمجھ سکتے ہو۔۔!! زید طنزیہ بولا تھا داریان کا بس نہیں چل رہا تھا اسکا خون کر دے اسکے سامنے عشق کی باتیں کر رہا تھا اسکی بیوی سے نعل کو اسکی بات اچھی نہیں لگی تھی۔۔

"ہم۔۔۔ نہیں گھر جانا ہے۔۔!! نعل نے داریان کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

"ابھی تو آیا ہوں یا اور تم جانے کی بات کر رہی ہو بیٹھو کچھ کھاتے ہیں تمہارے لئے آئس کریم آرڈر کرتا ہوں تمہیں پسند آئی گی۔۔۔ زید نے اس کے خوبصورت چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے پیار سے کہا تھا نعل حیرت سے اسے دیکھا اسکو کیسے پتا چلا اس کا آئس کریم کھانے کا دل کر رہا تھا داریان تو بس گھور تارہ گیا تھا اسے وہ نعل کے سامنے خود پر ضبط کرتا ہوا بیٹھا تھا۔۔۔

"یہ تو ڈی اے زید ہیں نہ یہ لوگ کس لڑکی کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔!! وہاں ان سے بیٹھا دور ایک آدمی ان دونوں پر نظر رکھتے ہوئے کہا تھا اسکی آنکھوں میں شیطانی چمک تھی وہ سیکریٹ سگار تادلچسپی سے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

"اس لڑکی کی وجہ سے ان دونوں کا دماغ خراب ہو گیا ہے ڈی اے تو اپنے ہاتھوں سے نکل چکا ہے اب زید بھی نکل رہا ہے اس لڑکی پر اف تک برداشت نہیں کرتے یہ دونوں ڈی اے نے کہا تھا وہ صرف بدلہ لے رہا ہے لیکن اب لگتا ہے وہ بہت آگے نکل چکا ہے۔۔۔!! جعفری صاحب سامنے ان تینوں پر نظر رکھتے ہوئے کہا تھا نعل پر نظر پڑتے ہوئے وہ نفرت سے اسے دیکھنے لگے تھے۔۔۔

"تو انکی کمزوری یہ ہے اب آئیگا مزہ اب میں لوں گا اپنے بھائی کے قاتل سے بدلہ ڈی اے اب تجھے تڑپنا ہو گا۔۔۔!! وہ شراب پیتے ہوئے ان کو نفرت غصے میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

"میرے ساتھ ڈیل کرو گے میں جانتا ہوں یہ کیسے ہو گا۔۔۔ ڈیل۔۔۔!! جعفری صاحب نے اس شخص سے ڈیل کی دونوں نے فہم نہ لگایا تھا۔۔۔

"آ۔۔۔ آپ دونوں دوست ہیں کیا۔۔۔!! نعل کب سے حیران تھی یہ لوگ آرام سے بات کر رہے تھے ایک دوسرے سے آج داریان نے غصہ بھی نہیں کیا اسے یہاں دیکھ کر زید کا نرم رویہ اسے یہ سب سوچنے پر مجبور کیا تھا تو اسے پوچھ لیا تھا اس بات پر دونوں کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی دونوں نے بے حد خوبصورت تھے مسکراتے ہوئے تو اور بھی زیادہ ہیڈ سم لگتے تھے۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے دوست کا تو پتا نہیں دشمن بہت اچھے ہیں دوستی کے تھوڑے چانس تھے افوس تمہارے وجہ سے وہ بھی ختم ہو گئے۔۔۔!! زید نے اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"آپ ہمارا نام مت لیا کریں ہم نے کچھ نہیں کیا۔ آپ دونوں ہی برے ہیں۔!! نعل انھیں گھورتے کہا اور اٹھ کر باہر جانے لگی۔

"تم چاہتے ہو میں تمہارا قتل کروں۔۔۔ نہیں یار میں چاہتا ہوں تم خود کشی کرو میں سکون سے رہوں اسکے ساتھ بابا۔!! زید بولتے ہوئے ایک آنکھ دبا کر باہر بھاگا داریاں دانت پسینے ہوئے اسکے پیچھو گیا تھا۔۔۔

"پتا نہیں ہم کہاں پھنس گئے ہے یہ لوگ کتنے عجیب ہے کبھی دوست بن جاتے ہیں کبھی دشمن ہم دونوں سے ناراض ہے اب آپ بھی بات نہیں کرنا ان سے اوکے۔!! نعل خود سے بڑبڑا کر باہر آکے کھڑی ہو گئی تھی اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اسے بھی سمجھا رہی تھی پھر خود ہی مسکرانے لگی۔

"ہیلو بیوٹیفل لیڈی۔۔۔ آہ آ۔ آپ کک۔۔۔ کون۔۔؟ ایک شخص اچانک سامنے آگیا تھا نعل ڈر سے ایک قدم پیچھو ہوتے زید سے لگی تھی۔

"آرام سے مائے لیڈی ایسے فضول لوگوں سے ڈرتے نہیں ہے۔!! زید اسے پیچھو سے پکڑتا نرمی سے بولا تھا سامنے اس شخص کو خون خوار نظروں سے دیکھ رہا تھا جو اسے دیکھتا مسکرایا تھا۔

"سامنے سے ہٹ جاؤ ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔ زید اسکے سامنے آتے غصے میں بولا تھا۔

"واہ یار تم لوگوں نے تو بہت بڑا ہاتھ مارا ہے۔!! وہ شخص کمینگی سے بولا تھا۔

"تیری تو۔۔۔ آہہ۔۔۔ داریاں۔۔۔ نعل تم ٹھیک تو ہو۔۔۔ د۔۔۔ داریاں کہاں ہے ہیں درد ہو رہا ہے۔!!

زید غصے میں اس شخص کو مارنے لگا تھا کہ پیچھو سے نعل درد سے کراہ اٹھی زید جلدی سے اسکے پاس گیا اور نظر آس پاس پھیری داریاں کی تلاش میں جب سامنے دیکھا اس کو فل ہڈی میں اسکی آنکھوں کا اشارہ سمجھتا وہ سر ہلا کر نعل کا ہاتھ پکڑتا اسکی مدد کرنے لگا گاڑی میں بیٹھانے کی وہ بار بار داریاں کا پوچھ رہی تھی پر زید نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

"آہہ۔۔۔ د۔۔۔ داریاں کہاں ہے آپ انھیں کیوں نہیں بلارہیں ہے آ۔ آپ ہیں پھر سے کڈنیپ کر رہیں ہے نہ۔!! نعل نے درد سے روتے ہوئے معصومیت سے کہا تھا۔

"بابا یار تم بھی نہ کمال ہو سچ میں اتنی معصوم پیاری ہو سب کو اپنی طرف کھینچتی ہو سیریلی اس وقت تم یہ سوچ رہی ہو میں ہو سبٹل چھوڑ کے کڈنیپ کرونگا۔۔؟ زید نے اسکی معصوم بات پر دل کھول کر قہقہہ لگایا تھا نعل نے غصے میں اسے دیکھا تھا۔۔۔"

"اب بول کیا چاہیے تجھے کیوں پیچکس کر رہا ہے تو ہمارا۔۔؟ ڈی اے نے اسکے سامنے آتے ہوئے کہا وہ شخص اسکے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی دیکھتا ڈر سے ایک قدم پیچھو ہوا تھا اسکی دہشت ہی اتنی پہیلی ہوئی تھی سب کو اس سے خوف آتا تھا۔۔"

"م۔۔ میں بس ایسے دیکھنے آیا تھا وہ تم لوگوں کو بہت کم دیکھا تھا کسی لڑکی کے ساتھ بس۔۔۔ شیش خاموش اندر جا اپنے بھائی کی لاش اٹھا کر جانا۔۔!! ڈی اے نے اسکی طرف جھک کر رازداری میں کہا تھا۔۔"

"یہ یہ کیا بکو اس کر رہے ہو تمہاری ہمت کیسے ہوئی اسے ہاتھ لگانے کی میں تمہاری جان لے لوں گا میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔!! وہ شخص اپنے آپ سے باہر نکلتا ڈی اے پر دھاڑا تھا وہ ڈی اے کو مارنے لگا تھا اسکے آدمیوں نے اسے پکڑ لیا تھا۔۔"

"اسنے ایک گستاخی کر لی تھی میری بیوی کے بارے میں سوچنے کی اب انجان بننے کی کوشش مت کرنا میرے سامنے مت آنا ورنہ اگلا نشانہ تم ہو گے۔۔ ڈی اے اسے وارننگ دیتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا پیچھو وہ شخص بھوکے شیر کی طرح اسے گالیاں دے رہا تھا۔۔۔"

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا ڈی اے اب دیکھنا میں تمہارے دل پر وار کروں گا تمہیں تڑپایا نہیں تو میرا نام بھی ارشد جتوئی نہیں آآہہ۔۔!! ارشد غصے میں چیخ رہا تھا اپنے بھائی کی لاش دیکھ کر جسے بے رحمی سے مار کر چلا گیا تھا۔۔"

#Just Believe In Success

"نعل کیسی ہے اب۔۔؟ ڈی اے ہو سبٹل میں آتے سامنے زید کو دیکھتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا تھا۔۔"

"مجھ سے خفا ہے یا ربول کیسے مناتے ہو اسے۔۔؟ زید نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔۔"

"اپنی بکو اس بند کر۔۔!! ڈی اے نے اسے گھوری سے نوازا تھا۔۔"

"مار دیا اسے ویسے مارا کیوں ڈرا دیتے۔۔۔ زندہ رہنے کا لائق نہیں تھا۔۔؟ اسنے غصہ میں کہا تھا۔۔"

"جو میری بیوی پر گندی نظر رکھتا ہے اسکا یہی حال ہوتا ہے۔۔ ڈی اے اے دیکھ کر طنز نہ بولا تھا۔۔
 "دھکی دے رہے ہو ویسے یار میری نظر بری تو نہیں ہے وہ نظریں بہت پاک ہوتی ہے جس میں عشق ہوتا
 ہے یاد رکھنا۔۔!! زید مسکراتے ہوئے بولتا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔
 کمینہ انسان۔۔!! ڈی اے اے گھورتا اندر چلا گیا۔۔"

⇒

"حانن۔۔ کیا ہوا یا رچلائی کیوں میری معصوم بچی ڈر جاتی تو۔۔ یہ معصوم ہے اسکو بھی اپنے باپ کی طرف مجھے
 تنگ کرنا آتا ہے یہ دیکھو ابھی اسکا پیپیر چیچ کیا تھا اور پھر سے خراب کر دیا اس نے آہ۔۔!! غصے تھکاوٹ سے
 بولتے ہوئے حنان کو گھورا جو اپنی بیٹی کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھا اسکی بات تو جیسے سنی ہی نہیں زویا آٹھ ماہ کی
 ہو گئی تھی بہت پیاری گول مٹول سی گلابی بچی تھی جواب حنان زافادونوں کے جیسی دکھتی تھی۔۔
 "حانن۔۔ اچھا بابا غصہ کیوں کر رہی ہو پھر سے چیچ کر دو ورنہ میں کر دیتا ہوں بس یہ اپنی آواز کو تھوڑا کم کرو
 میری معصوم بچی ڈر جاتی ہے یار کچھ تو خیال کرو۔!! حنان نے تھوڑے سخت لہجے میں اس سے کہا زافا کو کہاں
 عادت تھی اسکے سخت لہجے کی اسکی آنکھیں میں پانی جما ہو گیا تھا۔۔
 "سنبھالو اپنی معصوم بچی کو اور خود کو اپن جا رہی ہے یہاں سے۔۔!! غصے غم میں بولتے ہوئے دروازے کی
 طرف بڑھی تھی کے حنان تیزی سے آکر اسے روکا تھا۔۔
 "اچھا یار سوری اب نہیں کرونگا ایسے بات بس غلطی ہو گئی معاف کر دو پیاز نہ میری پیاری زافہ میری جان میری
 معصوم بچی کی اما جان معاف کر دو اپنے ناکام شوہر کو۔۔!! حنان اسکے آگے آتے ہوئے کان پکڑ کر معصوم منہ
 بناتا ہوا بولا تھا۔۔
 #Just Believe In Success

ایک شرط پر۔۔ منظور ہے بس تم کہیں مت جاؤ مجھے چھوڑ کر۔!! حنان اسکی بات سنے بغیر ہی اپنا فیصلہ سنایا
 تھا زافا نے آبرو اٹھا کر اسے داد دی۔۔

"او کے تو پھر ابھی جاؤ پہلے زویا کا پیپیر چیچ کرو اسکے بعد اسکے کپڑے دھو کر آؤ ورنہ اپن ابھی یہاں سے چلی
 جائے گی سوچ لے۔!! زافا ہاتھ اٹھا کر اپنا فیصلہ سناتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔"

"تمہاری تو چڑیل کہیں کی۔!! خان ڈانٹ پسنیے ہوئے بڑبڑا کر اپنے کام میں لگ گیا زافاد لچسی سے اسے دیکھ رہی تھی اور چھپ کر اسکی ویڈیو بنا رہی تھی تاکہ ڈی اے کو بھیجے اسے بتائے شوہر کیسے ہوتے ہیں اسے تو بس اس معصوم کا جینا دو بھر کر دیا ہے۔۔۔"

"خان تمہیں ایسی روتی ہوئی شکل نہیں بنانی چاہیے یہ سب تو تم اپنی پیاری سی بیٹی کے لئے کر رہے ہو نہ ویسے بھی بیٹیاں باپ کو لاڈلی ہوتی ہے۔!! زافا نے خان کو اسکی پیاری معصوم ڈول کے کپڑے دھوتے ہوئے دیکھ کر کہا تھا۔۔"

"اچھا تو کیا ماں کا کوئی فرض نہیں ہو تا جب دیکھو میری ڈول کے پیچھو پڑی رہتی ہوں اب بتاتا ہوں خاننن نہیں حاہا ہا ہا اب کروستی میرے ساتھ ہا ہا۔۔!! زافا سے چڑا رہی تھی جب خان کچھ سوچتا پ سے پانی نکالتا اس پر پھینکتا ہوا اسکی حالت پر ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا زافا غصے میں گھورتے ہوئے اسی ٹپ سے پانی نکال کر اس پر پھینکنے لگی تھی اپنی مستی میں جب انہوں نے دیکھا سامنے انکی بیٹی چھوٹے ہاتھوں سے تالیاں بجا کر ہنس رہی تھی دونوں اسے دیکھ کر مسکرائے تھے انکی محبت عشق انکی زندگی اب زویا میں تھی وہ لوگ اپنی چھوٹی سی زندگی میں بے حد خوش تھے۔۔"

⇒

"بیراج ایک بات کہوں۔۔ ہاں بولو یہ پوچھا مت کرو جو کہنا ہے بول دیا کرو۔!! دافیہ کے پوچھنے پر بیراج نت محبت سے کہا تھا۔۔"

"آپ ر مشا کو معاف کر دیں جو بھی ہوا لیکن وہ آپکی دوست ہے پلیز میرے لئے۔۔؟ دافیہ کو اچھا نہیں لگ رہا تھا اب اسکی وجہ سے ر مشا نے کیا تھا انکی دوستی تو پورانی تھی۔۔"

"او کے صرف تمہارے لیے ورنہ اسنے جو بھی کیا ہے معافی کے قابل نہیں اب یہاں بیٹھو میرے ساتھ۔!! بیراج نے کچھ سوچ کر ہاں کہا پھر اسے اپنے پاس بٹھایا۔۔"

"کیا ہم انکل سے نہیں مل سکتے کافی عرصہ ہو گیا ہے اسے ملے ہوئے اور وہ معصوم تو فون پر بھی بات نہیں کرتی انکل بہت پریشاں رہنے لگے ہیں۔!! دافیہ نے اسکے سینے پر سر رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔"

"ہم میں بھی سوچ رہا تھا لیکن چاچو نے منع کر دیا وہ نہیں چاہتے ہماری وجہ سے انل کو کچھ بھی ہوا سے کوئی تکلیف پہنچے داریان کے ساتھ بھی بہت برا ہوا پر شاید یہی نصیب میں لکھا تھا انکے۔۔!! بیراج گھر اسانس لیتا ہوا بولا تھا اسے انل بہت یاد آتی وہ لوگ ملنے والے تھے اس سے پر حیات صاحب نے سب سچ بتا دیا تھا وہ انل کی خوشی کی خاطر وہاں نہیں جا رہے تھے لیکن وہاں انل انکے بغیر اپنے دل کو کیسے سمجھا رہی تھی یہ کوئی نہیں جانتا تھا سوائے اس رب کے۔۔

"اچھا جاؤ میرے لئے چائے بنا کر لاؤ۔۔ بیراج نے اسے دیکھا جو مزے سے آنکھیں موند کر اسکے سینے سے لگی ہوئی تھی۔۔

"نہیں ہم باہر چلے دل کر رہا ہے باہر جانے کو۔۔ دافیہ نے لاڈ میں کہا بیراج اسے دیکھتا مسکرایا تھا اسے جیسی ہمسفر سوچی تھی دافیہ بالکل ویسی ہی تھی وہ اپنے رب کا بہت شکر گزار تھا جس نے اسکے نصیب میں ایسی ہمسفر دی دونوں ہی بے حد محبت کرتے تھے ایک دوسرے سے یہی انکے لئے بہت تھا کیوں کے انکے بیچ محبت عزت عشق تھا۔۔

⇒

"ڈی اے کہاں ہو تم داریان حیدر خان ا۔۔؟ جعفری صاحب اسکے گھر میں آتے ہی چلا کر اسکا نام پکارا تھا اس وقت گھر میں کوئی نہیں تھا صرف داریان انل تھے داریان اپنی سٹی میں تھا جب کے انل اپنے روم میں سو رہی تھی اس دن طبیعت خرابی کی وجہ سے ڈاکٹر نے اسے آرام کرنے کو کہا تھا اس بات کو دو ماہ ہو گئے تھے جو کے اب انل کی طبیعت کبھی بھی خراب ہو سکتی تھی اس لئے داریان اسے اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا جعفری صاحب کی آواز سنتا داریان نیچے آیا تھا۔۔

"آرام سے بات کریں یہ میرا گھر ہے اور ہاں میری بیوی سو رہی ہے اٹھ جائے گی اس لئے آرام سے بات کریں جو بھی کرنی ہے۔۔ داریان نے اپنے ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے سرد لہجے میں کہا تھا انھیں جعفری صاحب تو غصے میں گھورتے ہی رہ گئے۔۔

"یہ تم نے کیا حرکت کی ہے ارشد جتوئی کے بھائی کو مار دیا تھا تو سکون سے بیٹھ جاتے انکے کلب میں آگ کیوں لگوائی پھر سے کیا تمہیں اپنی جان پیاری نہیں ہے اگر نہیں ہے تو اپنی بیوی کا سوچو وہ اب انکی نظروں میں آپکی ہے اب کیا کرو گے۔۔۔؟ جعفری صاحب نے غصے میں سرخ پڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"یہ میرا مسئلہ ہے اس سے تم دور رہو میری بیوی کا نام بھی نہیں آنا چاہیے ورنہ انجام بہت برا ہو گا جہاں اتنے لوگوں کا خون کیا ہے وہاں ایک اور صحیح۔۔۔ ڈی اے نے اسے دھکی دی تھی۔۔۔

"تم تم مجھے دھکی دے رہی ہو اور میں تمہیں ہر جگہ سے بچاتا آیا ہوں۔۔۔ وہ ڈیل کس نے کی تھی اسی وجہ سے وہ شخص مارا گیا تھا اور مجھے کیوں بچاتے ہو بہت اچھے سے جانتا ہوں یاد رکھنا اگر میری بیوی بچے کو کچھ بھی ہوا تو میں تو ویسے بھی دوسرا موقع نہیں دیتا یہ بات تو بہت اچھے سے جانتے ہیں لیکن اس بار زید بھی کیا کرے گا یہ بھی آپ بہت اچھے سے جانتے ہیں۔۔۔!! ڈی اے کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو گئی تھی۔۔۔

"تمہاری بیوی جاتی نہیں ہے تم کون ہو جب اسے پتا چلے گا وہ ایک مونسٹر کے ساتھ ہے ایک خونی کے ساتھ جس نے آج تک ناجانے کتنے قتل کئے ہے جو اسکے باپ کو بھی مارنا چاہتا ہے جو اسے مارنا چاہتا ہے تم وہی ہو نہ جو اسے ڈرانے جاتے ہو اپنی پہچان بھی چھپا رکھی ہے بہت زبردست گیم پلینر ہو۔۔۔!! جعفری صاحب جان کر یہ سب باتیں کر رہے تھے کیوں کے انہوں نے دیکھ لیا تھا نعل کو اوپر بیک سائیڈ کی وجہ سے ڈی اے نہیں دیکھ پایا نہ ہی جعفری صاحب کی چال سمجھ پایا تھا وہ دونوں غصے میں ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے نعل کی جو شور کی وجہ سے آنکھیں کھل گئی تھی دیکھنے آئی تھی باہر لیکن جب ان دونوں کی باتیں سنی تو اسکا تو جیسے جسم ہی سن ہو گیا تھا وہ سفلت سی ڈی اے کی پیٹھ دیکھ رہی تھی اسے یقین نہیں ہو رہا تھا یہ سب داریاں نے کیا ہے وہ سچ میں ماسک مین تھا جس کے خوف سے وہ اب جا کے نکلی تھی اب جا کے خوشی سے زندگی گزارنے لگی تھی۔۔۔

"آآ آہہ۔۔۔ ب۔۔۔ بابا۔۔۔ د۔۔۔ داریاں۔۔۔!! نعل درد سے کراہتے ہوئے اندر روم میں گئی ہمت کر کے اسے سامنے سے اپنا موبائل اٹھایا جلدی سے اپنے بابا کا نمبر ملانے لگی روتے ہوئے وہ کانپتے ہاتھوں سے فون ملا رہی تھی درد بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔

"آہہ۔۔۔ ب۔۔۔ بابا۔۔۔ ہیلو نعل میرا بچا کیا ہوا۔ آپ ٹھیک تو ہے نہ نعل کچھ بتاؤ میری بچی میرا دل گھبرا رہا ہے۔!! نعل کا فون اٹھا کر حیات صاحب بیچی سے تڑپ اٹھے تھے اسکی درد سے کراہتی ہوئی آواز نے انکو تڑپا دیا تھا۔۔

"ب۔۔۔ بابا۔۔۔ ہم۔۔۔ ہیں۔۔۔ ب۔۔۔ بچالے وو۔۔۔ وہ مار دیگا ب۔۔۔ بابا واپس آجائے۔۔۔ ہم ہمارا۔۔۔ پ۔۔۔ پاس آہہ بابا آہہ دد۔۔۔ داریانن آہہ۔۔۔ نعل کانپتے ہوئے ہاتھ سے فون پر جلدی سے اپنے بابا سے بولی جتنا بولا گیا اس سے اسے بہت درد ہو رہا تھا وہ چیخ رہی تھی تڑپ رہی تھی درد سے داریان اسکی آواز سنتا جلدی سے اوپر بھاگا سامنے اسے دیکھا اسکا دل خوف سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

"انوکیا ہوا انو۔۔۔ آہہ دد۔۔۔ داریان۔۔۔ ب۔۔۔ بہت درد ہو رہا ہے آہہ ہیں درد ہو رہا ہے۔۔۔ بس ہمت کرو کچھ نہیں ہو گا ہم چل رہیں ہے رونابند کرو کچھ نہیں ہو گا انوکیا میری بات سنو آنکھیں بند مت کرنا میں ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔ آہہ۔۔۔ ب۔۔۔ بابا۔۔۔ دد۔۔۔ دار۔۔۔ آہ۔۔۔!! نعل کا درد بڑھتا جا رہا تھا وہ بہت تڑپ رہی تھی درد سے داریان آج بے حد ڈر گیا تھا اسکی حالت دیکھتے ہوئے وہ اپنے دھڑکتے دل کے ساتھ اسے اٹھا کر لے گیا ہو سٹیل جلدی سے ریش ڈرائیونگ کرتا وہ جلدی سے ہو سٹیل پہنچا اسے جلدی سے آپریشن روم میں لے گئے داریان باہر کھڑا نعل اور اپنے بچے کے لئے دعا کرنے لگا پھر جلدی سے وہاں کی مسجد میں گیا وہ پہلے ہی بہت کچھ کھوچکا تھا اسکے اندر کہیں نہ کہیں ابھی ڈر تھا بہت وہ نعل کو نہیں کھونا چاہتا تھا نہ ہی اپنے بچے کو آج نعل کو اتنا تڑپتا دیکھتا خود بھی تڑپ گیا تھا وہ ان سب کے لئے بہت چھوٹی تھی پھر بھی اسنے بہت درد تکلیف سہی تھی۔۔۔

"مبارک ہو بیٹا ہوا ہے۔۔۔!! نرس باہر آتے ہوئے اسے سفید کمبل میں اس خوبصورت بچے کو اسکے حوالے کیا داریان اس بچے کو اپنی گود میں لیتا اسے سینے سے لگایا تھا۔۔۔

"میری بیوی کیسی ہے اب۔۔۔ وہ ٹھیک ہے بس تھوڑی کمزوری ہو گئی ہے انھیں آپ انکا بہت اچھا خیال رکھیں تھوڑی دیر میں انھیں روم میں شفٹ کر دیا جائے گا۔!! داریان بے چین سا ہوا اسے نعل کو دیکھنا تھا۔۔۔

⇒

"کیا ہوا بھائی صاحب النعل کو آپ اتنے گھبرائے ہوئے کیوں ہے۔۔؟ بی جان نے فکر مندی سے پوچھا انہوں نے حیات صاحب کو النعل کے لئے پریشان روتا ہوا دیکھ کر پوچھا تھا۔۔

"بی جان اس نے میری بیٹی کو برباد کر دیا ہے اسکی معصومیت چھین لی ہے اسے بہت تڑپا رہا ہے میری پھول جیسی بچی کو میں نے آج تک کانٹا تک چھنے نہیں دیا اور وہ اسے کانٹوں پر چلا رہا ہے۔۔!! حیات صاحب بے بس ہوتے ہوئے رو رہے تھے انکے سینے میں بہت درد ہو رہا تھا اپنی بیٹی کو تکلیف میں دیکھ کر وہ تڑپ رہے تھے۔۔

"بھائی صاحب حوصلہ رکھیں کچھ نہیں ہو گا ہماری بچی کو آپ پیڑیں انکے پاس لے جائیں میں بات کروں گی داریان سے اسے سمجھاؤں گی۔۔!! بی جان نے روتے ہوئے کہا انکو النعل کی بہت یاد آتی تھی اتنے عرصے سے کسی نے بھی اس سے بات نہیں کی یہ دکھ تڑپ بہت تھی سب کو۔۔

"ہاں میں آج ہی کروا تا ہوں ہم دونوں چلتے ہیں اپنی بچی کے پاس وہ مجھے بلا رہی تھی بی جان۔۔!! حیات صاحب نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا اور فون ملانے لگے تھے۔۔

⇒

"النعل نے دھیرے دھیرے سے آنکھیں کھولی آس پاس دیکھا تو داریان کو پایا وہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا اس پر ہونٹ رکھتا جھکا ہوا تھا اسکی آنکھیں بند تھی بکھرے بال ماتھے پر بلیک شرٹ میں شرٹ کی بازو کہنیوں تک موڑی ہوئی تھی سفید رنگ وہ بے حد خوبصورت تھا النعل اسے ہی دیکھ رہی تھی اپنے دھڑکتے ہوئے دل میں اسے ماشاء اللہ کہا تھا داریان کو محسوس ہوا وہ اسکی نظروں کے حصار میں ہے اسے سراٹھا کر دیکھا اسکی نظریں النعل کی نظروں سے ٹلی داریان کو آج وہ لگ ہی لگ رہی تھی اسکی آنکھوں میں بہت سے سوال تھے جیسے

--

"ٹھیک ہو درد تو نہیں ہو رہا کچھ چاہیے۔۔؟ داریان نے فکر مندی سے آگے جھک کر اس سے پوچھا تھا وہ خالی خالی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی اسکے پوچھنے پر وہ ہلکا سا ہنسی پھر درد سے کراہتے ہوئے آنکھیں زور سے میچ لی۔۔

"کیا ہو انہی کیوں طبیعت تو ٹھیک ہے نہ۔۔؟ داریان نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا۔۔

"آپ چاہتے کیا ہیں ہم ٹھیک رہیں یا تکلیف میں پہلے سوچ لیں کیا چاہتے ہیں ہم سے ڈی اے۔۔؟ النعل کے بولتے ہوئے آنسو نکل آئے تھے اسنے آخری لفظ استعمال کرتے ہوئے گردن موڑ لی داریان حیرت شک میں اسے دیکھ رہا تھا تو کیا اسے پتا چل گیا ڈی اے کا اسکے کام کا اسکا دل ایک خوف سے دھڑکا تھا۔۔

"انح۔۔ ہمارا بچا کہاں ہے ہمیں ان سے ملنا ہے پلیر ہمیں آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ہمیں بابا کے پاس جانا ہے پلیر ہمارے بابا کو بلا دیں۔۔!! النعل نے روتے ہوئے اپنے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ یہ فیصلہ کیا تھا۔۔

"تو تم مجھ سے دور جانا چاہتی ہو۔۔؟ داریان زخمی سا ہلکا مسکرایا تھا۔۔

"ہم قریب کب تھے آپ کے آپ نے تو ہمیشہ نفرت میں رکھا ہیں کیا کبھی بھی ایک پل کو بھی آپ کو ہم سے محبت نہیں ہوئی داریان پلیر بتائیں صرف ایک بار ہم آپ کے منہ سے سننا چاہتے ہیں اپنے لئے وہ لفظ جو ہماری روح کو سکون دے۔۔!! النعل پانی بھری آنکھیں اسکی آنکھوں میں ڈال کر ایک امید سے پوچھ رہی تھی دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔

"محبت بیان نہیں کی جاتی وہ خاموش لفظ ہوتے ہیں وہ ایک خوبصورت احساس ہوتا ہے اسے صرف محسوس کیا جاتا ہے سمجھا جاتا ہے محبت کی حیا آنکھوں میں بیان ہوتی ہے عشق کی جگہ سجدوں میں ہوتی ہے وہ عشق صرف خدا سے ہوتا ہے اور انسان سے جو محبت ہوتی ہے نہ وہ آج کے دور میں ختم ہو چکی ہے یہاں سب مطلبی رہتے ہیں سچی محبت والے خاموش رہتے ہیں۔۔؟ داریان ذرا جھک کر بول رہا تھا النعل اسکے باتوں کے سحر میں تھی جو دل پر بہت زور سے لگ رہی تھی اسے اسکا درد بڑھا رہی تھی۔۔

"آپ ایسا کیوں کرتے ہیں کیا آپ کو درد نہیں ہوتا ایسی باتیں کرتے ہوئے کیا آپ کو ہمارے درد کا احساس نہیں ہوتا کیوں ہمارے ساتھ ایسا مت کریں ہم بہت محبت کرتے ہیں آپ سے ہمیں مت جدا کریں خود سے۔۔؟
 النعل روتے ہوئے اسکا لار پکڑ کر بول رہی تھی اور وہ صرف اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔
 "آخری سفر عشق مبارک ہو جانے من۔۔ وہ جھکتا اسکے ماتھے پر اپنی آخری نفرت عشق کی چھاپ چھوڑتا
 تھوڑی دیر سکون سے دونوں آنکھیں موند گئے تھے پھر وہ پیچھو ہوا۔۔

"نن نہیں پپ پلینز ایسا مت کریں ہمارے ساتھ ہم مر جائے گیں پلینز ہمارے بچے سے دور مت کریں دد
 داریاں نہیں نہ۔۔ النعل نے روتے ہوئے اسکے کالر کو پکڑ لیا تھا وہ جھکا اسکی آنکھوں میں وہ درد وہ ممتا وہ عشق
 دیکھ رہا تھا پر اس پر رحم نہیں کھا رہا تھا۔۔

"شش آرام سے تمہیں پتا ہے نہ مجھے تم روتے ہوئے بہت اچھی لگتی ہو تمہاری آنکھوں میں یہ آنسو
 تمہاری چھوٹی سی سرخ ناک یہ بھگی پلکیں میرا دل کرتا ہے ان میں ڈوب جاؤ میں بے انتہا نفرت کرتا ہوں تم
 سے تمہارے باپ سے لیکن ایک سائیڈ سے مجھے تم سے عشق ہے پتا ہے کیوں میری آنی کی وجہ سے یہ
 آنکھیں انکی ہے تم انکے وجود کا حصہ ہو اس لئے شاید۔۔۔ وہ نرمی سے کہتا آرام سے اسکے ہاتھ ہٹا کر جھکا اسکی ناک
 اور آنکھیں چومتا پیچھو ہوا النعل خالی خالی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کس بات کی
 سزا دے رہا ہے اسے کیوں اسے تڑپا رہا ہے کیوں اس سے عشق بھی کرتا ہے نفرت بھی النعل کی آنکھیں
 بند ہو رہی تھی پھر بھی وہ اسے دیکھ رہی تھی اسے محسوس کر رہی تھی اور وہ وہی کھڑا اسے بے ہوشی میں
 جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا وہ اسے یہ سزا صرف اسکے باپ کی وجہ سے دے رہا تھا اسے اپنے قدم بھاری محسوس
 ہوئے وہ انھیں اٹھا نہیں پارہا تھا لیکن خود پر ضبط کرتا وہ تیزی سے وہاں سے نکلا۔۔۔

⇒

"اسے لیکے جاؤ یہاں سے۔۔ کیا مطلب کہاں لیکے جاؤں اور یہ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا ڈی اے تم
 جانتے ہو کیا کر رہے ہو کیوں اسے تڑپا تڑپا کر مارنا چاہتے ہو اگر اتنی ہی نفرت ہے تو مار دو اپنے ہاتھوں سے
 ایک ہی بار اسے۔۔؟ خان غصے میں بھڑک اٹھا ڈی اے پر وہ اپنے بچے کو گود میں لیے پیار سے اسے دیکھ رہا

تھا وہ سفید سرخ بچہ اس وقت بالکل نعل جیسا دکھ رہا تھا ڈی اے نے دل سے مسکراتے ہوئے اسے چوما

"تمہاری بکو اس سننے کا ٹائم نہیں ہے ابھی اسے جلدی سے یہاں سے لیکے جاؤ اور کرنل کو دینا وہ آگے تمہارا انتظار کر رہا ہے اب جاؤ جلدی سے۔!! ڈی اے نے بچے کو خان کے حوالے کرنا سختی سے کہا تھا۔۔۔

"یہ سب ہو کیا رہا ہے مجھے بتاؤ گے پلیز ایک بار اسے دیکھنے تو دو یا کیوں ایسے کر رہے ہو پلیز ڈی اے ابھی بھی وقت ہے ایک بار اسے اپنے بچے سے ملنے دو۔۔۔ خان افسوس سے ڈی اے کو دیکھ رہا تھا جو اسکی بات انکور کرتا وہاں سے چلا گیا تھا اس وقت رات کے دس بج رہے تھے خان اس معصوم بچے کو افسوس سے دیکھا وہ شاید پہلا بچہ تھا جو اپنی ماں سے ملنا بھی نصیب نہیں ہوا یا شاید اسکی ماں کے نصیب میں یہ بد قسمتی لکھی تھی

⇒

"بب۔۔ بابا وہ نہیں چھوڑ کر چلے گئے بب بابا انھیں روکے نہ انھیں وہ ہمارا بب۔۔ بچالے گئے اسنے ہمیں دیکھنے بھی نہیں دیا تھا اا آہ۔۔!! نعل شدت سے تڑپتے ہوئے رو رہی تھی حیات صاحب آج صبح ہی پہنچ گئے تھے۔۔

"کچھ نہیں ہو گا میرا بچا ہم بات کرتے ہیں اس سے وہ مان جائے گا میں مناؤں گا بس آپ رونا بند کریں آپکی طبیعت خراب ہو جائے گی ہم آتے ہیں اس سے بات کر کے بی جان آپ نعل کے ساتھ رہیں۔۔!! حیات صاحب کو اسکے آنوں تڑپ اندر سے چھیناڑ کر مار رہی تھی۔۔

"بس کرو نعل بہادر بنو بیٹا یہ وقت نہیں کمزور ہونے کا وہ ضرور آئیگا آپکے پاس آپکا بچا لیکے!! بی جان نے اسے سینے سے لگاتے ہوئے سمجھا رہی تھی۔۔۔

"بہادر ہی تو نہیں بنایا آپ لوگوں نے ہمیشہ کمزور رکھا کبھی مضبوط نہیں ہونے دیا آج دیکھیں کیا ہو رہا ہے ہمارے ساتھ کسی خراب قسمت پائی ہے ہم نے کچھ اچھا نہیں ہوتا اا آہ۔۔؟ وہ اپنے بچے کو دیکھنے کے لئے تڑپ رہی تھی۔۔

"کیوں کر رہا ہوں یہ سب کیوں میری بچی کو تکلیف دے رہے ہو تمہیں مجھے سزا دینی ہے نہ تو مجھے مار دو میری بچی کو بخش دو داریاں اسے چھوڑ دو مت دو اسے تکلیف نہیں دیکھا جاتا مجھ سے اپنی بچی کی تکلیف وہ کبھی نہیں روئی اتنا تم نے بہت رلایا ہے اسے۔۔۔؟ حیات صاحب روتے ہوئے ہاتھ جوڑ گئے تھے اسکے سامنے۔۔

"یہی درد ہی تکلیف تھی میرے بابا کو سونا بھول گئے تھے جاگتے ہوئی راتیں گزرتی تھی انکی کیوں صرف آپکی وجہ سے آئی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے تھے وہ وہ بھی تو تڑپتی تھی اپنے بچے کے لئے دن رات ایک صرف ایک بار بھی خیال نہیں آتا تھا آپکو رحم نہیں آتا ان پر کیسے رہ رہی تھی وہ ہمارے ساتھ زندہ لاش بن گئی تھی پر آپکو کیا اب کیوں درد تکلیف میں ہے تب کیوں نہیں ہوتا تھا محسوس ہی درد میرے بابا نے ساتھ اب خود پر آئی ہے تو ہار مان رہے ہیں۔۔؟ ڈی اے نفرت کی شدت میں غرایا تھا۔۔۔

"مت کرو وہ مرجائی گی۔۔ حیات صاحب نے التجا کی۔۔

"وہ بھی درد سہتے ہوئے مر گئی تھی۔۔ وہ تنہی سے ہنسا تھا۔۔

"ہم دونوں ہی قاتل ہیں ہم دونوں ایک جیسے ہیں داریاں تم بھی وہی کر رہے ہو جو کچھ سال پہلے حیات نے کیا تھا اب تم بھی پچھتاؤ گے ساری زندگی تڑپو گے میری طرح۔۔ حیات صاحب نفرت سے اسے دیکھتے ہوئے اندر چلے گئے تھے پیچھو اسکا دل خوف سے دھڑکا ضرور تھا۔۔

⇒

"پتا ہے زندگی بہت مشکل ہے بہت ہیں جینے کا طریقہ نہیں آتا جب تک ہم کسی تکلیف سے نہیں گزرتے اور تب ہی راستہ ملتا ہے سکون سے جینے کا زندگی لفظ بہت آسان ہے پر حقیقت بہت تکلیف دہ ہے ہم نے بہت لاڈ میں زندگی گزاری ہے لیکن پتا ہے لاڈلوں کی زندگی ہی بہت مشکل ہوتی ہے بہت زیادہ جینا سب کو آتا ہے طریقہ کسی کو نہیں آتا اور جب خوش ہوتے ہیں تو وہ یاد نہیں آتا اور ہم اپنی ہی دنیا میں مگن رہتے ہیں لیکن جب دکھ تکلیف سے گزرنا پڑتا ہے تو وہ ہر پل ہمارے آنسوؤں میں ہماری دعاؤں میں ہوتا ہے ہم خوشیوں کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تکلیف کے ساتھ نہیں بی جان کیوں ہو رہا ہے ہمارے ساتھ ایسا۔۔؟ وہ روتے

ہوئے بول رہی تھی بی جان اسکے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی پیار سے انکل کو آئے ہوئے ایک ہفتہ گزر چکا

تھا وہ لوگ ہی لنڈن میں تھے حیات صاحب اسے پاکستان لیکے جانا چاہتے تھے پر انل نہیں مانی وہ ایک بار اس ظالم انسان سے اپنے بچے سے ملنا چاہتی تھی جو شاید کہیں چھپ گیا تھا اسے ملنے نہیں آ رہا تھا وہ روز اس کا انتظار کرتی دن رات تڑپ کر روتی تھی اس کا رونا بنی جان حیات کو بھی رلا دیتا تھا۔

"تم کیوں آئے ہو یہاں یہ مت سمجھنا میں خاموش ہو گیا ہوں اب تم سے کوٹ میں ملاقات ہوگی میں اپنی بیٹی کا بچہ تم سے لیکے رہو گا۔ حیات صاحب اسے اپنے گھر میں دیکھ کر غصے میں دھاڑاٹھے۔

"میرا بچہ مجھ سے کوئی الگ نہیں کر سکتا نہ ہی انل کو مجھ سے دور لے جاسکتے ہیں آپ مجھے۔۔۔ داریان اسکی آنکھوں میں دیکھتا انل کی روم کی طرف بڑھ گیا تھا وہ فل بلیک کپڑوں میں تھا سر پر ہڈی چہرے پر وہی ہمیشہ والا ماسک تھا لیکن وہ چھپ کر نہیں آیا تھا سید ہادر وازے سے آیا تھا۔

"د۔۔۔! بنی جان نے اسے دیکھتے ہوئے پکارا تھا کہ داریان نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر انہیں خاموش کروایا بنی جان اس کا اشارہ سمجھ کر اٹھ کر باہر جانے لگی انل آنکھیں موند کر لیتی ہوئی تھی وہ مہک وہ احساس وہ انسان وہ اپنے تیز دھڑکتے ہوئے دل سے اچانک جھٹکے سے آنکھیں کھول کر اٹھی اسے دشمن جان کو سامنے دیکھتے ہوئے وہ تیزی سے کھڑی ہونے کے چکر میں وہ لڑکھڑائی تھی کہ اسے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے اسے سنبھال لیا وہ بھری بھری آنکھوں سے اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا ایک ہاتھ آگے بڑھا کر اس کے چہرے پر سے ماسک ہٹایا۔

"د۔۔۔ داریان میں پتا تھا آپ ضرور آئے گے۔۔۔ انل اسے اپنے سامنے دیکھتے ہوئے اس کے گلے لگ کر شدت سے روتے ہوئے بولے جارہی تھی وہ بس اس کے گرد اپنا حصار مضبوط کرتا اس میں گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔

"آپ نفرت کرتے ہیں تو کریں شدید کریں پر میں ایسی سزا نہ دے میں ہمارے بچے سے ملا دیں پلینز ہم مر جائے گی۔۔۔!! وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔ وہ اس کے رونے میں وہ تڑپ وہ محبت سب وہ محسوس کر سکتا تھا پر شاید اس کا دل پتھر ہو گیا تھا جو اس کے تڑپنے پر بھی نہیں پھل رہا تھا۔

"ا نعل میری بات سنو رو نابد کروا بھی تم نہیں مل سکتی بچے سے لیکن میں وعدہ کرتا ہوں تمہیں بہت جلد ملو اوّل گاہیں تھوڑا صبر کروا بھی تمہیں اور ہمارے بچے کی جان کو خطرہ ہے میں تم دونوں کو نہیں کھو سکتا پلیز سمجھو بات کو اور یہ بات کسی سے بھی شیئر مت کرنا بس تھوڑا او۔۔۔۔۔ بس آہ۔۔۔۔۔ داریان اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے سمجھا رہا تھا نعل درد سے چیخ پڑھی تھی۔۔

"او۔۔۔۔۔ مرگئی نعل بس بہت ہوا آپ نے میں مار دیا ہے داریان مار دیا ہے ایسا کون سا خطرہ ہے جس نے ایک بچے کو ماں سے الگ کر دیا ہے بولے یہ سب آپکا پلین ہے نہ ہمارے بابا سے بدلہ لینے کا اس لئے آپ انہیں سزا دینے کے لئے کر رہیں ہیں ہمارے بچے سے بھی الگ کر دیا ہے جسے ہم نے محسوس تک نہیں کیا اسکا ہنسنا اسکا روناتک نہیں دیکھا ہے ہیں تو یہ بھی نہیں پتا ہمارا بیٹا ہوا ہے یا بیٹی آپ بہت ظالم ہیں داریان آپ بہت ظالم ہے اللہ کریں ہم مر جائیں ہم سے اور برداشت نہیں ہوتا آہ۔۔۔۔۔!! نعل اسے خود سے دور کرتے ہوئے دھکے دے کر پیچھو ہوتے ہوئے پھٹ پڑی تھی وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے نیچے بیٹھ گئی داریان میں تو جیسے ہمت ہی ختم ہو گئی تھی اسکا درد اسکی تڑپ اسے بھی تڑپا رہی تھی لیکن اسے بچانے کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا وہ جانتا تھا اسنے کینگ کے لوگوں کو مارا ہے وہ لوگ اسے زندہ نہیں چھوڑے گے لیکن اسکی وجہ سے نعل یا اسکے بچے کو کچھ بھی ہوا تو وہ برداشت نہیں کر پائے گا وہ اب ایک اور فیملی نہیں کھونا چاہتا تھا۔۔۔

"ا نعل پلیز بات کو سمجھو وہ لوگ بہت خطرناک ہیں وہ لوگ ہمارے بیٹے کو مجھے تمہیں مارنا چاہتے ہیں تم پلیز واپس پاکستان چلی جاؤ میں بہت جلد آؤنگا تمہارے پاس ابھی میری بات سمجھو۔۔۔۔۔ داریان نے اسکے آگے بیٹھ کر نم آواز میں کہا اسے تڑپا کر وہ خود کہاں سکون سے رہتا تھا۔۔

"پ۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔ یہاں سے چلے جائیں ہم سے بہت دور چلے جائیں ہم سکون سے مرا چاہتے ہیں آپ جائیں۔۔۔۔۔ او دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔۔۔۔۔ ہاں ہو گیا ہے۔۔۔۔۔!! وہ چلائی داریان سخت گھوری سے دیکھتا اسکے بازو اپنی گرفت میں لیے نعل سرخ آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی جو اسکی آنکھوں میں اپنے لئے نفرت نہیں دیکھ پارہا تھا۔۔

"آپ لوگ پاکستان چلے جائیں کل انفل کو بھی لیکے جائیں اسکو یہاں خطرہ ہے۔۔۔ داریان بولتا وہاں سے تیزی سے نکلتا چلا گیا تھا پیچھو حیات صاحب اسکی بات کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگے۔۔۔"

"ہمارا پیچکس کرنے سے کیا ملتا ہے آپکو۔۔۔؟ نعل نے آگے چلتے ہوئے اس سے پوچھا تھا جو اس کے پیچھو تھا

"سکون۔۔۔! ایک جواب آیا۔۔۔"

"اتنا روتی کیوں ہو۔۔۔!! وہ اب اسکے ساتھ چلنے لگا تھا۔۔

"یہ سوال رونے والے سے نہیں رلانے والوں سے پوچھنا چاہیے تھا۔۔ اسکی آواز رونے سے بھاری ہو گئی تھی

--

"میرے ساتھ چلو گی۔۔۔ زید اب اسکے آگے آگیا تھا نعل نے تیزی سے خود کو روکا ورنہ دونوں کا ٹکراؤ ہو جاتا

"کیا مسئلہ ہے آپ کا کیوں ہمارا پیچکس نہیں چھوڑتے کیا آپ کو نہیں پتا ہم شادی شدہ ہے کیا آپ داریان کو نہیں جانتے کیوں آپ دونوں ہمیں صرف دکھ دینا جانتے ہیں کیوں۔۔۔ نعل پھٹ پڑی اس پر اسے دھکے دے کر خود پیچھو ہوتے گھرے گھرے سانس لینے لگی تھی۔۔

"اآہ۔۔۔ کیوں تمہیں صرف اسکی محبت دیکھتی ہے جب کے وہ تم سے بے انتہا نفرت کرتا ہے کیوں تمہیں میری محبت میرا عشق جنون نہیں دکھتا کیوں میرا قصور کیا ہے ہی کے میں تم سے عشق کر بیٹھا ہو بولوس نعل بہت ہوا تم اب اس کے ساتھ نہیں رہو گی تم صرف میری ہو اور دیکھو اس نے تو تمہیں چھوڑ دیا اسکا بدلہ پورا ہوا اپنا مطلب نکال کر تمہیں زندگی سے نکال کر باہر پھینک دیا نہ تو کیوں ابھی اسکی عشق میں خود کو جلا رہی ہو۔۔۔ زید غصے میں آکر اسکے دونوں بازو پکڑتا اپنے قریب کرتے ہوئے غرایا تھا زید کی آنکھوں میں بھی پانی جمع ہو گیا تھا نعل حیرت سے اسکے جنون کو دیکھ رہی تھی۔۔

"سچ۔۔۔ چھوڑے ہم۔۔۔ ہمیں درد ہو رہا ہے۔۔۔؟ نعل درد سے رو پڑی تھی۔۔

"سوری لیکن پلیز مجھے مت تڑپاؤ نعل میں بہت زیادہ محبت کرتا ہوں تم سے پلیز مجھے اپنی زندگی میں آنے دو تم پلیز اب صرف میری بن جاؤ۔۔۔ زید نے جنونی انداز میں کہا تھا نعل کو اب خوف آرہا تھا زید سے۔۔

"ا نعل نعل نعل۔۔۔!! داریان چلاتے ہوئے اسکا نام پکار رہا تھا جب سامنے دیکھا وہ اور زید دونوں قریب

کھڑے تھے وہ صاف دیکھ سکتا تھا زید اسے ڈرا رہا ہے وہ تیزی سے انکی طرف بھاگا تھا اسے حیات صاحب کی فون آئی تھی نعل گھر پر نہیں ہے کیا وہ اسکے ساتھ ہے وہ ان سے جھوٹ بولتا نعل کو ڈھونڈنے نکل آیا تھا

--

"د۔۔ داریان۔۔ النعل داریان کو دیکھتے اسکے پاس بھاگی تھی کے زید نے بازو سے پکڑ کر اس پر گن رکھ دی اس پر داریان النعل کو دیکھتا اسکے پاس آنے لگا تھا کے گن کو دیکھ کر رک گیا۔۔

"اسے چھوڑ دو زید تم ایسا کچھ نہیں کرو گے ورنہ۔۔؟ ڈی اے غصے میں بولا تھا اسکی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو گئی تھی۔۔

"میں نہیں تم چھوڑو گے اسے ابھی کے ابھی آزاد کرو اسے یہ اب میری ہے صرف زید جعفری کی سمجھے تم

۔۔!! زید غصے کی شدت میں دھاڑا تھا وہ اب النعل کو اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہتا تھا۔۔

"اپنی بکواس بند کرو وہ صرف داریان حیدر خان کی ہے سمجھے تم اسے چھوڑ دو ورنہ میں تمہاری جان لے لوں گا

۔۔؟ ڈی اے کابس نہیں چل رہا تھا وہ زید کا قتل کر دے ابھی۔۔

"سس بہت ہوا یہ جھوٹی محبت دکھانا بند کریں آپ لوگ محبت عشق کا مطلب بھی جانتے ہیں آپ لوگ نہیں صرف نفرت کا مطلب پتا ہے آپ لوگوں کو صرف نفرت عشق کرنا آتا ہے کبھی محبت کو محسوس کیا ہے کبھی محبت کی عزت کی ہے نہیں نہ صرف نفرت کی ہے آپ دونوں نے آپکے دل میں محبت نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے آپ دونوں کا دل سیاہ ہو چکا ہے بس بہت ہوا ہم نہیں ہے کسی کے ہم کسی کے قابل نہیں ہے اگر ہوتے تو یوں بے سہارا نہیں چھوڑے جاتے ہم۔۔!! النعل پھٹ پڑی آج دونوں کو دیکھتے ہوئے وہ غصے غم میں بولے جارہی تھی کہیں نہ کہیں ان دونوں کو بھی شرمندگی ہوئی تھی۔۔

"کاش ہم مر جائے آپ لوگوں نے ہماری زندگی عذاب کر دی ہے دور رہیں ہم سے ا۔۔ اگر کوئی بھی ہمارے قریب آیا تو ہم خود کو ختم کر دے گیں۔۔؟ النعل نے خود کو چھوڑواتے ہوئے چلا کر کہا اور وہاں سے بھاگتی ہوئی گئی داریان زید کو نفرت سے گھورتا النعل کے پیچھو بھاگا زید بھی غصے میں اسکے پیچھو گیا تھا داریان جلد سے اس تک پہنچ کر بازو پکڑتا اسے روکنے لگا تھا۔۔

"النعل میری بات سن۔۔۔۔ نہیں آپ ہماری بات سنیں آپ جانتے ہیں عشق کی منزل موت ہوتی ہے محبوب کے لئے تو تڑپنا پڑتا ہے نہ ہم آپ سے بہت محبت کرتے ہیں داریان ہم سے آپکی دوری برداشت نہیں ہوتی اور ہم آپکی بہت عزت کرتے ہیں آپکی محبت کی عزت کرتے ہیں پر ہم عشق کر چکے ہیں عشق صرف

ایک بار ایک انسان سے ہوتا ہے اور وہ ہم کر چکے جیسے آپ کر چکے ہیں بس اب ہماری آخری خواہش ہے ہمارے بچے کا خیال رکھنا آپ دونوں اسے برا آدمی نہیں بنانا اور پلیز ہمارے بابا کو کوئی تکلیف مت دیں اسے معاف کر دیں وہ بہت محبت کرتے تھے ماما سے وہ راتوں کو روتے ہے انکے لئے انے معافی مانگتے ہیں ہم جانتے ان سے غلطی ہوئی ہے وہ شرمندہ ہیں غلطی تو انسان سے ہوتی ہے نہ آپ تو یہ سب بہت اچھے سے جانتے ہیں داریان آپ نماز پڑھتے ہیں آپ قرآن پڑھتے ہیں تو کیا آپ کو ان چیزوں کا مطلب نہیں پتا کسی کو معاف کرنے سے کوئی چھوٹا بڑا نہیں بنتا پھر کیوں آپ ایسے برے بنتے ہیں سب کی نظروں میں کیوں آپ ایسے کام کرتے ہیں جس میں سکون نہیں آپ ہمارے بابا کو سزا دے رہیں تھے نہ ہمیں تکلیف پہنچا کر اب تو خوش ہو جائے آپ ہم سے ہم سے ہمارا وجود کا حصہ چھین لیا آپ اور کیا چاہتے ہیں آپ پلیز ہمیں اکیلا چھوڑ دے ہیں اب صرف سکون چاہیے اب مزید ہمت نہیں ہے کچھ بھی سہنے کی اب بس کر دے روک لے خود کو۔۔!! نعل غصے میں اپنا بازو چھڑوا کر اس پر چلا اٹھی تھی اسکی سانسیں پھول گئی تھی۔۔

"نعل نعل آہ۔۔۔؟ نعل کو ہکا سا چکر آگیا تھا وہ لڑکھڑا کر گرتی اس سے پہلے داریان نے اسے سنبھال لیا تھا نعل سر پر ہاتھ رکھ کر اسے اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں صرف محبت فکر مندی تھی اسکے لئے وہ زخمی سا مسکراتے ہوئے اسکے گلے لگا گئی زید تھوڑا دور کھڑا انھیں دیکھ رہا تھا نعل اپنی گرفت مضبوط بناتے سر رکھے ہوئے تھی داریان نے بھی اسکے ارد گرد اپنے حصار مضبوط کی۔۔۔

"انؤ تم ٹھیک ہو پلیز بتاؤ۔۔؟ داریان پریشانی سے اسکے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔

"ہم ٹھیک نہیں ہے ہم بالکل ٹھیک نہیں ہیں ہمیں بہت درد ہوتا ہے ہم بہت زخمی ہے داریان ہم سے ہمارے وجود کا حصہ لے کر آپ کیسے پوچھ سکتے ہیں ہم ٹھیک ہے آپ اتنے ظالم نہیں ہے جتنا بنتے ہیں پلیز ہمارے بچے کا خیال رکھنا اسے بہت اچھا نیک انسان بنانا اسکی زندگی میں کوئی نعل نہیں آنی چاہیے اسکی زندگی میں ایک خوبصورت مضبوط ہمسفر لانا آپ۔۔!! نعل اس سے تھوڑا دور ہوتے ہوئے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار نرمی سے کہا اسکی آواز رونے سے بھاری ہو گئی تھی آنسو ابی بھی بہہ رہے تھے۔۔

"سوری پلیز سچ تو یہ ہے میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا پلیز انو ایک موقع دو میں ہمیشہ تکلیف میں رہا ہوں تمہارے ہونے سے مجھے سکون ملتا ہے یہ سکون مت چھینو۔۔۔ داریان نے اپنا ہاتھ اس کے ماتھے سے ٹکرایا دونوں نے آنکھوں میں ہلکی سی آنسو تھی۔۔۔"

"ہمارے پاس اب کوئی سکون نہیں بچھینے کا حق صرف آپ کے پاس ہیں ہمارے پاس ایسا کوئی حق نہیں۔۔۔ انل نے اس سے دور ہوتے ہوئے ایک گہرا سانس لیا تھوڑا دور زید کو دیکھا اور مسکراتے ہوئے اس کے پاس گئی آج اس کا یہ انداز دونوں کو حیرت میں ڈال رہا تھا۔۔۔"

"ہم آپ کی فیلنگ سمجھ سکتے ہیں کیوں کے ہم خود اس جگہ پر ہیں جہاں آپ ہیں بس بات صرف یہ ہے آپ کا محبوب کوئی اور میرا کوئی اور ہے پتا ہے ہم نے کبھی باہر کی ایسی دنیا نہیں دیکھی ہمیشہ سے لاڈ پیار دیکھا صرف کبھی نفرت لڑائی جھگڑا نہیں دیکھا نہ ہی سمجھا اور آج ایسا لگتا ہے اس چیزوں سے ہمارا بہت گہرا رشتہ ہے ہیں نہیں پتا آپ کی محبت کیسی ہے ہمارے لئے لیکن محبت عشق میں کبھی محبوب کو تکلیف نہیں پہنچاتے اسے تکلیف میں نہیں دیکھا جاتا پر آپ دونوں کی محبت کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے آپ اس کی عزت نہیں کرتے اس کی توہین کرتے ہیں اسے سمجھتے نہیں ہے اسے محسوس نہیں کرتے صرف بولتے ہیں ہیں نہیں پتا آپ دونوں کے بیچ کیا رشتہ ہے لیکن آپ دونوں دشمن سے زیادہ دوست اچھے لگتے ہیں اگر آپ ہماری عزت محبت کرتے ہیں تو پلیز ہمارے بچے کو کبھی تکلیف مت پہنچانا ایک دوسرے کی دشمنی میں پلیز وعدہ کریں پہلی بار کچھ مانگ رہی ہوں آپ سے کیا آپ نہیں دیں گے۔۔۔؟ انل بولتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا زید کی آنکھوں میں پانی تھا اس کا دل دھڑک رہا تھا اس کی باتوں سے شرمندگی بھی ہوئی تھی اسے دیکھ کر پھر اس کے ہاتھ کو دیکھتا وہ مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتا ہاں میں سر ہلایا انل مسکراتے ہوئے اپنا سانس ہوا میں چھوڑتی وہاں سے جانے لگی تھی داریان آج اسے سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا آج وہ ان دونوں کی سمجھ سے باہر تھی اس کا ایک الگ ہی روپ تھا آج۔۔۔"

"انل رو کو کہا جا رہی ہو۔۔۔ آپ سے بہت دور جانا چاہتی ہوں۔۔۔ کیا تم ہمارے بچے سے نہیں ملنا چاہتی۔۔۔ داریان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا انل اس کا ہاتھ چھوڑ کر آگے بڑھی تھی کے اس بات نے قدم روک دیے تھے اس نے آنکھیں بند کر کے اپنے آنسوؤں پر ضبط کیا۔۔۔"

"اسے اب آپکی ضرورت ہے ہماری نہیں۔۔؟ یہ لفظ اسنے کیسے بولے تھے یہ صرف وہ جانتی تھی وہ تیزی سے آگے بڑھی تھی کے پیچھو سے داریان نے جلدی سے اسے اپنے حصار میں لیا وہ آنکھیں بند کر کے خود کو رونے سے روکا لیکن آنوں پھر بھی بند نہیں ہوئے تھے داریان اسکے بالوں میں منہ دیے اسے روکنے لگا تھا۔۔

"پلیز مت کرو یار میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے عشق کرنے لگا ہوں مجھے یہ سزا مت دو میں تم سے تمہارے باپ سے کوئی بدلہ نہیں لوں گا بس ایک بار تم واپس آ جاؤ میرے پاس ورنہ مجھے مجبور مت کرو سختی کرنے میں کہاں سے آئی ہے تمہارے اندر آج یہ ہمت۔۔؟ داریان گرفت سخت کر تاغصے میں اسکے کان میں بولا تھا۔۔

"ہمت ایک عورت میں تب آتی ہے جب تک اسے کوئی توڑ کر نہیں جاتا جب تک ایک ماں کو اسکے بچے سے دور نہیں کیا جاتا جب تک ایک شوہر اپنی بیوی سے بے وفائی نہیں کرتا جب تک اسے کوئی محبت میں نہیں توڑتا تب تک ہمت نہیں آتی جب تک ٹوٹی ہوئی نہ ہوں سس بہت ہوا ہم نے کہا نہ ہم سے دور رہیں۔۔ انکل کا ضبط جواب دے گیا وہ خود کو چھوڑ وہ کروہاں سے تیزی سے بھاگی تھی داریان زید دونوں خوف زدہ ہو گئے تھے اسکے اس طرح بھاگنے سے کیوں کے وہ آس پاس نہیں دیکھ رہی تھی وہ روتے ہوئے دیوانہ وار بھاگ رہی تھی لنڈن جیسا شہر روشنیوں سے بھرا ہوا انسانوں کی بھیڑ تیز رفتار سے چلتی ہوئی گاڑیاں۔۔

"انکل رک جاؤ پلیز۔۔؟ داریان اسکے پیچھو بھاگتے ہوئے کہہ رہا تھا زید بھی اسے آواز دے رہا تھا لیکن آج وہ شاید کسی کی نہیں سننا چاہتی تھی۔۔۔

انور کوک جاؤ پلیز۔۔ زید اسکے پیچھو بھاگتے ہوئے کہہ رہا تھا لیکن وہ تو آج کسی بھی بات کو سن کر ہی تھی۔۔

انکل رک جاؤ ورنہ اچھا نہیں ہو گا میں نے کہا کو۔۔ داریان نے بھاگتے ہوئے کہا آج بھی وہ دھکی دینے سے باز نہیں آیا۔۔

پر انکل نے تو جیسے سوچ لیا تھا وہ ان دونوں سے بہت دور چلی جائے گی وہ اب خود کو بیوقوف نہیں ہونے دیگی انکے ہاتھوں سے خود کو بہت کچھ دیکھ لیا اسنے اپنی اتنی چھوٹی سی عمر میں اسکی آنکھیں پر دھند چھاند رہی تھی

سانسیں پھول گئی تھی پر اسے آج ہمت نہیں ہارنی تھی وہ دوسرے سائیڈ میں روڈ پر بھاگنے لگی تھی یہاں گاڑیوں کا بہت شور تھا۔۔

"آہہ۔۔ اعلل۔۔!! اعل تیزی سے بھاگ رہی تھی کے سامنے سے آتی گاڑی سے ٹکرائی تھی زید داریان حلق کے بل چلا اٹھے اپنی ہی آنکھوں کے سامنے اپنی محبت کو ایسا حال دیکھنا کسی کے بس کی بات نہیں داریان زید دونوں ہی اپنی جگہ بت بن کر کھڑے تھے دونوں کی دھڑکن چلنے سے انکار کر رہی تھی اب تو جیسے دل تھای نہیں سینے میں ہر طرف خاموشی تھی وہ اداس ہوئیں وہ معصوم چہرہ انکی آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا۔۔

"یہ سب تیری وجہ سے ہوا ہے تو جانتا تھا وہ لوگ تمہارے پیچھے پھر بھی تو یہاں آیا تم نے مارا ہے اسے تم نے۔۔ زید ہوش میں آتے داریان کا کار پکڑتا اس پر دھاڑا تھا۔۔

"اعل نہیں۔۔!! اسے خود کی آواز کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی تھی وہ ہوش میں آتے اسکی طرف بھاگا تھا وہ زمین پر اوندھے منہ گری ہوئی تھی داریان تیزی سے اسکی طرف گیا اسے سیدھا کرتے ہوئے اسکا چہرہ دیکھا جو خون سے بھرا ہوا تھا۔۔

"اعل اعل آنکھیں کھولو تمہیں کچھ نہیں ہوگا اعل پیز مجھ سے باتیں کرو اعل۔۔ داریان جنونی انداز میں اسے پکار رہا تھا زید بھی بھاگتے ہوئے اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسکا لال چہرہ دیکھا ان کے دل صرف خوف سے بے حد تیز دھڑک رہے تھے اعل اپنی کم ہوتی سانوں سے ان دونوں کو دیکھا اسکی بہت ہلکی آنکھیں کھلی ہوئی تھی اسنے اپنی اکڑی ہوئی سانوں سے بولنے کی کوشش کی۔۔

"ہم۔۔ ہمارے۔۔ ب۔۔ بچہ۔۔ گک۔۔ کا۔۔ خ۔۔ خیال رکھنا۔۔ اور۔۔ ہم۔۔ ہمارے۔۔ ب۔۔ بابا۔۔ گک۔۔ مم۔۔ معاف۔۔ گک۔۔ کر دے۔۔ نہیں اعل پیز رک جاؤ تمہیں کچھ نہیں ہوگا میرے ساتھ ایسا مت کرو مجھے معاف کر دو مم میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا پیز تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔۔ وہ اٹک کر سانس لیتے ہوئے بول رہی تھی داریان نے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے روتے ہوئے اس سے معافی مانگی تھی اعل پوری طرح اس کے بازو میں تھی اسکا ایک ہاتھ زید نے پکڑ رکھا تھا۔۔

"اسے جلدی سے ہو سٹل لیکے چلو اٹھاؤ اسے۔۔ زید چلا رہا تھا اس پر وہ اس کے معصوم چہرے خوبصورت آنکھوں میں دیکھ رہا تھا اس کے گرتے ہوئے آنسوؤں نعل کے چہرے پر گر رہیں تھے۔۔

"ہم۔۔ ہمیں کئی نہیں جانا ہم۔۔ ہمارے بچے کو آ۔۔ اچھا آ۔۔ آدمی ب۔۔ بنانا پ۔۔ پیز اسے کبھی آپ دونوں جیسا نہیں بننے دینا ہم۔۔ ہمیں اب اور ہمت نہیں جینے کی آ۔۔ آپ لوگ پ۔۔ پیز برا کام م۔۔ مت کریں۔۔۔۔۔ نعل پیز مت کہو ایسے ہم تمہیں کچھ نہیں ہونے دیگے اسے اٹھاؤ جلدی کرو۔۔۔۔۔ نعل نعل نعل

۔۔۔۔۔ زید خوف سے دھڑکتے دل کے ساتھ بول رہا تھا اس کی آنکھیں بند ہو تا دیکھ کر دونوں چلا اٹھے نعل سانس لینے کی کوشش کرتے ہوئے انکا انداز روتا ہوا چہرہ دیکھتے ہوئے اداس مسکرائی دونوں کو اس کی مسکراہٹ نے مار دیا تھا۔۔۔

"سکون چاہیے ہم یہاں بہت تڑپ چکے ہیں وہاں نہیں تڑپنا چاہتے۔۔ پ۔۔ پیز۔۔ د۔۔ داریان۔۔۔۔۔

نعل نے اپنی آخری سانسیں لیتے ہوئے کہا وہ بہت آرام سے سانس لے رہی تھی اب۔۔۔

"او پیز تمہیں میرے ساتھ رہنا تھا نہ پھر کیوں اکیلا چھوڑنے چاہتی ہو تم ایسا نہیں کر سکتی میرے ساتھ تمہیں کچھ نہیں ہو گا میں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔ داریان جنونی ہو کر بولتا اسے وجود کو اٹھا کر گاڑی میں بیٹھا یا زید نے جلدی سے گاڑی آگے بڑھادی تھی۔۔

⇒

بھائی صاحب کچھ پتا چلا نعل کہاں ہے پتا نہیں کب میری آنکھ لگ گئی وہ کیسے گئی کچھ نہیں پتا۔۔۔۔۔ بی جان نٹ پریشانی کے عالم میں کہتا تھا۔۔۔

"ہاں میں نے داریان سے پوچھا کال کر کے اسے کہا نعل اس کے ساتھ ہے پتا نہیں وہ کیا چاہتا ہے کیوں میری معصوم بچی کی جان کے پیچھو پڑا ہے اتنی سزا تو دے چکا ہے وہ ہمیں اور کتنا تڑپائے گا بی جان اپنی معصوم سی بچی کو کبھی اف تک نہیں ہونے دیا آج زندگی نے اسے کیسے موڑ پر لا کر کھڑا کر دیا ہے وہ بہت سمجھدار والی باتیں کرنے لگی ہے کب بڑی ہو گئی پتا ہی نہیں چلا میں اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا بی جان انعم کی بد دعا لگی ہے مجھے آج تک سکون سے نہیں سویا میں آج اپنی بیٹی کی اپنے بچے کے لئے تڑپتا دیکھ کر انعم کی

تکلیف کا اندازہ ہو رہا ہے حیدر کے صبر دکھ کا پتا چل رہا ہے میں بہت براہوں میں نے بہت سے لوگوں کی زندگی برباد کر دی اور آج دیکھو زندگی مجھ سے بدلہ لے رہی ہے مقافات عمل تو دینا پڑتا ہے نہ۔۔۔!! حیات صاحب اپنی غلطی گناہ پر رورہے تھے آج یہ زندگی ہے یہ دنیا ہے یہاں جو گناہ کرو گے اس کا حساب اسی دنیا میں دے کر جانا پڑتا ہے۔۔۔

⇒

"ڈیڈ ڈڈ۔۔۔ ارے کیا ہوا آرام سے۔۔۔؟ جعفری صاحب زید کا چلا کر پکارنا پسند نہیں آیا تھا وہ اپنے کچے دوستوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

"تم یہ سب تم نے کیا ہے نہ بغیر انسان تھے اگر اس سے دشمنی تھی تو اسے لیتا اس معصوم کو کیوں مارا بولو۔۔۔؟ زید غصے شدت میں دھاڑا تھا اس کمینے انسان پر رشید جو اسکے باپ کے ساتھ بیٹھا شراب سے آج اپنا جشن منا رہا تھا ڈی اے سے بدلہ لینے کا۔۔۔

"تجھے کیوں آگ لگی ہے وہ تو تیرا بھی دشمن تھا نہ اور اسے میرے بھائی کو مارا تو کیا میں اسے ایسے چھوڑ دیتا ہوں میں نے بھی اسکی کمزوری پر وار کیا اسے مجھے تڑپایا تھا اب وہ تڑپے گا پوری زندگی۔۔۔ رشید اپنا شیطانی قہقہہ لگا کر ہنسا تھا زید غصے میں اسے مارنے کو پکا تھا کہ اسکے آدمیوں نے اسے پکڑ لیا تھا جعفری صاحب نے اپنے بیٹے کے جنون کو ناگواری سے دیکھا تھا۔۔۔

"تو کیا سمجھتا ہے اب تیری زندگی میں سکون ہو گا اب تو تیری بربادی شروع ہوئی ہے سالے اب دیکھ تیرے ساتھ کیا کرتے ہیں ہم۔۔۔ زید کی سرخ نظروں میں انتقام نفرت تھی۔۔۔

"وہ اب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا چپ چاپ سے اسکے بچے کا بتا دو تمہارے لئے بھی فائدہ ہو گا سچ میں ڈیل کر لو میرے ساتھ مل کر اااہہ کمینے۔۔۔ تیری تو تجھ جیسے کمینے کو زندہ ہونا نہیں چاہیے میں تجھے نہیں چھوڑوں گا جان سے مار دوں گا تمہیں۔۔۔؟ زید خود کو چھڑواتا ہوا دیوانہ وار رشید کو مارنے لگا انکے آدمی اسے چھڑوا رہے تھے

⇒

"مل گیا تمہیں سکون میرا سکون برباد کر کے اب تو خوش ہونا تم اپنی دنیا میں۔۔۔ داریاں بکھرا سا ہلیا لے وہاں ایک قبر کے پاس بیٹھا اس قبر کو دیکھ رہا تھا جو گلاب کے چادر چڑھائی ہوئے سکون سے اسکی ممک میں تھی اس پتھر پر نام لکھا ہوا تھا۔۔۔"

"ال نعل بنت حیات شیرازی"

"کیوں کیا میرے ساتھ ایسا کیوں مجھے اکیلا چھوڑ کے چلی گئی تم کیوں مجھے بے سکون کر دیا نعل نعل پلیر واپس آ جاؤ پلیر۔۔۔؟ دل داریاں شدت سے روتے تڑپتے ہوئے اسے پکار رہا تھا جو سکون سے سو رہی تھی اپنی دنیا میں اور آج وہ تڑپ رہا تھا اسکی خاموش میں۔۔۔"

"تم نے کہا تھا اسے میری ضرورت ہے لیکن اسے میری نہیں تمہاری ضرورت تھی ال نعل اسے ابھی بھی تمہاری ضرورت ہے پلیر واپس آ جاؤ۔۔۔ داریاں نے روتے ہوئے کہا اسے آج پتا چل رہا تھا وہ ال نعل کے بغیر ادھورا ہے۔۔۔"

"اسے تڑپا کر آج خود اس مقام پر ہوا اسے تو تم نے مارا ہے تمہاری بے وفائی نے مارا ہے میرے نصیب میں وہ نہیں تھی لیکن تمہارے پاس تھی پر تم نے قدر نہیں کی تم نے اپنی نفرت میں اسے مار دیا۔۔۔ زید نے گلاب کے پھول اسکی قبر پر رکھتے ہوئے اس کو دیکھ کر کہا جس کی آنکھیں رونے سے بے حد سرخ ہو گئی تھی وہ ٹوٹا ہوا ہمارا انسان بے حد تھکا ہوا لگ رہا تھا زید نے پھر سے اس قبر کو دیکھا اسکی آنکھوں میں پانی آ گیا تھا۔۔۔"

"پلیر بولو اسے واپس آ جائے میں بہت تھک چکا ہوں مم۔۔۔ میں معافی مانگتا ہوں میں نے بہت غلط کیا اسکے ساتھ کبھی اسکے جذبات کی قدر نہیں کی پر میں سچ کہتا ہوں میں بے حد عشق کرتا ہوں اس سے میں کبھی بھی اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔ داریاں نم آواز میں بولتا اسکی قبر کو نظروں کے حصار میں لئے کہا تھا۔۔۔"

"جھوٹ مت بولو تکلیف میں تو تم اسے دیکھتے تھے پر اسکی کم نہیں کرتے تھے تکلیف مزید اضافہ کرتے تھے اسکی تکلیف میں کاش میں اسے کبھی نہ دیکھتا نہ ہی میرے عشق میں وہ جنون آتا یا پھر کاش تم اسکی زندگی میں نہیں آتے۔۔۔ زید بے آواز آنسوں بہا رہا تھا۔۔۔"

"کاش ہم دونوں ہی اسکی زندگی میں نہیں آتے تو شاید آج وہ زندگی سے یوں ہار نہیں مانتی۔۔۔ داریان آج پچھتا رہا تھا وہ آج اسکے لئے تڑپ رہا تھا جو کبھی اسکے لئے تڑپتی تھی اسکے عشق میں مرتی تھی آج وہ دونوں اسکے عشق میں مر رہے تھے تڑپ رہے تھے۔۔۔"

"انسان زندہ ہے تو اسکی قدر نہیں جب چلا جائے تو اسکا مقام پتا چلتا ہے زندہ ہے تو اسکی برائیاں ہے چلا جائے تو اسکی اچھائیاں سامنے آتی ہے کاش کے ہم زندہ لوگوں کی قدر کر سکتے کاش کے ہم انھیں وہ محبت پیار عزت مان دیتے جو ہم انکے چلے جانے کے بعد دیتے ہیں النعل پیز مجھے معاف کر دو میں نے تمہیں بہت ستایا ہیں کاش اس رات میں تمہارے پیچھو نہیں آتا کاش۔۔۔ زید داریان جانتے تھے انکی دشمنی کتنی ہے وہ لوگ ان پر نظر رکھے ہوئے ہے جو بھی انکے قریب آتا تو انکی دشمنی کے بھیٹ چڑھ جاتا تھا اور آج انکی کمزوری النعل تھی جو انکے دشمن کے سامنے آگئی تھی زید داریان دونوں نے رشید کے بہت سے لوگوں کو مار دیا تھا ان سے ایک جنگ شروع ہو گئی تھی ان دونوں کی لیکن رشید وہاں سے کہیں بھاگ گیا تھا لیکن اسکے خون کے پیاسے ڈی اے زید آج تک اسے ڈھونڈ رہے تھے انکی گینگ میں سب کو پتا چل گیا تھا ڈی اے کو بیٹا ہوا ہے اور وہ اب اسکے بیٹے کو حاصل کرنا چاہتے تھے پر وہ کہاں تھا یہ صرف ڈی اے زید جانتے تھے جنہوں نے النعل سے وعدہ کیا تھا وہ اسکے بیٹے کو کچھ نہیں ہونے دیگے اور وہ آج اپنی معصومیت اپنے لاڈ اپنے عشق میں ماردی گئی تھی یا پھر شاید وہ مر کر بھی زندہ تھی ان دھڑکتے دلوں میں جن میں انکے لئے پیار عشق محبت عزت تھی وہ دونوں اسکی قبر کے آگے بیٹھے اسکی خاموش سن رہیں تھے وہ تڑپ رہے تھے اسے دیکھنے کے لئے انے ملنے کے لئے پر دونوں نے بہت دیر کر دی اپنی اچھائی دیکھانے میں اور اس معصوم کی جان لیلی نفرت میں۔۔۔"

"کچھ سال بعد"

"بابا آپ کی طبیعت صحیح نہیں ہے ہیں ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے چلیں اٹھیں۔۔۔ بیراج نے اپنے بابا سے کہا جواب طبیعت زیادہ خرابی کی وجہ سے بیڈ ریسٹ پر ہو گئے تھے۔۔۔"

"نہیں بیٹا مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔ پلیر بابا صبر رکھیں دعا کریں چاچو کو سکون ملے۔۔۔ کرتا ہوں بیٹا بس وہ حادثہ نہیں بھولتا اپنے بھائی کو کھودیا اپنی جان سے پیاری بچی کو کھودیا ہے پتا نہیں کیسے ہم سانس لے رہیں ہے۔۔۔ حمدان صاحب نے نم آواز میں کہا وہ آج تک اپنے بھائی کی موت انکل کو نہیں بھلا پارہے تھے۔۔۔"

"پتا نہیں ہمارے ساتھ کیا ہوا لیکن آپ دیکھنا جس نے بھی یہ کیا ہے وہ کبھی سکون میں نہیں رہے گا اسے بھی ایک دن سزا ملے گی۔۔۔ بیراج نے نفرت میں کہا تھا۔۔۔"

"بابا بابا۔۔۔ یس بابا کی جان کیا ہوا۔۔۔ بابا ماما کو بولے نہ ہیں آئس کریم نہیں لے کے دے رہی وہ۔۔۔ وہ چھ سال کی گلابی سفید رنگ بھڑی بھڑی آنکھیں سلکی بال آگے سے ماتھے پر کٹ ہوئے گال پر ڈمپل پڑھتے تھے وہ بے حد کیوٹ بلیک فرائ میں وہ بالکل چائینیز جیسے دیکھنے میں لگتی تھی کبھی کبھی دافیہ کو لگتا تھا اسکی بیٹی بدل تو نہیں گئی پھر بیراج کی گھوری سے چپ ہو جاتی تھی یہ ڈول دیکھنے والی بیراج دافیہ کی خوبصورت سی ڈول تھی۔۔۔"

"او کے دادا کو دوائی دے کر چلتے ہیں آپکی ماما کی کلاس لینے۔۔۔ ہا ہا او کے۔۔۔ بیراج اسے بولتا اپنے بابا کو دوائی دینے لگا وہ ڈول اپنے دادا سے باتیں کرنے لگی پھر۔۔۔"

"کیوں میری ڈول کو آئس کریم نہیں دے رہی آپ۔۔۔ بیراج اسے گود میں اٹھائے روم میں آتے ہوئے کہا تھا دافیہ نے کپڑے سیٹ کرتے ہوئے انھیں دیکھا پھر مسکراتے ہوئے انکے پاس گئی۔۔۔"

"پھر سے آپ کی ڈول نے کمپلین کی۔۔۔ نو ماما آپ ٹوپک پیچ مت کریں پلیر۔۔۔ وہ کیوٹ سی ڈول ایک ادا سے اپنی ماما کو کہا تھا بیراج نے مسکراتے ہوئے اسکا گال چوما۔۔۔"

"بیراج آپ نے اسے بہت سر پر چڑھایا ہے دیکھیں کیسے بات کرتی ہے اور آئس کریم کا بولا ہے نہ اس نے آپکو تو اس نے اپنی غلطی تو بتائی نہیں ہوگی۔۔۔ دافیہ نے اپنی بیٹی کو گھورا۔۔۔"

"ماما بابا آپ ماما کو کنٹرول نہیں کرتے ہیں۔۔۔ وہ اپنی ماں کو خنگی سے دیکھتے ہوئے اپنے بابا سے کہنے لگی تھی۔۔۔"

"یار دافیہ کیوں میری ڈول کو بولتی ہو کھانے دو نہ اسے جاؤ آپ بی جان سے بولے اپکوں دے گی او کے گو۔۔۔ بیراج اسے گود سے اتار کر بولا وہ مسکراتے ہوئے اپنی ماما کو دیکھتی آنکھیں بند کر کے کھولی پھر کیوٹ سامنے بنا کر وہاں سے بھاگی تھی۔۔۔"

"یہ یہ دیکھیں کیسے منہ بنا کر گئی ہے اور آپ نے پھر سے اسے بھیج دیا آئس کریم کھانے ابھی کھا کر ختم کیا تھا دوسرا کھول رہی تھی تبھی روکامیں نے ایک دن میں دو آئس کریم کھا لیتی ہے پھر پیٹ خراب ہو جائے گا اور آپ ہے کے اسے سر

پر چڑھا رکھا ہے پتا نہیں کیوں غصہ دلاتے ہو دونوں۔۔ دافیہ غصے میں بیراج کو ڈانٹ رہی تھی بیراج دلچسپی سے اسے دیکھتا ہوا آگے بڑھ تھا۔۔

"ایک بات بتاؤں۔۔ کیا ا۔۔ غصے میں بہت خوبصورت لگتی ہو یار سچ میں ایسا کیا کھاتی ہو۔۔؟ بیراج نے پیچھو سے اسے اپنے حصار میں لیا تھا وہ ناراض تھی اس سے۔۔

"میں نہیں آپ اور آپکی بیٹی کھاتے ہیں میرا دماغ۔۔ اچھا یار اب کم لوں گا اسکی سائیڈ آپکی زیادہ بس۔۔ بیراج نے اسے اپنے سامنے کرتے ہوئے محبت سے کہا۔۔

"ایسی بات نہیں ہے مجھے ڈر لگتا ہے۔۔ کس سے۔۔ ایک اور نعل سے جس طرح آپ اپنی ڈول کو بے حد لاڈ میں اسکی ہر ضد پوری کرتے ہیں اسے چوٹ لگنے سے پہلے ہی اسکا علاج کر لیتے ہیں اسکے آنسو گرنے سے پہلے ہی اسے صاف کر دیتے ہیں ان سب چیزوں سے ڈرتی ہوں پلیز میں جانتی ہوں وہ آپکی جان ہے لیکن اسے چوٹ لگتی ہے تو اسے رونے دیں پہلے پھر اسکا علاج کریں وہ کوئی ضد کرتی ہے تو اس وقت وہ پوری مت کریں بعد میں اسکے لئے کچھ اچھا لے آئیں۔۔ دافیہ بیراج کے سینے سے لگی نم آواز میں کہا تھا وہ نعل کا نصیب دیکھ کر بہت ڈر گئی تھی ایک اور نعل نہیں لانا چاہتی تھی اسکی بیٹی میں صرف نعل کی طرح بے حد معصومیت اسکا بولنے کا انداز آیا تھا جو شاید بیراج بی جان کی وجہ سے آیا اس میں۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا میں اپنی بیٹی کو بہت مضبوط بناؤں گا اسے لڑنا سکھاؤں گا اچھے برے کی تمیز سکھاؤں گا وہ ایک بہت اچھی انسان بنے گی دیکھنا ہم دونوں مل کر اسکی ہمت افزائی کریں گے۔۔!! بیراج نے مضبوط لہجے میں کہا تھا دافیہ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔

⇒

"زافا ا۔۔ کیا ہوا اتنا زور سے کیوں چلائے۔۔ حنان کی چیخ پر زافا بھاگتی ہوئی آئی تھی۔۔

"یہ سوال کرنے سے پہلے وجہ بھی پوچھ لیا کرو۔۔۔ ہا ہا ہا حنان کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے وجہ پوچھی تو ہے کیوں چلائے۔۔ حنان نے غصے میں کہا تھا زافا قہقہہ لگا کر اسے گھور کر پوچھا پھر۔۔۔

"یہ میرے سامنے معصوم مت بنا کرو کتنی بار کہا ہے کام کے ٹائم مجھ سے مستی مت کیا کرو یار یہ دیکھو میری شرٹ کیوں جلائی تم نے۔۔ حنان نے گھورتے ہوئے غصے میں کہا اور اپنی جلی ہوئی شرٹ آگے کی زافا ایک نظر حنان کو دیکھتے ہوئے اس جلی ہوئی شرٹ کو دیکھا پھر۔۔

"کیا ثبوت ہے میں نے جلائی ہے۔۔۔ تو کیا اب میری معصوم بچوں پر الزام لگاؤ گی۔۔۔!! خان نے اسے آنکھیں دکھائی۔۔۔"

"ہا ہا ہا معصوم تم اور تمہارے بچے کیا سچ میں یہ معصوم لفظ کی بھی تو ہین ہو گی جو تم لوگوں پر بھی استعمال ہو اور ہاں دوبارہ اگر اپن کو گھورا تو یاد رکھنا میں کیا کروں گی۔۔۔؟ زافا اسکے قریب آتے اسکا لڑکھو کر بولی پھر اسے ٹھیک کرتے ہوئے پیچھو ہوئی مسکراتے ہوئے وہاں سے باہر گئی۔۔۔"

"ڈیڈ آپ بھی موم سے بدلہ لے سکتے ہیں یہ اس طرح معصوم بن کر کھڑے ہونا اچھی بات نہیں اپنی جنگ خود لڑنی پڑتی ہیں۔۔۔ زویا خان کے پاس آکر افسوس سے اسے دیکھ کر کہا تھا خان اپنی بیٹی کی بات سنتا شرمندہ ہوا اپنی بزدلی پر۔۔۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے تمہاری موم ڈرتی ہے مجھے سے۔۔۔ ڈیڈ سیریلی آپ مجھے کہہ رہے ہیں۔۔۔!! دس سالہ زویا نے اپنے ڈیڈ کو چھوٹی آنکھیں کر کے کہا جس پر خان کو بہت پیار آیا تھا۔۔۔"

"او کے مائے پر نس اب دیکھنا آپ کیسے بدلہ لیتا ہوں رکو تم۔۔۔ خان مسکراتے ہوئے بولتا زافا کے پاس گیا۔۔۔"

"ہا ہا ہا میرے موم ڈیڈ کتنے معصوم ہے افس چلو انکی لڑائی کی ویڈیو بناتے ہیں بعد میں سکون سے بیٹھ کر لڑائی دیکھوں گی ہائے مئے کے کتنا سکون ملتا ہے پھڈا کر واکر ویلڈن زویا خان ہا ہا۔۔۔!! زویا خود کو داد دیتے ہوئے کہا پھر انکی لڑائی کی آواز سننی اپنا موبائل فون لیتی انکے پاس گئی وہ بچپن سے اپنے ماں باپ کا پیار محبت والا لڑائی جھگڑا دیکھتی ہوئی آئی تھی اسے بھی اب ان چیزوں میں مزہ آتا تھا خان کی شرٹ جلا کر زافا پر الزام لگوادیا تھا اب اسی بات کا مزہ لے رہی تھی۔۔۔"

⇒

"کیا تم میرے ساتھ نہیں چلنا چاہتے۔۔۔؟ داریان نے اپنے دس سالہ بیٹے سے پوچھا تھا وہ سفید رنگ گرے آنکھیں بھکرے ماتھے پر بال وہ اس عمر میں بھی بے حد خوبصورت تھا یہاں کے اسکول کی لڑکیاں بھی اس مر لائن مارتی تھی پر اسے لڑکیوں کی یہ بات بہت زہر لگتی تھی۔۔۔"

"نو۔۔۔!! اسکی طرف سے صرف ایک جواب آیا بس وہ اسے دیکھ بھی نہیں رہا تھا باہر کھڑکی سے نیچے بچوں کو کھیلتا ہوا دیکھ رہا تھا وہ ایک بورڈنگ اسکول میں تھا داریان روز ملنے آتا تھا پر وہ شاید کسی بات سے ناراض تھا اس لئے زیادہ بات نہیں کرتا تھا۔۔۔"

"کیا تم ناراض ہو۔۔۔؟ نو۔۔۔! پھر بات کیوں نہیں کرتے۔۔۔ بڑی رہتا ہوں پڑھائی میں۔۔۔!! یہاں خوش ہوں۔۔۔"

بہت۔۔۔!! یہی رہنا چاہتے ہوں۔۔۔ یس۔۔۔!! کیا بنو گے۔۔۔ وہی جو آپ نہیں۔۔۔؟ داریان کو لگا وہ اپنا عکس دیکھ رہا ہو اور

تھا بھی وہ بالکل اس کے جیسا دیکھتا تھا تھوڑا بہت وہ نعل کی طرح لگتا تھا بچپن میں وہ نعل جیسا تھا لیکن جیسے جیسے بڑا ہوتا جا رہا تھا بالکل داریان کی طرح سنجیدہ سخت مزاج اسکی اپنے باپ سے نہیں بنتی تھی داریان کو لگا شاید وہ اسے ٹام نہیں دیتا اس لئے وہ کرتا ہے ایسے لیکن وہ اپنے بیٹے سے بہت محبت کرتا تھا اس کے پاس نعل کی یہی نشانی تھی جیسے دیکھ کر وہ آج تک زندہ تھا ان دونوں کو بچانے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا تھا اس نے اور آج دونوں ہی اس سے منہ موڑے ہوئے تھے۔۔۔

"کیا تم مجھ سے گلے نہیں ملو گے۔۔۔ سوری میں لیٹ ہو رہا ہوں بائے۔۔۔ وہ بے رخی سے کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا داریان نے گہرا سانس لیا اسے لگتا تھا اسے سزا مل رہی ہے۔۔۔"

"سنو تم سے زید جعفری ملنے آیا ہے۔۔۔!! وہ ابھی اپنے باپ سے مل کر روم میں آیا تھا تھوڑی دیر بعد اسے پتا چلا داریان چلا گیا ہے۔۔۔

"کیا سچ میں کہاں ہے وہ۔۔۔؟ وہ بہت خوش ہوا زید کا سن کر۔۔۔"

"کیسے ہو۔۔۔ بالکل ٹھیک آپ کیسے ہے اس بار لیٹ آئے ہے آپ۔۔۔ وہ تھوڑی ناراضگی میں بولا تھا پر خوش تھا اسے یہاں دیکھ کر۔۔۔

"تمہارا باپ یہاں آیا تھا وجہ۔۔۔؟ وہ چاہتے تھے میں ان کے ساتھ جاؤں۔۔۔!! زید اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھا جو اپنے باپ کے ذکر پر مرجھایا گیا تھا۔۔۔

"پھر گئے کیوں نہیں۔۔۔؟ میں ان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتا اور پلیز کیا ہماری بات کریں۔۔۔ وہ بے زاری سے بولا زید مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا پھر دونوں اپنی باتیں کرنے لگے تھے۔۔۔"

#Just Believe In Success

"آہہ۔۔۔ نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ پپ۔۔۔ پلیز۔۔۔ ہم۔۔۔ ہمارے۔۔۔ سس۔۔۔ ساتھ ایامت کرو پلیز نہیں"

"آہہ دد۔۔۔!! شش ابھی تو کچھ کیا ہی نہیں اور اتنی جلدی جان نکل رہی ہے تمہاری میں بھی تو ترپا ہوں نہ اب تمہاری باری میری جان۔۔۔ وہ وجود اسے ڈرا کر اس کے قریب گیا تھا وہ چیخ رہی تھی چلا رہی تھی پر آج کوئی نہیں تھا اسے بچانے والا آج وہ اس درندے کے پاس تھی۔۔۔

"آہہ! نعلل نہیں۔۔۔ وہ شخص چیخ کر اٹھا خواب سے اسکا پورا وجود پسینے سے شرابور تھا اسکی دھڑکنے تیز رفتار سے چل رہی رہی وہ گھبرا یا ہوا تھا۔۔"

"آہہ کیوں ہو رہا ہے میرے ساتھ ایسا کیوں میرا پیچکس نہیں چھوڑتی وہ کیوں۔۔؟ وہ دھاڑتے ہوئے اپنے بال نوچنے لگا تھا یہ خواب اتنے سالوں سے اسکے پیچھو تھا وہ اس رات کے بعد سویا ہی نہیں تھا۔۔۔ زندگی کبھی ختم نہیں ہوتی ایک انسان کی کہانی ختم ہوتی ہے تو دوسرے کی شروع ہوتی ہے کسی کے مرنے سے کوئی مر نہیں جاتا بلکہ اور جینا پڑتا ہے

پھر سے ملیں گے بہت جلد اگلے راز کے ساتھ ایک نئی نفرت انتقام عشق کے ساتھ ہر راز پر ایک پردہ ہوتا ہے اسکے پیچھو والا وہ وجود بے نقاب میں ایک راز ہوتا ہے کیا ہوا تھا اس رات جاننے کے لئے جوڑے رہیں مہرہ شاہ کے ساتھ بہت جلد ملیں گے اگلے سیزن میں نعل کی موت کے راز کے ساتھ ایک بات ہمیشہ یاد رکھیں کسی بھی کہانی کا اینڈ نہیں ہوتا کہانی چلتی رہتی ہے ایک کی اسکی موت کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے تو دوسری جینے والے کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔۔"

ختم شد

KOH NOVELS - URDU

#Just Believe In Success

فائنلی اتنے لمبے اچھے سفر کا آج اختتام ختم ہوا مجھے بہت مزہ آیا آپ لوگو کے ساتھ کبھی ناراضگی کے ساتھ تو کبھی خوشی کے ساتھ آپ لوگو کے ساتھ میرا یہ وقت گزرا بہت مزہ آیا مجھے آج میں کچھ نہیں کہو گئی بس آپ لوگو کے تبصرہ سنو گی اور امید ہے مجھے بہت اچھا response دے گے میری محنت کا صلہ مجھے آج آپ لوگو کے کمنٹ سے ملے گا اور ایک بات ہر کہانی کا انجام اچھا نہیں ہوتا نہ ہی برا کچھ کہانیاں ادوری رہ جاتی ہے تو کچھ مکمل باکی بات میں آپ لوگو کے تبصرہ کے بعد کرو گی ان شاء اللہ اور دو دن بعد میں آپ لوگو سے live آکر بات کرو گی آپکے کچھ ادورے تبصرہ سنو گی دو دن بعد رات کو live ملے گے باکی آج آپ لوگو کی مرضی یہاں تیج پر تبصرہ دے یہ گروپ میں اپنی تبصرہ پر میں نیکسٹ کا سنو گی خوش رہیں سلامت رہیں ہمیشہ میرا ساتھ دیتے رہیں بہت بہت شکریہ میرے اس سفر میں میرا یہاں تک ساتھ دینے کے لئے اب ناول کی بات زیادہ کرنا میری تعریف تھوڑی کم۔۔

Kesa Lga Novel Review Lazmi Dena.

اگر آپ میں بھی ہے لکھنے کا ہنر اور اپنا لکھا دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

kohnovelsurdu.com

مہیا کر رہا ہے آپکے لیے ایک موقع۔۔ ابھی اپنا لکھا ناول، ناولٹ، کہانی افسانہ ہمیں سینڈ کریں یا جی۔

میل کریں۔

kohentertainment786@gmail.com

یا ہم سے رابطہ کریں۔

Facebook – KoH Novels Urdu

[WhatsApp – 03256435529](https://www.whatsapp.com/channel/00256435529)